بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ (البقرۃ)

بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

ایمان یہ ہے کہ تم یقین رکھو اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر، ایمان لاؤ تقدیر پر چاہے اچھی ہو یا بری

(رواہ مسلم کتاب الإیمان باب تعریف الإسلام والإیمان)

الایمان باللہ

بالملائکۃ

بالکتب

شرح ارکان الایمان

بالرسل

بالقدر

بالیوم الآخر

www.KitaboSunnat.com

تالیف

ابی عبد الصبور عبد الغفور دامنی

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی

ادارہ: مدرسہ دار السنہ تگران آباد مکران بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ (البقرۃ)

بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

ایمان یہ ہے کہ تم یقین رکھو اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر، ایمان لاؤ تقدیر پر چاہے اچھی ہو یا بری

(رواہ مسلم کتاب الایمان باب تعریف الاسلام والایمان)

الایمان باللہ

بالملائکۃ

بالکتب

شرح ارکان الایمان

بالرسل

بالقدر

بالیوم الآخر

www.KitaboSunnat.com

تالیف

ابی عبدالصبور عبدالغفور دامنی

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی

ادارہ: مدرسہ دارالسنہ تگران آباد مکران بلوچستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ---------------- شرح ارکان الایمان

مؤلف ---------------- (فضیلۃ الشیخ) ابو عبد الصبور عبد الغفور دامنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
مہتمم مدرسہ دار السنۃ تگران آباد مکران
امیر جمعیت اہل حدیث مکران ڈویژن، بلوچستان

مقدمہ ---------------- فضیلۃ الشیخ علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ناشر ---------------- مدرسۃ دار السنۃ تگران آباد تحصیل تمپ مکران

تعاون ---------------- جمعیت اہل حدیث سندھ

قیمت ---------------- ۲۵۰/=

ملنے کا پتہ

☆ مدرسہ دار السنۃ تگران آباد تمپ 0852-203443
☆ مدرسہ تعلیم الاسلام الندور بلیدہ۔ 0852-623114
☆ المعھد السلفی للتعلیم والتربیۃ کراچی 021-4610381
☆ مرکز القرآن والسنۃ الخیری پنجگور 642201
☆ حرمین پبلیکیشنز کراچی 0333-3030804
☆ مدرسۃ دار التوحید تسپ پنجگور 611115
☆ الجامعۃ الاسلامیۃ السلفیۃ چاہ سر تربت 411105
☆ مدرسۃ دار التوحید اورماڑہ 0863-310145
☆ الجامعۃ السلفیۃ دعوۃ الحق کوئٹہ۔ 081-2880280-1
☆ محمدی مسجد اہل حدیث چاکیواڑہ کراچی۔
☆ راشدی مسجد اہل حدیث موسیٰ لین کراچی۔
☆ مکہ ہوٹل لی مارکیٹ لیاری کراچی 021-2526585
☆ المعھد الدینی پنجگور مکران 0855-612229

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	مقدمہ از فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی حفظہ اللہ	17
2	عرض مؤلف	26
3	مقدمۃ المؤلف	31
4	دہریوں کے نظریہ پر ایک عبوری نظر	32
5	کسی بھی موجود کا بغیر موجد کے وجود میں آنا محال ہے	32
6	تسلسل کے بطلان سے وجود باری تعالیٰ پر استدلال	34
7	عدم سے وجود کا آنا محال ہے	34
8	بعض مخلوقات کے پیدا ہونے کی کیفیت معلوم کرنا اللہ تعالیٰ کے عدم وجود پر دلیل نہیں بن سکتی	35
9	ایک حیرت انگیز مثال	36
10	مادہ کی اتفاقی حرکت سے کائنات کے وجود میں آنے کا عقیدہ باطل ہے	36
11	ایک دلچسپ مثال	37
12	نہ دیکھنا عدم وجود کی دلیل نہیں	38
13	محل ایمان قلب ہے	38
14	مطلق عقیدہ کی ضرورت	41
15	صحیح عقیدہ کی ضرورت	42
16	دلائل کی نوعیت	44
17	ارکان ایمان چھ ہیں	45
18	**باب اول**	48

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
19	اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کے بیان میں	48
20	**فصل اوّل:** اللہ کے وجود پر ایمان لانا	49
21	نقلی دلائل	49
22	نمبر(۱) کتاب اللہ	49
23	نمبر(۲) اللہ تعالیٰ کے وجود پر انبیاء ورسل علیہم السلام کا خبر دینا	51
24	نمبر(۳) اللہ کے وجود پر علماء کا خبر دینا	51
25	نمبر(۴) اللہ کے وجود پر بے شمار انسانوں کا ایمان لانا	51
26	عقلی دلائل	52
27	نمبر(۱) کائنات کا وجود	52
28	نمبر(۲) کائنات کا محکم نظام	53
29	نمبر(۳) اللہ تعالیٰ کے کلام کا وجود	59
30	نزول قرآن کے وقت کے لوگوں کے نظریئے	60
31	(الف): اہل کتاب	60
32	صداقت قرآن کے متعلق کچھ تاریخی حقائق وواقعات	61
33	نمبر(۱)	61
34	نمبر(۲)	62
35	نمبر(۳)	63
36	خلاصہ کلام	64
37	(ب) مشرکین عرب	65
38	پہلا چیلنج	66

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
39	دوسرا چیلنج	67
40	تیسرا چیلنج	67
41	خلاصہ کلام	68
42	فطری دلیل	69
43	حِسّی دلیل	69
44	نمبر(۱)	69
45	نمبر(۲)	71
46	**فصل دوئم:** اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لانا:	72
47	نقلی دلائل	72
48	نمبر(۱) اللہ تعالیٰ کا اپنی ربوبیت کے متعلق خود خبر دینا	72
49	نمبر(۲) انبیاء ورسل علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق خبر دینا	75
50	عقلی دلائل:	77
51	(۱) اللہ تعالیٰ کا خالقیت میں اکیلا ہونا	77
52	(۲) صفت رزق یا ترزیق میں اللہ تعالیٰ کا اکیلا ہونا	78
53	(۳) اللہ تعالیٰ کا ملک وبادشاہت میں اکیلا ہونا	79
54	خلاصہ	80
55	**فصل سوئم:** اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان لانا	80
56	نقلی دلائل:	82
57	نمبر(۱) اللہ تعالیٰ کا اپنی الوہیت پر خود خبر دینا	82
58	نمبر(۲) انبیاء ورسل کا اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر خبر دینا	83

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
85	عقلی دلائل:	59
85	نمبر (۱)	60
86	نمبر (۲)	61
88	خلاصہ	62
89	**فصل چہارم:** اللہ تعالیٰ کی اسماء وصفات پر ایمان لانا	63
89	نقلی دلائل:	64
89	نمبر (۱) کتاب اللہ	65
92	نمبر (۲) سنت رسول ﷺ	66
95	نمبر (۳) اجماع سلف	67
96	الف :- امام ابوحنیفہؒ:	68
97	ب :- امام مالکؒ:	69
99	ج :- امام شافعیؒ:	70
99	د :- امام اہل سنت احمد بن حنبلؒ:	71
100	عقلی دلائل	72
100	نمبر (۱)	73
101	نمبر (۲)	74
101	صفات کے انکار اور تاویل میں منشأ مغالطہ	75
102	منکرین ومأولین کے انکار وتاویل کے بطلان کیلئے قاعدے	76
102	پہلا قاعدہ:	77
103	دوسرا قاعدہ:	78

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
106	اشتراک اسم سے مماثلت ذات لازم نہیں آتی	79
111	**باب دوم:**	80
111	فرشتوں پر ایمان لانا	81
111	اللہ تعالیٰ کے ملائکہ (فرشتوں) پر ایمان لانا:	82
111	فرشتوں پر ایمان لانے کی نوعیت:	83
112	**فصل اول:** فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا:	84
112	نقلی دلائل:	85
112	نمبر (۱) کتاب اللہ	86
114	نمبر (۲) بہت سے لوگوں کا فرشتوں کو دیکھنا	87
116	نمبر (۳) ہر زمانے کے مسلمانوں کا اجماع	88
119	نمبر (۴)	89
119	عقلی دلائل	90
119	نمبر (۱)	91
119	نمبر (۲)	92
120	نمبر (۳)	93
120	**فصل دوم:** فرشتوں کے اسماء پر ایمان لانا	94
121	۱۔ سیدنا جبریل علیہ السلام	95
121	۲۔ سیدنا میکائل علیہ السلام	96
121	۳۔ سیدنا اسرافیل علیہ السلام	97
121	۴۔ مالک	98

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
122	۵۔ رضوان	99
122	۶۔ ۷۔ ہاروت وماروت	100
123	۸۔ ۹۔ منکر ونکیر	101
125	**فصل سوم:** فرشتوں کی صفات پر ایمان لانا	102
125	الف۔ فرشتوں کی صفات خَلقی (پیدائشی) کا بیان:	103
125	ا۔ مادۂ تخلیق:	104
126	۲۔ عظمِ تخلیق:	105
126	الف۔ سیدنا جبریل علیہ السلام:	106
126	ب۔ حملۃ العرش:	107
127	۳۔ خلق میں تفاوت:	108
128	۴۔ جمال وخوبصورتی	109
129	۵۔ عدم تھکاوٹ	110
129	۶۔ کثرت عدد	111
131	۷۔ انسانوں کی شکل میں متشکل ہونا	112
132	۸۔ فرشتوں کا مرنا	113
134	ب۔ فرشتوں کی صفات خُلقی کا بیان:	114
134	ا۔ شرافت وطہارت	115
135	۲۔ شدت حیاء	116
137	۳۔ عبادت میں منظم ہونا	117
139	۴۔ محبت کرنا	118

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
140	**فصل چہارم: فرشتوں کے اعمال پر ایمان لانا**	119
142	۱۔ وحی کی ذمے داری	120
142	۲۔ وصول ارزاق وبارش وغیرہ	121
143	۳۔ صور پھونکنا	122
144	۴۔ قبض ارواح العباد	123
147	۵۔ آفتوں سے حفاظت کرنا	124
148	۶۔ کتابتِ اعمال بنی آدم	125
149	۷۔ حاملین عرش	126
151	۸۔ جہنم کے داروغے	127
152	۹۔ جنت کے داروغے	128
154	۱۰۔ کروبیون	129
156	۱۱۔ پہاڑوں کے فرشتے	130
159	۱۲۔ بادلوں پر مقرر کردہ ملائکہ	131
160	۱۳۔ ملائکۃ الأرحام	132
161	۱۴۔ ملائکۃ الدعاء	133
162	۱۵۔ ملائکۃ العروج	134
163	۱۶۔ ملائکۃ السیاحین	135
164	۱۷۔ ملائکۃ الرحمۃ	136
166	۱۸۔ ملائکۃ العذاب	137
166	۱۹۔ جمعہ کے دن نمازیوں کے نام لکھنے والے	138

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
168	۲۰۔ قبر میں میت کے سوال کیلئے فرشتے	139
179	**باب سوم**	140
180	اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا	141
180	**فصل اول:** اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے نزول پر ایمان لانا	142
180	نقلی دلائل	143
180	نمبر (۱) کتاب اللہ	144
182	نمبر (۲) سنت رسول اللہ ﷺ	145
185	نمبر (۳) اجماع	146
185	عقلی دلائل	147
185	نمبر (۱)	148
185	نمبر (۲)	149
186	نمبر (۳)	150
186	**فصل دوم:** کتابوں کے اسماء پر ایمان لانا	151
186	۱۔ تورات	152
188	۲۔ زبور	153
189	۳۔ انجیل	154
190	۴۔ القرآن الکریم	155
191	**فصل سوم:** ان کتابوں کی اخبار کی تصدیق کرنا	156
191	نمبر (۱) انبیاء اور امم سابقین کی اخبار	157
192	نمبر (۲) اخبار یأجوج ومأجوج اور ذوالقرنین	158

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
159	**فصل چہارم**: ان کتابوں کے غیر منسوخہ احکام پر عمل کرنا	195
160	(۱) حدود و قصاص	198
161	(۲) صوم رمضان	198
162	(۳) حد الزنیٰ	198
163	**باب چہارم**	201
164	اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا	202
165	**فصل اول**: رسولوں کی رسالت پر ایمان لانا	206
166	نقلی دلائل	206
167	نمبر (۱) کتاب اللہ	206
168	نمبر (۲) سنت رسول اللہ ﷺ	210
169	نمبر (۳) اجماع	213
170	عقلی دلائل	213
171	نمبر (۱)	213
172	نمبر (۲)	213
173	نمبر (۳)	214
174	**فصل دوم**: رسولوں کے اسماء پر ایمان لانا	214
175	کیا رسولوں کے درمیان تفضیل جائز ہے؟	219
176	اولوالعزم رسولوں کا بیان	221
177	مقام اخذ میثاق	223
178	مقام شرائع یا تشریع	225

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
179	**فصل سوم**: رسولوں کی اخبار کی تصدیق کرنا	226
180	**فصل چہارم**: رسولوں میں جو رسول ہماری طرف مبعوث ہوئے ان کی شریعت پر عمل کرنا	237
181	رسولوں کے وظائف (فرائض وامور)	247
182	۱:-مخلوق کو خالق کی طرف دعوت دینا	248
183	۲-اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی مخلوق کو پہنچانا	249
184	۳-لوگوں کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرنا	249
185	۴-اسوہ حسنہ	251
186	۵-دوسرے زندگی کی یاددہانی اور مرنے کے بعد سے ڈرانا	252
187	۶-لوگوں کے اہتمام کو اس فانی زندگی سے ایک دائمی زندگی کی طرف پھیرانا	253
188	۷-لوگوں پر اتمام حجت کرنا	256
189	**باب پنجم**	257
190	قیامت کے دن پر ایمان لانا	258
191	**فصل** اول: یوم بعث پر ایمان لانا	258
192	نقلی دلائل	258
193	(۱) کتاب اللہ	259
194	(۲) سنتِ رسول	260
195	(۳) اجماع	264
196	عقلی دلائل	264

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
264	(۱) اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ	197
265	(۲) اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ	198
265	(۳) وقوعِ قیامت کیلئے عدم مانع	199
265	منکرین قیامت کا شبہ اور اس کا ازالہ	200
266	شرعی دلائل	201
268	حِسّی دلائل	202
268	نمبر (۱) پہلی دلیل	203
269	نمبر (۲) دوسری دلیل	204
270	نمبر (۳) تیسری دلیل	205
270	نمبر (۴) چوتھی دلیل	206
271	نمبر (۵) پانچویں دلیل	207
272	نمبر (۶) چھٹی دلیل	208
273	عقلی دلائل	209
273	نمبر (۱)	210
274	نمبر (۲)	211
275	**فصل دوم** : حساب وجزاء پر ایمان لانا	212
276	کتاب اللہ	213
277	سنت رسول	214
279	اجماع	215

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
216	**فصل سوم: جنت اور جہنم پر ایمان لانا**	280
217	جنت	280
218	کتاب اللہ	281
219	سنت رسول ﷺ	283
220	جہنم	285
221	کتاب اللہ	285
222	سنت رسول ﷺ	286
223	ابواب جہنم	288
224	(۱) جہنم	289
225	(۲) لظی	289
226	(۳) حطمة	290
227	(۴) سعیر	291
228	(۵) سقر	291
229	(۶) جحیم	292
230	(۷) ھاویہ	292
231	احوالِ قبر	293
232	(۱) فتنہ قبر	293
233	(۲) عذاب ونعیم قبر	296
234	''الف'' عذابِ قبر	296
235	''ب'' نعیمِ قبر	299

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
236	منکرین عذاب قبر کا شبہ اور اس کا ازالہ	300
237	شرع	300
238	حس	301
239	عقل	302
240	**باب ششم**	305
241	تقدیر پر ایمان لانا	306
242	**فصل اول:** تمام اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم	307
243	**فصل دوم:** تمام اشیاء کی کتابت	310
244	**فصل سوم:** اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت	314
245	**فصل چہارم:** اشیاء کا خلق (پیدا کرنا)	316
246	انسان اپنے افعال میں مختار ہے مجبور نہیں	318
247	نمبر (۱)	319
248	نمبر (۲)	320
249	نمبر (۳)	322
250	نمبر (۴)	322
251	قدریہ کا بیان	323
252	نمبر (۱)	325
253	نمبر (۲)	326
254	نمبر (۳)	326
255	تقدیر کی اہمیت	327
256	مصادر و مراجع	330

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

از فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

امیر جمعیت اہل حدیث سندھ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وبعد:

زیر نظر کتاب موسوم بہ (شرح ارکان الایمان) ہمارے انتہائی محترم اور فاضل دوست فضیلۃ الشیخ عبدالغفور دامنی (حفظہ اللہ تعالیٰ وعافاہ من کل شر ومکروہ) کی تألیفِ لطیف ہے۔

اس کتاب میں ایمان کے جملہ مسائل پر بحث مقصود نہیں، بلکہ صرف باعتبار مایؤمن بہ، اس کتاب کا موضوع ہے، اس موضوع کو ارکانِ ایمان یا اقسامِ ایمان کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ان ارکان کا صحیحین کی حدیث المعروف بحدیث جبریل میں ذکر موجود ہے۔

"أن تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ" اس حدیث سے مندرجہ ذیل چھ ارکانِ ایمان حاصل ہو رہے ہیں۔

۱۔ ایمان باللہ تعالیٰ۔

۲۔ ایمان بالملائکہ۔

۳۔ ایمان بالکتب۔

۴۔ ایمان بالرسل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ایمان بیوم آخرت۔

٦۔ایمان بالقدر (تقدیر پر ایمان)۔

ایمان ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بغیر اخروی نجات اور دخولِ جنت کا کوئی تصور نہیں۔

صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث متعلق غزوۂ خیبر جو جناب ابو ہریرۃ ﷜ کی روایت سے ہے کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے:

"قم یا فلان فأذن أنه لایدخل ا لجنة إلا مؤمن، ان الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر .(صحیح بخاری ۴۲۰۳،صحیح مسلم ۱۱۱)

"اے فلاں اٹھو! اور اعلان کردو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا، باقی بہت سے فاسق وفاجر لوگوں سے اللہ تعالیٰ دین کا کام لے لیتا ہے" (لیکن بوجہ مؤمن نہ ہونے کے انہیں جنت کا داخلہ عنایت نہیں فرمائے گا)

صحیح مسلم میں امیر المؤمنین عمر بن خطاب ﷜ کی روایت سے، جنگ خیبر کے حوالے سے مروی ایک مذکورہ طویل قصہ کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظِ مبارک منقول ہیں:

"یا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس أنه لایدخل الجنة إلا المؤمنون قال فخرجت فنادیت :ألا أنه لایدخل الجنة إلا المؤمنون"

"اے خطاب کے بیٹے! جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوسکیں گے، امیر عمر ﷜ فرماتے ہیں: میں فوراً نکلا اور بلند آواز سے اعلان کرنے لگا کہ خبردار! جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوسکیں گے"

صحیح مسلم میں ابو ہریرۃ ﷜ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"والذی نفسي بیده لا تدخلون الجنة حتی تومنوا......"(الحدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ......''

مذکورہ تمام نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ دخولِ جنت کیلئے صاحب ایمان ہونا شرط ہے، اس مضمون کو قرآنِ حکیم نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ مَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ﴾

یعنی: ''منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں۔'' (سورة المائدة : ۵)

یہ تمام امور اس امر کو متقاضی ہیں کہ ہم حقیقتِ ایمان کی صحیح اور کامل معرفت حاصل کریں، اور خصوصاً باعتبارِ ''مایؤمن به'' ایمان کے جملہ ارکان کو سمجھنے اور ان کا علم حاصل کرنے کی مکمل اور بھرپور کوشش کریں۔

بہت سے لوگ ایمان کے مذکورہ چھ ارکان کو مانتے تو ہیں لیکن ان کے بارہ میں ان کا علم ومعرفت شرعی مراد کے مطابق نہیں ہوتا، حالانکہ شرعی حقائق کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی منشأ ومراد کے مطابق ماننا ضروری ہے، امام مقدسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''لمعة الاعتقاد'' میں امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

" نؤمن بالله وبماجاء من الله علىٰ مراد الله ونؤمن رسول الله وبما جاء عن رسول الله علىٰ مراد رسول الله ﷺ "

''ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ آیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی مراد کے مطابق ایمان لاتے ہیں، اسی طرح ہم رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو کچھ آیا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ کی مراد کے مطابق ایمان لاتے ہیں''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیل کی روشنی میں زیرِ نظر کتاب کی اہمیت وافادیت کافی حد تک بڑھ جاتی ہے، بلکہ اپنے موضوع ومندرجات کے پیشِ نظر یہ ہر شخص کی ضرورت ہے، چنانچہ اس کتاب کے مطالعے سے یہ حقیقت آشکارا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ، اس کی کتابوں، رسولوں اور فرشتوں پر ایمان لانے کی حقیقت کیا ہے؟ اور آخرت اور تقدیر پر ایمان لانے کی حقیقت کیا ہے؟

سابقہ امتوں میں یہود عزیر علیہ السلام پر اور عیسائی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے، لیکن ان کی حقیقتِ ایمان یہ تھی کہ وہ ان دونوں نبیوں کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے تھے، تو کیا یہود کا عزیر علیہ السلام پر اور عیسائیوں کا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان درست اور قابلِ قبول قرار پاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں؛ کیونکہ ان کا ایمان حقیقتِ شرعیہ کے خلاف ہے۔

اسی طرح آج اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے مگر اس طرح کہ وہ اس کی الوہیت یا ربوبیت یا اسماء وصفات میں دوسروں کو شریک کرتا ہے، تو کیا اس کا ایمان باللہ قابلِ قبول ہوسکتا ہے؟ یا کوئی شخص محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے مگر اس طرح کہ وہ بشر نہیں بلکہ نور من نور اللہ ہیں، مختارِ کل ہیں، عالم الغیب ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر مستوی ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی احد سے احمد بن کر زمین پر اتر آیا۔ تو کیا اس کا ایمان بالرسول درست اور قابلِ قبول قرار پاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ ایمان حقیقتِ شرعیہ کے خلاف ہے۔

تو پھر ضروری ہے کہ ایمان کے چھ ارکان کا صحیح مفہوم حاصل کیا جائے، اور صحیح مفہوم کو دل کی گہرائیوں سے یقین کامل کے ساتھ قبول کیا جائے۔ فقیہ الامۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کا یہی مصداق ہے: "الیقین الایمان کله ......"

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

"لیس الایمان بالتحلی ولا بالتمنی ولکن ما وقر فی القلب وصدقته الاعمال"

یعنی: "ایمان ظاہری ملمع سازی یا من پسند تمناؤں کا نام نہیں، بلکہ ایمان تو ایک ایسی حقیقت کا نام ہے جو دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائے اور بندے کے اعمال اس کی تصدیق کرتے رہیں"

حضرات! دل میں بیٹھ جانے والی یہ حقیقت کسی ایسی چیز کا نام نہیں جو محض اپنی اھواء وآراء یا خواہشات وتمنیات سے تراش لی جائے، بلکہ یہ حقیقت صرف وحی الٰہی (قرآن وحدیث) سے حاصل ہونے والا علم ہے۔ جندب بن عبداللہ کا قول ہے:

"کنا مع النبی ونحن غلمان حزاورة فتعلمنا الایمان قبل أن نتعلم القرآن ثم تعلمنا القرآن فأزددنا به ایمانا" (کتاب الایمان، لابن مندة، ۱/۳۷۰)

"یعنی ہم چند نوعمر نوجوان نبی ﷺ کی صحبت میں تھے، چنانچہ ہم نے قرآن کی تعلیم سے قبل ایمان کی تعلیم حاصل کی، پھر ہم نے قرآن مجید سیکھنا شروع کردیا تو ہمارا ایمان بڑھتا گیا"

ہمیں اس بات پر یقین کامل ہے کہ ایمان کے ان چھ ارکان کی صحیح معرفت حاصل کرلینے اور ان سے متعلق شرعی حقائق ومتقاضیات کو تسلیم کرنے سے ایمان بڑھتا رہے گا اور ایک عجیب فرحت، طمانیت اور لذت کا احساس ہوگا، اور جوں جوں اس علم ومعرفت میں اضافہ ہوگا توں توں ایمان ویقین میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"ان الایمان یبدو لُمَظَةَ بَیضاء فی القلب فکلما ازداد الایمان عظما ازداد ذلک البیاض فاذا استکمل الایمان ابیض القلب کله......"

(شعب الایمان للبیهقی ۱/۱۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی: ''ایمان کی ابتداء دل کے اندر ایک سفید نکتہ سے ہوتی ہے پھر جوں جوں ایمان کی معرفت بڑھتی ہے دل کی سفیدی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، اور جب جملہ امورِ ایمان کی معرفت مکمل ہو جاتی ہے تو پورا دل منور ہو کر چمکنے دمکنے لگتا ہے''

یہی وہ قلبِ سلیم ہے جس کا قولہ تعالیٰ: ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ میں ذکر ہے۔ جس شخص کو دنیوی سعادت اور اخروی نجات وفلاح مطلوب ہے اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان امورِ ایمان کو کما حقہ سمجھے اور اپنی زندگی پر ان کی تطبیق اور تنفیذ کرے، اس کیلئے ہم کتابِ ھذا کے بالاستیعاب مطالعہ کی دعوت دیں گے۔

برادرِ محترم فضیلۃ الشیخ عبدالغفور دامنی حفظہ اللہ نے اس کتاب کے ذریعے ایک عظیم دینی خدمت وفریضہ انجام دیا ہے، ان کی تحریر میں علمی اعتبار سے سلف صالحین کا منہج نمایاں ہے، یعنی ہر مسئلہ کے اثبات کیلئے آیات قرآنی اور احادیثِ صحیحہ سے استدلال واستشہاد فرمایا ہے، اور چونکہ اجماع بھی حججِ شریعہ میں سے ہے لہذا جابجا اجماع کی حجت بھی پیش کی ہے، علاوہ ازیں اقوالِ سلف بھی بطورِ شواہد ذکر فرمائے ہیں۔

دوسرا اہم امتیاز یہ ہے کہ ماحول اور معاشرہ میں پائے جانے والے اعتقادی انحراف پر بھی جابجا ضرب کاری لگائی ہے اور یہ ایک حق گو داعی کا فرضِ منصبی ہے، امیر عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مخلص داعی کے واجبات میں سے یہ بات بھی متعین فرمائی ہے کہ اسے وقت کی جاہلیت کا بھی پورا ادراک ہو، تاکہ کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ اس کی تردید وتفنید کر سکے، اور یہ انتہائی ضروری اور مؤکد مسئلہ ہے، قولہ تعالیٰ: ﴿وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ﴾ کا منشاء اور مدعا بھی یہی ہے۔

شیخ محترم نے اس کتاب کے ذریعے سلفی عقیدہ کی عظیم ترجمانی فرمائی ہے اور چونکہ عقیدہ سلفیہ کی خدمت ونشر واشاعت ہمارے پروگرام کا سب سے اہم اور مقدس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہے لہذا ہم نے اس کتاب کی اشاعت اور ان کی دیگر کتب کی اشاعت کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ والتوفیق بید اللہ تعالیٰ

ہم شیخ عبد الغفور حفظہ اللہ کی صحت و عافیت کیلئے دعا گو ہیں اور ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس خدمت کیلئے ہمارا انتخاب فرمایا۔

کتاب کی تیاری اور مراجعت کے سلسلہ میں شیخ محترم نے ہمارے ادارہ ''المعهد السّلفی للتعلیم والتربیہ کراچی'' میں قیام فرمایا جو المعهد السّلفی کے اساتذہ، منتظمین اور طلبہ کیلئے بہت بڑی سعادت کا باعث ہے، اللہ تعالیٰ نے شیخ محترم کو کتاب وسنت اور منہج سلف صالحین کے فہم کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی نفیس اور باذوق طبیعت بھی عطا فرمائی ہے، ان کی مصاحبت ومجالس میں ہم سب بہت مستفید اور محظوظ ہوتے رہتے ہیں، تمام اساتذہ وطلبہ ان سے کافی مانوس ہو چکے ہیں، ہمیں ان کی خدمت کے تعلق سے اپنی کوتاہیوں کا افسوس رہیگا کیونکہ المعهد السّلفی کی موجودہ عمارت اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کرتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ شیخ محترم کی اگلی کتاب کی تیاری کا مرحلہ جب درپیش ہوگا تو ہم المعهد السّلفی کی نئی پرشکوہ اور عالیشان عمارت میں منتقل ہو چکے ہوں گے، اور اس کے دار الضیافۃ میں شیخ موصوف اور دیگر مہمانانِ گرامی کی بہتر خدمت کے قابل بن چکے ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

کتاب ھذا کی تیاری میں محترم مولانا محمد داؤد شاکر، مولانا زبیر اسماعیل، مولانا ذیشان میمن اور جناب سعد بن عبد العزیز کی خدمات کا بھی معترف ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے مالا مال فرمادے، اللہ تعالیٰ کتاب کے مؤلف کی اس عظیم نیکی کو ان کے اخروی میزانِ حسنات کیلئے محفوظ فرمالے، اور اسے ان کے اور ان کے والدین، اساتذہ ومشائخ اور جملہ رفقاء کیلئے صدقہ جاریہ بنادے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے نفع کو عام کر دے۔ وماذلک علی اللہ بعزیز .

وأصلی واسلم علی سیدنا محمد ﷺ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین.

کتبہ/عبداللہ ناصر رحمانی

۱۳/۰۲/۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

سب سے پہلے تو میں اپنے پروردگار کی تعریف کرتا ہوں کہ جس کے مجھ ناچیز پر بہت انعامات واحسانات ہیں۔ اس کے احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے دینی کتب ولٹریچر کی تصنیف وتالیف کا شوق وذوق عطا فرمایا ہے۔ یہ سب اس پروردگار کی توفیق وعنایت ہے کہ یہ کتاب تکمیل کے تمام مراحل طے کرکے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

﴿ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴾ (۱) تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں، اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسی کی طرف نالہ وفریاد کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد میں سید ولد آدم امام الانبیاء والرسل، خاتم المرسلین خلیل رب العالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہوں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیئے ہادی وراہنما بنا کر مبعوث فرمایا کہ جن کی تعلیمات اور شب وروز کی محنتوں سے ہم نے اپنے خالق، مالک اور پروردگار کو پہچانا۔

اظہار تشکر:

حدیث رسول (ﷺ): ''من لا یشکر الناس لایشکر اللہ'' (۲)

کے تحت میں بہت زیادہ مشکور وممنون ہوں جماعت کی عظیم اور معروف شخصیت فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی (حفظہ اللہ) (امیر جمعیت اہل حدیث سندھ ورئیس

(۱) النحل : ۵۳ (۲)(رواہ الترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء في الشكر لمن أحسن اليك / ابوداؤد کتاب الأدب باب في شكر المعروف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعہد السّلفی گلستان جوہر کراچی) کا جن کی خصوصی توجہ وشفقت اور ہمہ قسم تعاون سے یہ کتاب تصحیح وطباعت کے مراحل سے گذر کر جمعیت اہل حدیث سندھ کے تعاون سے طبع ہوکر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے۔

محترم موصوف نے کتاب کی تصحیح ،کمپوزنگ و پروف ریڈنگ اور طباعت کیلئے اپنے ساتھیوں ،مولانا داؤد شاکر صاحب (نائب مدیر المعہد السّلفی للتعلیم والتربیۃ کراچی) مولانا محمد زبیر صاحب ،مولانا ذیشان میمن صاحب اور جناب سعد بھائی صاحب کو ایک طرح سے وقف کردیا تھا ، پھر محترم شیخ صاحب وقتاً فوقتاً کام چیک کرتے رہے اور اپنے ساتھیوں کو تاکید فرماتے رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ محترم شیخ صاحب نے مجھ ناچیز کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور میری دوسری کتب کی طباعت کے سلسلہ میں بھی ہمہ قسم تعاون کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو عقیدہ صحیحہ کی نشر واشاعت میں اس دلچسپی اور رغبت پر جزائے خیر دے ،اوراس کتاب کو ان کے لیئے بھی صدقہ جاریہ بنادے اوران کے نامہ حسنات میں شامل فرمادے۔اللھم استجب

میں مولانا داؤد شاکر صاحب کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے پروف ریڈنگ میں نمایاں حصہ لیا،مولانا زبیر اسماعیل صاحب اور مولانا ذیشان میمن صاحب کا بھی شکریہ کہ جنھوں نے بڑی دلجمعی اورشوق سے کمپوزنگ کی ذمہ داری نبھائی ۔اور جناب سعد بھائی صاحب کا بھی شکریہ کہ جنھوں نے طباعت کی ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کی ۔اللہ تعالیٰ ان سب ساتھیوں کو جزائے خیر عطافرمائے۔

قارئین سے التماس :

انسان درحقیقت خطأ ونسیان کا پتلا ہے ،کتاب ہذا کی تألیف کے دوران دیگر کتب کی تألیف کا کام بھی ساتھ ساتھ چلتا رہا، پھر دوران تالیف مجھے کوئی معاون بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میسر نہ تھا کہ جو حوالہ جات کی تصحیح کرتا رہتا پھر مصروفیت اور آخر میں وقت کی قلت کیوجہ سے بھی میں پوری طرح کتاب پر نظر ثانی اور اس کی تصحیح نہ کر سکا، اسلیئے اس کتاب میں غلطیوں کا امکان زیادہ ہے۔

بنا بریں میں اپنے قارئین سے التماس کرتا ہوں کہ اگر وہ کتاب میں کہیں کوئی خطاً ملاحظہ کریں مثلاً املاء میں غلطی، جملوں کی ترکیب میں غلطی، حوالہ جات کی غلطی یا کسی نص کے ترجمہ میں غلطی وغیرہ، تو مجھے ضرور مطلع کریں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے گی۔

عام طور پر مؤلفین کرام مصادر و مراجع کے حوالہ سے صرف کتاب، جلد نمبر اور صفحہ نمبر پر اکتفاء کرتے ہیں مگر چونکہ حسب طباعت جلد و صفحہ جات میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں اسلیئے میں نے کوشش کی ہے کہ ان تمام کتب میں جلد اور صفحہ نمبر دینے کے بجائے کتاب اور باب کا حوالہ دیا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی حدیث کے حوالہ کیلیئے صحیح بخاری کی کتاب اور باب کا حوالہ درج کیا ہے۔ اور اسی طرح صحیح مسلم وغیرہ

البتہ جو کتاب، کتب وابواب کی ترتیب پر نہیں ہے جیسے کتب مسانید وغیرہ تو وہاں پر میں نے صحابی کا نام اور حدیث نمبر کا اہتمام کیا ہے۔ یہ سب کچھ میں نے قارئین کرام کی سہولت کیلیئے کیا ہے تاکہ انہیں تخریجِ نص میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

سبب تألیف کتاب هذا :

یہ بات معلوم ہے کہ لوگوں کا دینی علم سے تعلق و واسطہ انتہائی محدود ہے خصوصاً عقائد کے حوالہ سے تو لوگوں کی اکثریت جاہل اور نابلد ہے۔ خاصکر ہمارا علاقہ بلوچستان جہاں دینِ اسلام سے جہالت باقی صوبوں کی بہ نسبت زیادہ ہے، یہی وجہ ہے کہ بلوچستان میں الحاد اور دوسری گمراہیاں بہت زیادہ ہیں، مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔قومیت کی بناء پر تعصب اگر چہ قومی ولسانی بنیاد پر تعصب کی یہ لعنت اور بدبو دار نعرہ دیگر قوموں میں بھی موجود ہے۔مگر چند وجوہ کی بناء پر ہمارے ہاں انتہائی شدت کے ساتھ شخصیت وسرداری پرستی کی صورت میں یہ لعنت پائی جاتی ہے۔

۲۔لادینیت (کمیونسٹ) جوکہ صحیح عقیدہ کی فقدان کا نتیجہ ہے۔

۳۔باطل فرقہ ذکری کا فتنہ، یہ لوگ ارکانِ اسلام کا انکار کرتے ہیں انہوں نے تربت (جوکہ مکران کا ہیڈکواٹر ہے) میں کعبۃ اللہ کے مقابلہ میں ایک نقلی کعبہ بنایا ہوا ہے، ہر سال ۲۷ رمضان کو باقاعدہ اس کا حج کرتے ہیں۔وغیرہ

۴۔دیگر فرقہ باطلہ (مثلاً: شیعیت،قادیانیت،باطنیت وغیرہ)

۵۔مسلمانوں کی اکثریت اپنے آباء واجداد کے طریقوں کو ہی اسلام سمجھتی ہے،انہیں صحیح اسلامی عقائد ونظریات کی بالکل ہی معرفت نہیں۔ یہ لوگ دین کی چند عبادات کو ہی کُل دین سمجھتے ہیں۔اچھے خاصے دنیاوی تعلیم یافتہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز اشخاص تک کو بھی صحیح اسلامی عقائد کا پوری طرح علم نہیں۔حالانکہ ایمان وعقائد کا معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے،ایمان وعقائد تو اصلِ دین ہیں،اس بنا پر ایمانیات میں سے کسی ایک کا بھی انکار کفر ہے اور حبط اعمال کا باعث ہے۔

﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ (۱)

''منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں''

ایمانیات پر صحیح اور درست ایمان لائے بغیر کوئی شخص مؤمن و مسلم ہی نہیں ہوسکتا۔چنانچہ اپنے علاقے کی ان جہالتوں اور گمراہیوں کو دیکھ کر آج سے تقریباً دس

(۱) سورة المائدة:۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال قبل اللہ تعالیٰ سے توفیق و استقامت طلب کر کے تصنیف و تألیف کی طرف قدم اٹھایا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے آیت کریمہ:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴾ (۱)

''جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پہ اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔''

میں مذکور وعید کی گرفت سے نکال کر ''بلغوا عني ولو آية''(۲) کا مصداق بنا دے۔

سب سے پہلے توحید باری تعالیٰ پر ایک مفصل کتاب ''اضواء التوحید'' کے نام سے ترتیب دی، پھر کتاب ھذا (شرح ارکان الایمان) مرتب کی۔ عقائد کے حوالے سے چند اور تألیفات کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن یہ سب کام غیر مرتب تھا، پھر مادری زبان بلوچی ہونے کی وجہ سے اردو تراکیب میں بہت خامیاں اور غلطیاں تھیں اور سب سے بڑھ کر وسائل کی کمی کا معاملہ بھی تھا، چنانچہ ان وجوہ کی بنا پر ان کتب کی طباعت کا کام مؤخر ہوتا رہا۔ اور احباب جماعت بلوچستان کی طلب و تڑپ بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی۔ آخر کار دعائیں ثمر آور ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے میری یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اضواء التوحید کی تصحیح کا کام تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس کے کچھ ابواب کی کمپوزنگ بھی ہو چکی ہے، اب پوری توجہ اس کی طرف مبذول کر رہا ہوں۔ یہ کتاب بھی بہت جلد منظر عام پر آ جائے گی۔ ان شاء اللہ

---

(۱) سورة البقرة: ۱۵۹ (۲) رواه البخاري كتاب أحاديث الأنبياء باب ماذكر عن بني إسرائيل.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کتب کے متعلق محترم جناب الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی کی حوصلہ افزائی اور تصحیح کمپوزنگ اور طباعت میں ان کی خصوصی دلچسپی اور اپنی جماعت کی طرف سے ان کی طباعت کا ذمہ اٹھانے پر میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔

کتاب کے متعلق اہم بات:

چونکہ ارکان ایمان کا تعلق خالصتاً ایمان سے ہے اسلیئے ان کے اثبات کیلئے کتاب وسنت پر اعتماد کیا گیا ہے اور کسی بھی غیر معصوم کا قول بطور دلیل پیش نہیں کیا گیا، کیونکہ ایمانیات کے معاملہ میں کسی غیر معصوم کے قول کا کوئی وزن ہی نہیں ہے۔

سلف صالحین میں سے کسی کا قول یا عقلی وحسی دلائل اگر کہیں کہیں پیش کیئے گئے ہیں تو بطور دلائل کے نہیں بلکہ صرف اور صرف قرآن وحدیث کے ادلہ کے شواہد اور مؤیدات کے طور پر، آپ دوران مطالعہ خود دیکھیں گے کہ بحمد اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے نصوص کی کثرت وبہتات ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس عمل کو شرف قبولیت بخشے اور اسے میری اخروی نجات کا سبب بنائے۔ اللھم استجب

اے اللہ اس کتاب کے نفع کو عام کردے۔ اسے اپنے بندوں کیلئے مفید اور ان کی اصلاح کا ذریعہ بنادے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ/ ابوعبدالصبور عبدالغفور دامنی

۱۸ محرم ۱۴۲۷ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمة المؤلف

الحمدلله الذی شرفنا بالإسلام وبالإیمان به وبملائكته الكرام وكتبه المنزلة ورسله العظام وباليوم الآخر والقدر المحتوم بالاقلام. والصلاة والسّلام علىٰ محمد ﷺ أشرف الرسل ذی الكرم والمقام وعلىٰ آله وصحبه الفائزين بالفوز العظيم وأحسن المرام. وبعد......

میں نے اس مختصر رسالہ کا نام ((شرح ارکان الایمان)) رکھا ہے اور یہ مختصر سا رسالہ ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں ان چھ ابواب بالخصوص باب اول (الایمان باللہ) کے متعلق چند ضروری باتیں بیان کی جائیں گی۔ اور وہ چھ ابواب جو کہ اصل ایمان ہیں جنہیں ایمانیات ستہ کہا جاتا ہے، حسب ذیل ہیں۔

باب اول :- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کے بیان میں۔

باب دوم :- اللہ تعالیٰ کے ملائکہ پر ایمان لانے کے بیان میں۔

باب سوم :- اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے بیان میں۔

باب چھارم :- اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانے کے بیان میں۔

باب پنجم :- قیامت کے دن پر ایمان لانے کے بیان میں۔

باب ششم :- تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں۔

مگر ان کی تفصیل میں جانے سے پہلے چند ضروری باتیں بطور تمہید ومقدمہ کے سمجھنا ضروری ہیں۔

چونکہ اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر بات ہوگی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے وجود کے منکرین بھی دنیا میں ہیں۔ اسلئے اس مقدمہ میں دوسری ضروری باتوں کے علاوہ دہریوں اور کیمونسٹوں کے نظریئے پر انتہائی اختصار کے ساتھ ایک عبوری نظر ڈالی جائے گی۔

دہریوں کے نظریہ پر ایک عبوری نظر

وجود باری تعالیٰ پر دلائل پیش کرنے سے پہلے (جو کہ جو اس مختصر رسالہ کا اہم موضوع ہے جیسا کہ بعد میں تفصیل سے آئیگا) نہایت اختصار کے ساتھ دہریوں اور کیمونسٹوں کے نظریہ پر ایک عبوری نظر ڈالتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ہر دور میں دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر رہے ہیں۔ اور یہ نظریہ قدیم زمانہ سے لیکر آج تک چلا آرہا ہے چنانچہ قدیم زمانہ کے دہریوں اور کیمونسٹوں کا قول نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

﴿وَقَالُوا مَاهِيَ إِلَّاحَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ وَمَالَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ﴾(۱)

اورانہوں نے کہا کہ یہ تو محض دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں، اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں۔

آجکل کے دہری و کیمونسٹ بڑے زور وشور کے ساتھ اپنے ان گزرے ہوئے پیشواؤں کے نقش قدم پر چل کر بآواز بلند یہ کہہ رہے ہیں کہ اس ساری کائنات کا بشمول انسان کے کوئی خالق ومدبر اور موجد ومربّی نہیں ہے جس نے ان کو عدم سے وجود میں لایا ہو بلکہ یہ ساری کائنات بغیر کسی خالق ومدبر، موجد ومربی، حی وقیوم اور علیم وقدیر ذات کے وجود میں گئی ہے۔

کسی بھی موجود کا بغیر موجِد کے وجود میں آنا محال ہے

دہری وکیمونسٹ لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کر کے اس کائنات کے وجود کو بغیر کسی

---

(۱) سورة الجاثية : ۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجد ومربی حی وقیوم، حکیم ومدبر اور علیم وقدیر کے مانتے ہیں۔ تعجب ہے ان کی عقول پر جو ایسی ذات کے وجود کا انکار کرتے ہیں کہ جس کے وجود پر ہر موجود کا وجود دلیل ہے۔

اب ہم مخلوقات میں سے ایک چھوٹی سی مخلوق کی مثال دے کر اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مثلاً کسی نے کوئی برتن کسی جگہ پر بہترین انداز میں رکھا ہوا دیکھ لیا کیا کوئی سمجھدار اور باشعور انسان اس بات کو یقین کر کے مان سکتا ہے کہ یہ برتن خود بخود یہاں پر رکھا ہوا ہے اور اس کو کسی نے اس بہترین انداز میں یہاں پر نہیں رکھا؟ تو صاف ظاہر ہے کہ ہر باشعور اور صاحب عقل انسان اس شخص کو پاگل ومجنون کہے گا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک برتن بغیر کسی رکھنے والے کے خود بخود رکھا گیا ہو اور وہ بھی ایک بہترین انداز میں؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ اسکو کوئی نہ کوئی رکھنے والا ضرور ہے۔ جب ایک معمولی سا برتن بغیر کسی رکھنے والے کے خود بخود نہیں رکھا جا سکتا تو بھلا یہ زمین وآسمان، دریا وخشکی، شمس وقمر، لیل ونہار اور نباتات وجمادات وغیرہ ساری کائنات بغیر کسی بنانے والے کے خود بخود کیسے وجود میں آسکتی ہے؟

اسلئے ہم کہتے ہیں کہ پاگلوں کیطرح عقل کے اندھے مت بنو بلکہ عقلاء کیطرح جا کر بحث وتمحیص اور غور وفکر کرو، تلاش وجستجو کرو ایسے خالق، رازق، مدبر، صاحب قدرت وارادہ اور صاحب علم وحکمت کی جو پیدا کرے، رزق دے، تدبیر کرے، قدرت رکھتا ہو، علم رکھتا ہو اور حکمت کا مالک ہو۔ جاؤ تلاش کرو ایسے الٰہ ومعبود کو جو مذکورہ صفات کا مالک ہو۔ اور اپنی عقل کو معطل کر کے اس کی توہین نہ کرو کیونکہ تم اس بات کو اچھی طرح سے جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص اپنی عقل کو گم کر دے تو وہ پاگل ومجنون بن جاتا ہے اور مخبوط الحواس والتفکیر بن کر مسلوبِ (گم شدہ) ارادہ وتدبیر ہو جاتا ہے جو بغیر سمجھ کے بولتا ہے، غیر مقصود کیطرف بھاگتا ہے اور بغیر ہدف کے تیر پھینکتا ہے۔ اور یہ سب کا سب فقدانِ عقل کا نتیجہ ہے اسلئے اپنی عقل کو ذلیل ومعطل مت کرو بلکہ اس سے کام لو۔ کیا تم یہی کہتے ہو کہ یہ ساری کائنات اس بہترین نظم ونسق کے ساتھ بغیر کسی بنانے والے کے خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخود وجود میں آگئی ہے یا یہ اپنی خالق آپ ہے؟ جو شخص بھی اس طرح کا دعویٰ کرے گا یہ اس دعویٰ کرنے والے کی عقل کا فتور اور کرامت انسانیت کے لئے مخل ہو کر دائرہ عقلاء سے خارج ہونا ہے کیونکہ سارے عقلاء اس پر متفق ہیں کہ کوئی بھی چیز اپنے آپ کو پیدا نہیں کرسکتی اور نہ ہی کوئی چیز خود بخود بغیر موجد کے وجود میں آسکتی ہے چنانچہ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ﴾ (۱) کیا وہ خود بغیر کسی موجد کے پیدا کیئے گئے ہیں یا خود وہ (اپنے آپکو) پیدا کرنے والے ہیں

تسلسل کے بطلان سے وجود باری تعالیٰ پر استدلال

یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کرلو کہ طبیعت جسکو مادہ کہتے ہیں یا مصادفت وغیرہ جن کو مادہ پرست اس کائنات کا خالق مانتے ہیں تو یہ سب کے سب خود حادث ہیں اور حادث اپنے وجود کیلئے کسی دوسرے محدِث ((پیدا کرنے والے)) کا محتاج ہوتا ہے اور یہ محدِث کسی دوسرے محدِث وموجد کا، اسی طرح یہ سلسلہ کسی ایک حد پر نہ ٹھہرنے کیوجہ سے تسلسل ((یعنی لامتناہی سلسلہ)) بن جائے گا جو کہ تمام فلاسفروں کے نزدیک غلط اور باطل ہے۔ لہٰذا کائنات کا موجد ومربی اور خالق وصانع ایسی ذات ہوگی جو حدوث کے شوائب سے بھی منزہ ((پاک)) ہو۔ اور وہ حکیم، مختار اور قدرت وطاقت والا ہو، تاکہ کائنات کا نظام اپنی قدرت واختیار سے چلا سکے، اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

عدم سے وجود کا آنا محال ہے

مادہ سمیت اس ساری کائنات کے متعلق یہ تصور کرنا کہ یہ از خود معرضِ وجود میں آگئی ہے۔

---

(۱) سورة الطور : ۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حماقت اور پاگل پن کی انتہاء ہے کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ عدم (نیستی) سے وجود (ہستی) پیدا ہوا، حالانکہ یہ عقلاً محال ہے اور سارے عقلاء اس پر متفق ہیں کہ کسی موجود ہی سے وجود پیدا ہو سکتا ہے۔ فطرت انسانی میں قطعاً اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ عدم و نیستی سے وجود و ہستی کے نکلنے کا تصور کر سکے۔ تو لامحالہ اس کائنات کے وجود کیلئے ایک ایسی ہستی کو تسلیم کرنا ضروری ہوا جس کا وجود اس کی ذاتی صفت ہو۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ ہمیشہ تک قائم و دائم رہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

بعض مخلوقات کے پیدا ہونے کی کیفیت معلوم کرنا اللہ تعالیٰ کے عدم وجود پر دلیل نہیں بن سکتی

بڑے تعجب کی بات ہے کہ دہری و کیمونسٹ لوگ محض اس بناء پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض مخلوقات کی تخلیق کی کیفیت کو معلوم کر چکے ہیں اور بعض موجودات کے ایجاد کی کیفیت کو جان لیتے ہیں تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کی عدم وجود کے لیئے دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ جب ہم نے خلاء میں بادلوں کے اکٹھے ہونے اور دریا سے بخارات کے اٹھ جانے اور بادلوں کی شکل میں متشکل ہو کر بارش برسنے کی کیفیت کو معلوم کر لیا اور اسی طرح انڈے سے چوزے کے نکلنے کی کیفیت کو جان لیا تو اب اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ کیونکہ ہمیں اب یہ پتہ چل گیا ہے کہ مخلوقات کی تخلیق اور موجودات کی ایجاد اس طرح کے اسباب سے ہوتی ہے اسلئے مخلوقات کی تخلیق و ایجاد کیلئے کسی خالق و موجد کی ضرورت ہی نہیں۔ دیکھو ان پاگلوں کا پاگل پن اور احمقوں کی حماقت کو بھلا بعض مخلوقات کی تخلیق اور بعض موجودات کی ایجاد کی کیفیتِ تخلیق و ایجاد کو معلوم کرنا کس طرح اللہ تعالیٰ کے عدم وجود پر دلیل بن سکتا ہے بلکہ یہ تو الٹا اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے علم وقدرت پر قاطع دلیل ہے۔ بھلا یہ تو بتایئے کہ جن اسباب کے ذریعہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جو بعض مخلوقات وموجودات کی تخلیق وایجاد کی کیفیت کو معلوم کر لیا ان اسباب کو کس نے بنایا؟ اب ہم اس مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

ایک حیرت انگیز مثال

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کی مثال اس شخص کیطرح ہے کہ جس کے سامنے ایک برتن کھجور سے بھرا ہوا رکھ دیا گیا تو اس نے وہ کھجوریں کھا کر پیٹ بھر لیا۔ اور پھر بعد میں پوچھا کہ یہ کھجوریں کس نے بنائی ہیں تو لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آیا کیونکہ اس نے اس کے وجود کا اثر کھجور میں دیکھ لیا اسلئے اس پر ایمان لایا کہ واقعی اس کھجور کا صانع اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مگر پھر بعد میں اتفاق ایسا ہوا کہ یہ شخص کھجوروں کے باغات میں داخل ہوا اور پھر کھجور کے بیج کے بونے، اسے پانی سے سیراب کرنے اور مادہ کھجور کے تازہ تنوں کے اندر نر کھجور کا تنہ ڈالنے وغیرہ والی کیفیات کو معلوم کر لیا۔ جب یہ سب چیزیں اسے معلوم ہو گئیں تو اس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ کھجور کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے کیونکہ اس نے کھجور کے بیج بونے سے لیکر پکنے تک کی ساری کیفیات معلوم کر لیں مگر اس بات کو بھلا دیا کہ کھجور کو اس اللہ تعالیٰ نے بنایا جس نے سب سے پہلے کھجور کے بیج کو بنایا اور پھر مٹی، پانی وہوا کو بنایا۔ اور اس کسان وفلاح کو بنایا اس کو وہ علم وقدرت عطا کیا کہ جس سے اس نے زمین میں ہل چلایا، بیج بویا، اسکو پانی دیا اور اسکی دیکھ بال کی تا آنکہ وہ پک کر کھانے کے قابل ہو گیا۔

مادہ کی اتفاقی حرکت سے کائنات کے وجود میں آنے کا عقیدہ باطل ہے

اس کائنات کے وجود کے بارے میں اقوام عالم دو صورتوں میں سے کسی ایک پر ضرور یقین رکھتے ہیں۔

ا۔ ایک یہ کہ اس کائنات کا وجود ایک قادر ومختار، علیم وخبیر، حی وقیوم اور مدبر وحکیم ذات کے قصد وارادہ سے ظہور میں آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دوسری یہ کہ یہ سارا عالم مادہ اور اس کی حرکتوں سے وجود میں آیا ہے۔ اور اس دوسری قسم کی پھر دو قسمیں فرض کی جاتی ہیں۔

الف۔ پہلی یہ کہ یہ سارا عالم مادہ اور اس کی اتفاقی حرکت سے وجود میں آیا۔

ب۔ یا پھر مادہ کی ارادی حرکت سے ظاہر ہوا۔ یہ آخری صورت تو قطعاً باطل ہے کیونکہ سارے عقلاء حتیٰ کہ مادہ پرست بھی اس پر متفق ہیں کہ مادہ قصد وارادہ سے خالی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ مادہ اور اس کی اتفاقی حرکت سے شاید یہ دنیا بنی ہے۔ تو یہ صورت بھی قطعاً غلط اور باطل ہے کیونکہ عالم کائنات میں حکیمانہ ترتیب اور ایسا مدبّرانہ نظام ہے جس کا ایک ایک ذرہ اس بات کی شھادت دے رہا ہے کہ اسے کمال درجہ حکمت کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ اس کی ہر ایک چیز میں ضابطہ اور قانون کارفرما ہے۔ اور اس کی ہر شے با مقصد ہے جو ایک بے شعور، بے علم، بے ارادہ اندھے اور بہرے مادے اور اس کی حرکت اتفاقیہ کا نتیجہ کسی صورت میں بھی نہیں بن سکتی جب یہ صورت بھی باطل ہوئی تو کائنات کے وجود کے متعلق صرف وہی ایک ہی صورت متعین اور ثابت ہوگئی کہ وہ ایک حکیم، قادر، مختار اور حی وقیوم ذات کے قصد وارادہ کے ماتحت ظہور میں آئی ہے۔ اور یہی درست اور عقل کے عین مطابق ہے۔

ایک دلچسپ مثال

اگر شیخ سعدی رحمہ اللہ یا حافظ شیرازی رحمہ اللہ کی ایک نظم کے متفرق مفردات اور الفاظ کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر ایک تھیلے میں ڈال دیئے جائیں اور ایک نابینا بچے کے ذریعہ ایک ایک پرچی نکلوائی جائے تو ہزار ہا مرتبہ ایسا کرنے پر وہ نظم مرتب شکل میں وجود میں نہ آسکے گی۔ جب اتنی چھوٹی سی نظم اس طرح کرنے سے اتفاقاً وجود میں نہیں آسکتی تو بھلا یہ ساری کائنات کا یہ حکیمانہ مرتب سلسلہ اور با مقصد نظام ایک مُردے، اندھے اور بہرے مادے سے کس طرح وجود میں آسکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دیکھنا عدم وجود کی دلیل نہیں

دہری وکیمونسٹ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس اس انکار پر کوئی علمی دلیل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں جا سکتا۔

حالانکہ کسی چیز کو بالمشاہدہ نہ دیکھ سکنا اس چیز کے عدم وجود کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ بہت سی ایسی چیزیں دنیا میں موجود ہیں جو کہ دیکھی نہیں جا سکتیں مگر ہر فرد بشر انکے وجود پر ایمان لا چکا ہے اور آج تک ان کے وجود کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔

مثلاً نَفَس یا روح جس سے ہر ذی نَفَس سانس لیتا ہے۔کیا آج تک کسی نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس نے نَفَس کو دیکھا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔مگر اسکے باوجود سب نَفَس کے وجود پر ایمان لائے ہیں۔اور اسی طرح عقل جو کہ نَفَس کی طرح چوبیس گھنٹے ہر ذی عقل کے پاس موجود ہے مگر کوئی بھی اس کو دیکھ نہیں سکتا حتی کہ صاحب عقل خود اپنی ہی عقل کو دیکھنے سے محروم ہے مگر اس کے باوجود سب اس کے وجود پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔تو معلوم ہوا کہ نہ دیکھنا عدم وجود یعنی کسی چیز کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔

محلِ ایمان قلب ہے

ایمان اس اعتقاد جازم کا نام ہے جو قلب میں راسخ ومضبوط ہو کر اقرار باللسان اور عمل بالارکان والجوارح کے ساتھ ثابت ووابستہ ہو۔اور ساتھ ہی یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ ایمان کا محل ومرکز قلب ہے، عقل یا کوئی اور جگہ نہیں ہے۔

چنانچہ جب اعراب بنو تمیم مدینہ منورہ میں اسلام لانے کی غرض سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ پر اپنے ایمان واسلام لانے کا احسان جتلانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ایمان کی نفی کر کے ان کو یوں تنبیہ فرمائی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالَتِ الْأَعْرَابُ ءَامَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَـٰكِن قُولُوٓا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَـٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ﴾ (۱)

دیہاتیوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان اب تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:-

﴿ مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَـٰنِهِۦٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْإِيمَـٰنِ وَلَـٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾ (۲)

جو شخص اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس سے کفر کرے مگر یہ کہ اس پر جبر کیا جائے اور وہ محض زبان سے کفر کی بات کہہ دے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں، لیکن جو کوئی ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے دل کی رضامندی کے ساتھ تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا، اور ان کو بڑا عذاب ہوگا۔

اور ایک تیسری جگہ پر فرمایا:-

﴿ وَلَـٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَـٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ ﴾ (۳)

اور لیکن اللہ نے ایمان تمہارے لیئے محبوب بنادیا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کردیا۔

مذکورہ بالا آیات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ ایمان کا محل و مرکز قلب ہے۔

اسی طرح روایت میں آتا ہے کہ شروع اسلام میں جب مشرکین مکہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر مارا پیٹا اور اسلام کے خلاف کچھ نازیبا الفاظ ان کی زبان سے کہلوائے اور پھر

---

(۱) سورة الحجرات : ۱۴ (۲) سورة النحل : ۱۰۶ (۳) سورة الحجرات : ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں چھوڑ دیا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے ۔اے اللہ کے رسول میں ہلاک و برباد ہو چکا ہوں تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا؟ عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول جو کچھ مشرکین نے مجھ سے کہلوایا میں نے کہہ دیا تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قلب کو کیسے پایا۔عمار رضی اللہ عنہ نے کہا میرا دل ناپسند کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مشرکین نے تجھے پھر اسی طرح مجبور کیا تو تم بھی ان کو پہلے کی طرح کہہ دینا۔

اب اصل روایت ملاحظہ فرمایئے :

عن ابی عبیدة بن محمد بن عمّار بن یاسر قال أخذ المشرکون عمّار بن یاسر فعذبوه حتی باراهم فی بعض ماأرادوا فشکا ذلک الی النبی ﷺ فقال النبی ﷺ کیف تجد قلبک قال مطمئناً بالإیمان قال النبی ﷺ فإن عادوا فعد (۱)

مذکورہ روایت سے بھی یہ ثابت ہوا کہ ایمان کا محل قلب ہے۔اور حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ایمان کے متعلق یہی منقول ہے:-

وقال الحسن البصری: لیس الإیمان بالتمنی ولا بالتحلی ولکن هو ما وقر

ایمان، آرزو اور ظاہری تزیین نہیں بلکہ وہ تو دل میں جم جاتا ہے اور عمل اُسکی

(۱) رواه البیهقی فی السنن الکبریٰ کتاب المرتد. باب المکره علی الردة / ابن جریر ج ۱۴ ص : ۱۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

في القلب و صدقته الاعمال) (۱) تصدیق کرتا ہے۔

اور ایک روایت میں اسطرح آتا ہے:-

(.........وذلک أول ما وقر الإیمان في قلبي)(۲) اور یہ پہلا موقع تھا کہ ایمان میرے دِل میں پختہ ہوگیا۔

مطلق عقیدہ کی ضرورت

یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں کہ انسان کو عقیدہ کی اشد ضرورت ہے۔اور عقیدہ سے استغناء اور بے نیاز ہونیکا دعوی کرنا باطل ہے ۔انسانیت اور بشر کی طویل تاریخ اس کی ((عقیدہ سے بے نیازی کے دعوی کی)) تکذیب کرکے اس کو باطل قرار دیتی ہے کیونکہ انسانیت کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ انسان جہاں بھی ہو اور جس حالت میں بھی ہو اپنے مختلف احوال وظروف کے ساتھ عقیدہ سے کسی بھی صورت میں آزاد نہیں ہوتا خواہ وہ عقیدہ حق ہو یا باطل، صحیح ہو یا فاسد۔اور اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان فطری طور پر مندرجہ ذیل عوارض اور خطرات کا ہمیشہ سے شکار ہوتا رہا ہے۔

مثلاً: انسان مرض سے ڈرتا ہے فقر وفاقہ سے ڈرتا ہے، گرج وبجلی سے ڈرتا ہے، آندھی اور سیلاب سے ڈرتا ہے اور زلزلوں اور فتنوں حتیٰ کہ درندہ صفت پھاڑ کھانے والے حیوانات وغیرہ سے بھی ڈرتا ہے۔ان حالات وظروف میں وہ اپنی نجات وبچاؤ کیلئے فطری طور پر ایک ایسی قوت غیبیہ کیطرف مضطر ومجبور ہوجاتا ہے جو ایسی قدرت کا مالک ہو کہ کبھی عاجز نہ ہو اور ایسی طاقت کا مالک ہو جو کبھی مغلوب نہ ہو جسکو وہ الٰہ، معبود یا کسی اور نام سے پکارتا ہے۔ مصائب وشدائد کے وقت اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور عبادات کے ذریعے اس کے قرب ونزدیکی کو تلاش کرتا ہے تاکہ

---

(۱) الجامع لشعب الإیمان باب القول في زیادة الإیمان و نقصانه الرقم: ٦٥

(۲) البخاري ،کتاب المغازي باب : ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس سے مصائب ومشکلات کو ہٹائے اور اسکو مہالک سے بچائے۔ یہ سب حالات وواقعات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ انسان خواہ کسی بھی نظریے کا ہو اس کو عقیدہ کی یقیناً ضرورت ہے، خواہ وہ کتنا ہی عقیدہ کا مخالف ہو جیسے دہری وکیمونسٹ جو یہ دعوی کر کے کہہ رہے ہیں کہ انسان نے جب ارتقاء وترقی کر کے طبعیات اور اسرار فطرت کو معلوم کر لیا تو اس کو مزید کسی عقیدہ کی ضرورت واحتیاج نہیں ہے اور اس سے ان کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے سے فرار ہے مگر ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود بھی وہ عقیدہ سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

خلاصہ یہ کہ ذکر کردہ عوارض ومشکلات کا شکار ہونا اور ان سے بچاؤ ونجات کے لیئے فطری صورت میں کسی ایسی غیبی طاقت وقدرت کیطرف پناہ تلاش کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ انسان عقیدہ سے مطلقاً آزاد نہیں ہے اور ہر انسان کا کوئی نہ کوئی عقیدہ ضرور ہوتا ہے خواہ صحیح ہو یا غلط۔

صحیح عقیدہ کی ضرورت

صحیح عقیدہ اس اعتقاد اور یقینِ جازم کا نام ہے جو شرع، عقل اور فطرت سے ثابت ہو جس پر انسان اپنے دل سے اعتقاد رکھے اور اس کے وجود وثبوت کو قطعی ویقینی جان کر اس کے خلاف کو باطل وبے بنیاد سمجھے جیسا کہ مؤمن کا اپنے خالق کی ذات ووجود، اسکے علم وقدرت، اسکے سارے اسماء وصفات کے ساتھ اور اسکے ملائکہ، کتب ورسل، قیامت کے دن اور تقدیر وغیرہ کے بارے میں اعتقاد رکھنا۔

یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہونی چاہیئے کہ دین اسلام صحیح عقیدہ ہی کا نام ہے کیونکہ ادلہ قطعیہ سے ثابت ہے کہ اعمال واقوال کی صحت وقبولیت کا دارومدار صرف اور صرف صحیح عقیدہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد پر ہے۔جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کا عقیدہ صحیح ودرست ہے تو اسکے سارے اعمال واقوال بھی صحیح ودرست ہونگے اور اگر ان کا عقیدہ غلط اور باطل ہے تو جو اعمال واقوال اس باطل عقیدہ پر مرتب ومتفرع ہونگے تو وہ بھی باطل اور بے بنیاد ہونگے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْإِيْمٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (۱)

اور جو شخص ایمان کا انکار کریگا تو اُسکے اعمال برباد ہو جائینگے اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:۔

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (۲)

اور اگر انہوں نے شرک کیا تو انکے تمام اعمال ضائع ہوجائینگے۔

تیسری جگہ فرمایا :۔

﴿ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (۳)

اور البتہ تحقیق تم پر اور تم سے پہلے لوگوں پر یہ وحی نازل کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال لازماً ضائع ہوجائینگے اور تم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگے

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

﴿ وَقَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ (۴)

اور ہم انکے اعمال کی جانب متوجہ ہونگے جو انہوں نے کیے پس ہم ان کو اُڑتا ہوا غبار بنادینگے۔

مذکورہ آیات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ کوئی بھی عمل صحیح عقیدہ کے بغیر کارآمد نہیں ہے۔

---

(۱) سورة المائدة : ۵ (۲) سورة الأنعام : ۸۸

(۳) سورة الزمر : ۶۵ (۴) سورة الفرقان : ۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل کی نوعیت

اس مختصر رسالہ میں سب سے پہلے اصل مسئلہ کو ذکر کیا جائے گا اور اسکے بعد اس پر دلائل پیش کیئے جائیں گے۔

چنانچہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اصل مسئلہ کے ثبوت کے لیئے جو دلائل پیش کیئے جائیں گے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ **دلیل نقلی** : دلیل نقلی، شرعی اور سمعی ان سب کے معنی ایک ہے۔ یعنی ایسی دلیل جس کا تعلق نص شرع ((قرآن وحدیث)) سے ہو۔

یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں کہ اصول ستہ مذکورہ کے ثبوت کیلیئے اصل دلائل نقلی (یعنی قرآن وحدیث) ہی پیش کیئے جائیں گے۔ باقی رہے دوسرے دلائل جیسے (عقلی اور فطری وغیرہ) سو وہ صرف بطور تائید کے ہونگے۔

۲۔ **دلیل عقلی** : دلیل عقلی اس دلیل کو کہتے ہیں جو عقل انسانی کے عین مطابق ہو۔ جیسے کسی مخلوق کی ابتدائی تخلیق سے اس کی دوسری مرتبہ تخلیق وایجاد (حیات بعد الموت) پر دلیل پکڑنا

۳۔ **دلیل فطری** : دلیل فطری اس دلیل وہدایت کا نام ہے جسکا تعلق فطرت اور جبلّت انسانی کے ساتھ ہے جیسے شیر خوار بچہ کو جب بھوک لگتی ہے تو رونے لگ جاتا ہے۔ یہ اسکی فطرت ہے۔

۴۔ **دلیل حسّی** : حس، مشاہدہ اور معائنہ کو کہتے ہیں۔ تو دلیل حسّی اس دلیل کا نام ہے کہ جس کو انسان مشاہدہ ومعائنہ کے ذریعے معلوم کرلیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان ایمان چھ ہیں

گزشتہ بیان سے معلوم ہوا کہ انسان کیلئے صحیح عقیدہ کی ضرورت ہے اور بغیر اصلاحِ عقیدہ کے انسان کی اخروی نجات و کامیابی محال اور ناممکن ہے۔

سو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن و حدیث سے ثابت مندرجہ ذیل چھ ارکانِ ایمان میں تمام ایمانیات کی تلخیص ہو جاتی ہے۔

الف : اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لانا۔

ب : اللہ تعالیٰ کے ملائکہ پر ایمان لانا۔

ج : اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا۔

د : اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا۔

ھ : قیامت کے دن پر ایمان لانا۔

ی : تقدیر پر ایمان لانا۔

ہم انکے ثبوت کیلئے قرآن و حدیث کیطرف متوجہ ہوتے ہیں چنانچہ اس بارے میں قرآن و حدیث میں بہت سے دلائل موجود ہیں۔ہم یہاں پر جگہ کی تنگی کی بناء پر صرف چند نصوص پر اکتفاء کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ﴾ (۱)

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر دو لیکن نیکی تو اس شخص کی ہے جو اللہ ،یومِ آخرت، فرشتوں، کتابوں اور انبیاء پر ایمان لایا۔

(۱) البقرۃ : ۱۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر فرمایا :-

﴿ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ﴾ (۱)

رسول پر جو کچھ نازل کیا گیا وہ اُس پر ایمان لائے اور مؤمنین بھی یہ سب ایمان لائے اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اسکے رسولوں پر (یہ کہتے ہیں) ہم اسکے رسولوں پر ایمان لانے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

ایک تیسری جگہ پر ارشاد فرمایا :-

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلٰى رَسُولِهِ وَالْكِتٰبِ الَّذِيٓ أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَّكْفُرْ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴾ (۲)

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو پہلے نازل کی۔ اور جو شخص، اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور یومِ آخرت کا انکار کرے تو وہ راہ راست سے بہت دور جا پڑا۔

تقدیر کے متعلق فرمایا :-

﴿ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾ (۳)

ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا کی ہے۔

چنانچہ دوسری جگہ پر فرمایا:

﴿ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴾ (۴)

ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔

---

(۱) سورة البقرة: ۲۸۵ (۲) سورة النساء: ۱۳۶ (۳) سورة القمر: ۴۹ (۴) سورة الواقعة: ۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورحدیث میں بھی ارکان ایمان کے متعلق اسی طرح آیا ہے چنانچہ وہ مشہورومعروف حدیث جو حدیث جبریل کے نام سے مشہور ہے، جسمیں جبریل علیہ السلام نے جب رسول اللہ ﷺ سے ایمان کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ ﷺ ارشادفرمایا:۔

((.....قَالَ فَأخبرني عن الإيمان قال أن تؤمن بالله وملا ئكته و كتبه ورسله واليوم الآخر و تؤمن بالقدر خيره وشره))(۱)

جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ! ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اُسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اُس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر، اورتم ایمان لاؤ تقدیر پر چاہے اچھی ہو یا بری۔

(۱) رواه مسلم كتاب الإيمان باب تعريف الإسلام والإيمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانا

"الایمان باللہ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا درحقیقت چار چیزوں پر مشتمل ہے، جو چار فصلوں میں بیان کی جائیں گی۔

الف : اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانا۔

ب : اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لانا۔

ج : اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان لانا۔

د : اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر ایمان لانا۔

فصل اوّل

اللہ کے وجود پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کے وجود پر ہم چار قسم کے دلائل پیش کریں گے۔

(الف) نقلی (ب) عقلی (ج) حسّی (د) فطری

نقلی دلائل

ا۔ کتاب اللہ: اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات و وجود کے بارے میں خود خبر دینا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے وادی طور کے کنارہ اور بقعہ مبارکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے اپنی ذات و وجود کے بارے میں یوں خبر دی:

﴿ فَلَمَّآ أَتٰهَا نُودِیَ مِنۢ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْأَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن یّٰمُوسٰٓی إِنِّیٓ أَنَا اللّٰهُ رَبُّ	پس جب موسیٰ علیہ السلام پہنچے تو انہیں ایک درخت سے جو میدان کے داہنی جانب زمین کے ایک مبارک قطعہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعٰلَمِیْنَ ﴾ (۱)	تھا یہ آواز آئی کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ رب العالمین ہوں۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس ووجود کے بارے میں یوں خبر دی:

﴿ إِنَّنِیْ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴾ (۲)	بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، پس میری عبادت کرو اور نماز میرے ذکر کیلئے قائم کرو۔

ایک تیسری جگہ پر اپنی ذات ووجود کا تعارف کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِیْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِی اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (۳)	بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا، وہ رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اسکے حکم سے مسخر ہیں آگاہ رہو، اسی کیلئے تخلیق وفرماں روائی کا حق ہے، بابرکت ہے اللہ کی ذات جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اپنی تعریف وثناء کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں

(۱) سورۃ القصص : ۳۰
(۲) سورۃ طہ : ۱۴
(۳) سورۃ الأعراف : ۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾(۱) کارب ہے بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، مالک ہے روز جزا کا۔

اوراسی طرح آسمان وزمین میں اپنی ذات ووجود کے سوا دوسرے الٰہ ومعبود کے وجود کی نفی وتردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾(۲) اگر زمین وآسمان میں اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہوتا تو یہ تباہ ہوجاتے پس اللہ، جو عرش کا رب ہے، پاک ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

اوران کے علاوہ ہزاروں ایسی آیات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرتی ہیں جبکہ ہم نے صرف چند آیات پر اکتفا کیا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل علیہم السلام کا خبر دینا، جو صدق وامانت میں پوری انسانیت کے نزدیک مسلم ہیں، جب کہ یہ جماعتِ انسانی جماعتِ چنیدہ، نفس کے لحاظ سے پاکیزہ ترین، عقل کے اعتبار سے انتہائی عقلمند اور کلام وبیان میں صادق وسچے ترین اشخاص ہیں۔

۳۔ کروڑوں اوراربوں علماء کرام کا اللہ تعالیٰ کے وجود کی خبر دینا اوراس پر ایمان لاکر اس سے محبت ودوستی کی بناء پر اسکی عبادت واطاعت کرنا۔ عقل انسانی اتنی بڑی تعداد کے جھوٹ پر اتفاق کو محال سمجھتی ہے۔

۴۔ کھربوں اور بے شمار انسانوں کا اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانا اور محبت ودوستی کی بنیاد پر اسکی عبادت واطاعت کرنا۔ جب کہ عام طور پر انسان ایک، دو فرد کی

---

(۱) سورة الفاتحة: ۲ (۲) سورة الأنبياء: ۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق کرنے پر عادی ہے تو اتنی بڑی تعداد کہ جن کی گنتی اور احاطہ بشریت کی طاقت سے خارج ہے، ان کی تصدیق کیوں نہیں ہونی چاہیے؟ خاص طور جب کہ اس عدد کبیر کے ایمان لانے پر عقل اور فطرت بھی گواہ ہیں۔

عقلی دلائل

ا۔ یہ کائنات اور جو کچھ اس میں مختلف قسم کی مخلوقات موجود ہیں ان سب کا وجود ان کے خالق وموجد پر ایک بے مثال دلیل ہے کیونکہ اس کائنات میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اسکی تخلیق وایجاد کا دعوی کرے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ کوئی بھی موجود بغیر خالق وموجد کے وجود میں نہیں آ سکتا اور نہ ہی وہ موجود اپنا خالق آپ بن سکتا ہے۔

کیونکہ یہ دونوں چیزیں عقلاً محال وناممکن ہیں جیسے کہ مقدمہ میں پہلے گزر چکا ہے۔ اس لئے جب ہمیں اس کائنات کے لئے کوئی موجد (بنانے والا) اسی میں سے نہیں ملا تو ہم مضطر اور مجبور ہو گئے کہ ایک ایسے الٰہ ومعبود کے وجود پر ایمان لائیں، جو قادر ہو، قوی ہو، صاحب ارادہ وتدبیر ہو اور علم وحکمت کا مالک ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جس نے ہمیں اپنی کتابوں اور رسولوں کے واسطے سے مختلف طریقوں سے سمجھایا چنانچہ فرمایا:

﴿ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ	کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسا پیدا کیا گیا ہے
خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ	اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے بلند کیا گیا ہے
وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى	اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے قائم کیئے گئے ہیں
الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴾(۱)	اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے۔

(۱) الغاشیۃ : ۱۷-۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَٰهَا وَزَيَّنَّٰهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ﴾(۱)

کیا ان لوگوں نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا جو انکے اوپر ہے کہ کیسے ہم نے اس کو آراستہ کیا اور اس میں کوئی شگاف نہیں اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں بھاری بھاری پتھر رکھے اور ہم نے اس میں ہر قسم کی پُررونق چیزیں اُگائیں۔ تاکہ یہ چیزیں ہر اُس بندے کیلئے ہدایت ونصیحت کا سبب بنیں جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

۲۔ اوپر والے بیان سے یہ ثابت ہوا کہ اس وسیع وعریض کائنات کا وجود بغیر کسی خالق وموجد کے وجود میں آنا محال وناممکن ہے۔ اسی طرح اس کائنات کے اندر جو محکم نظام پایا جاتا ہے تو وہ بھی کسی منظم (انتظام کرنے والے) ومرتب اور قادر وحکیم کے چلائے بغیر نہیں چل سکتا۔ اب ذرا کائنات کے اس محکم اور دقت والے نظام کیطرف توجہ فرمائیے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ساری کائنات کو اگر اسکے ارتفاع وبلندی کے عروج سے لے کر تحت اور نچلی سطح تک جب کوئی تأمل اور غور وخوض سے دیکھے تو ایک ایسی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جس کے نہ تو انکار وتجاہل کی گنجائش ہے اور نہ ہی تسامح وچشم پوشی کی۔ اور وہ حقیقت یہ دقیق ومحکم اور عجیب وحیرت انگیز نظام ہے جس سے اس کائنات کے تمام اجزاء مربوط ووابستہ اور اس کے سامنے

(۱) سورۃ ق : ۶—۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے سر تسلیم خم کیئے ہوئے ہیں کہ بڑے سے بڑے عقلمند و فلاسفر حیران و ششدر رہیں۔
مثال کے طور پر انسان کو دیکھو جو کہ نطفہ کے شکل میں مادہ کے رحم میں جا کر قرار پکڑ کر مختلف اطوار و حالات سے گزرتا ہے۔ کچھ مدت تک تو یہ نطفہ رہتا ہے۔ پھر کئی ایام گزرنے کے بعد اس صورت کو چھوڑ کر خون بستہ کی شکل اختیار کرتا ہے اور اس سے پھر ایک لوتھڑا گوشت بن جاتا ہے اور پھر یہی لوتھڑا ہڈی بنکر اس پر گوشت چڑھا دیا جاتا ہے اور پھر چار مہینے کی تکمیل کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ یہ ہے انسان کے حالات وظروف ماں کے پیٹ میں اور پھر اسی طرح جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو شیر خوار بچہ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جو نہ اٹھ سکتا ہے نہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے، پھر کچھ مدت کے بعد اٹھنے، بیٹھنے کے قابل بن جاتا ہے۔ اور پھر جوانی کا دور شروع ہو جاتا ہے اور جوانی سے پھر بڑھاپے کا زمانہ آ جاتا ہے۔ اور انسان کو اپنے ان سارے حالات وظروف اور عبور و انقلابات میں ذرہ بھر دخل نہیں ہے۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَٰهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴾ (۱)

تحقیق ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے نطفہ بنا دیا جو محفوظ مقام میں ہے پھر ہم نے نطفہ سے خون کا لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے سے گوشت کا ٹکڑا بنایا پھر اس گوشت سے ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک نئی صورت میں کھڑا کیا، پس بابرکت ہے اللہ کی ذات جو سب سے بڑھ کر پیدا کرنے والی ہے۔

---

(۱) المؤمنون : ۱۲-۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:۔

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا وَّمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱)

وہ اللہ جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالا پھر تمہیں زندگی دی تاکہ تم جوانی تک پہنچ جاؤ۔ پھر تم بوڑھے ہو جاؤ تم میں سے کچھ اس سے پہلے مرجاتے ہیں اور تاکہ تم مقررہ مدت تک پہنچو اور عقل سے کام لو۔

اور انسان کی طرح دوسرے حیوانات کا بھی یہی حال ہے۔

اب زمین کی تخلیق اور اس کے اندر ترتیب دیئے ہوئے نظام پر غور کریں جس کے اندر ہر چیز حکمت کے تحت پیدا کر کے ایک منظم قانون کے مطابق وضع کی گئی ہے۔ ذرا زمین کے ارزاق وخزینوں کی مثال ہی لے لیں ،معلوم ہونا چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو اپنے بندوں کے رزق وروزی کے سلسلہ میں زمین کے ہر خطے میں مختلف قسم کے خزینے رکھدیئے۔ مثلاً ، زمین کے کسی خطہ میں کاشتکاری کی صلاحیت کے لئے چشمے، نالیاں ،ندیاں اور قنات وکاریزوں کے صورت میں پانی کے ذخیرے رکھدیئے ہیں اور کسی خطہ میں پیٹرول کی صورت میں رزق کے خزانے رکھدیئے ہیں اور کسی خطہ میں سونا وچاندی کی صورت میں اور زمین کے کسی خطہ میں تجارت وغیرہ کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔علی ھذاالقیاس ۔زمین کے جس خطہ میں جو رزق وروزی

---

(۱) المؤمن : ٦٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکی تخلیق کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھی گئی ہے زمین اپنے اہل و باشندوں کو اسی طرح رزق مہیا کررہی ہے۔ چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ آیت کریمہ

﴿ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَ قَدَّرَفِيهَا أَقْوَاتَهَا ﴾ (۱)	اور اللہ نے زمین کے اوپر پہاڑ رکھے اور زمین میں برکت عطا فرمائی اور اس میں رہنے والوں کی غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کردی۔

کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہی نقل کرتے ہیں:

(أی جعلها مباركة قابلة للخير والبزر والغراس وقدر فيها اقواتها وهوما يحتاج أهلها إليه من الأرزاق والأماكن التی تزرع و تغرس)(۲)	اور زمین کو اس نے بابرکت بنایا، اور اسے خیر، بیج بونے اور مختلف قسم کے نباتات اگانے کے قابل بنایا اور اس میں غذاؤں کی تجویز کردی اور اھل زمین کو جن چیزوں کی احتیاج ہے وہ اسی میں سے پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ کھیتوں اور باغات کی جگہیں اس میں اس نے بنادی ہیں۔

اور (وقدر فيها أقواتها) والی آیت کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وجعل فی كل أرض مالايصلح فی غيرها ومنه العصب باليمن والسابوری بسابور والطيالسة بالری) (۳)	اور زمین کے ہر حصے میں اس نے وہ چیزیں مہیا کردی ہیں جو وہاں والوں کے لائق تھیں مثلاً عصب یمن میں سابوری سابور میں اور طیالسہ ری میں۔

(۱) فصلت : ۱۰ (۲) تفسیر ابن کثیر: ج ۴ ص ۹۳ (۳) تفسیر ابن کثیر: ج ۴ ص ۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ذرا آسمان کی طرف نظر ڈال کر دیکھئے کہ کس طرح بنایا گیا ہے اور اس کے اندر جو شمس وقمر اور ستارے وغیرہ رکھے گئے ہیں وہ ایسے نظم ونسق کے ساتھ چل رہے ہیں کہ ان میں کبھی کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ:

(فقال لها وللأرض ائتيا طوعا وكرها) (١)

والی آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہی نقل کرتے ہیں:

(قال :قال الله تبارك وتعالىٰ للسموات اطلعي شمسي وقمري ونجومي وقال للأرض شققي أنهارك وأخرجي ثمارك) (٢)	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو حکم دیا کہ میرے سورج، چاند اور ستارے طلوع کرے، زمین سے فرمایا کہ اپنی نہریں جاری کر اپنے پھل اُگا وغیرہ۔

کیا اس کائنات کا یہ بہترین نظام کہ جس نے سارے عقلاء اور فلاسفروں کو حیران وششدر کر رکھا ہے بغیر کسی منظم ومرتب اور مدبر وحکیم کے چلانے کے چل رہا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ جو اس طرح کا دعوہ کریگا اس کا ٹھکانہ پاگل خانہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ اس نظام کائنات کے پیچھے ایک طاقت وقدرت والی ذات ہے جو اس نظام کو اپنے علم وحکمت کے مطابق چلا رہی ہے۔ اور وہ ہے رب العالمین جس نے اپنا تعارف یوں کرایا۔

﴿اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَلَكُمُ	اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اُتارا پھر اسکے ذریعے تمہارے رزق کیلئے

(١) سورة فصلت: ١١ (٢) تفسير ابن كثير: ج ۴ ص ۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَاٰتَاكُم مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴾ (۱)

پھل نکالے اور تمہارے تابع کر دیا کشتیوں کو تاکہ وہ اللہ کے حکم سے سمندر میں چلیں اور نہروں کو تمہارے تابع بنا دیا اور سورج و چاند کو جو مقرر دستور پر چلتے ہیں تمہارے کام میں لگا دیا اور رات دن کو تمہارے کام میں لگا دیا اور جو کچھ تم نے طلب کیا اس سے تمہیں دیا اور اگر تم خدائی نعمتوں کو شمار کرو تو انکا احاطہ نہیں کر سکتے ۔ بے شک انسان بہت ظالم، ناشکرا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (۲)

اللہ ہی ہے جس نے زمین تمہارے لئے قرارگاہ بنائی اور آسمان چھت اور تمہاری شکلوں کو بہترین بنایا اور تمہیں پاکیزہ چیزیں رزق میں دی، وہی اللہ تمہارا رب ہے پس بہت بابرکت ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

ایک تیسری جگہ میں فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجاً وَّ زَيَّنَّهَا لِلنَّاظِرِينَ وَحَفِظْنَهَا مِن كُلِّ

اور ہم نے آسمان میں برج (ستارے) بنائے اور اُسے دیکھنے

---

(۱) سورۃ ابراھیم: ۳۲ إلی ۳۴ (۲) سورۃ المؤمن: ۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْطَانِ الرَّجِيمِ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ وَ الْأَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ أَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِينَ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ)(۱)

والوں کیلئے مزین کیا اور ہر شیطان مردود سے ہم نے اُسکی حفاظت کی مگر جو چوری چھپے سن کر بھاگا تو اسکا پیچھا کیا آگ کے چمکتے شعلے نے اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس پر بھاری پہاڑ رکھے اور زمین میں ہر چیز ایک اندازے کی پیدا کی اور ہم نے زمین میں تمہاری معیشت کے سامان بنائے اور وہ جاندار جنہیں تم روزی نہیں دے سکے۔ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں مگر ہم اسکو اتارتے ہیں ایک معین مقدار میں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن) مجید کا وجود خود اس کے (اللہ تعالیٰ) وجود پر ایک قاطع دلیل ہے بشرطیکہ اس کو کوئی عاقل غیر متعصب گہری نظر اور تدبر سے پڑھے۔ کیونکہ یہ بات عقلاً محال ہے کہ کوئی کلام بغیر متکلم کے اور کوئی قول بغیر قائل کے پایا جائے خاص طور پر جب کہ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام صداقت وسچائی کے اعتبار سے اعلیٰ وارفع درجہ کا ہے یہ صحیح وسچا کلام، جسے لوگوں نے اس دنیا میں دیکھا اور سمجھا۔ اور فصاحت وبلاغت کے میدان میں اس روئے زمین کا فصیح وبلیغ ترین کلام ہے کہ جس نے ساری دنیا کے فصحاء وبلغاء کو عاجز و بے بس کر دیا۔

---

(۱) سورۃ الحجر: ۱۶ ...... ۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول قرآن کے وقت کے لوگوں کے نظریئے

معلوم ہونا چاہیئے کہ نزول قرآن کے وقت جزیرہ عرب اور اسکے قرب و جوار علاقوں (جیسے شام وغیرہ) میں عام طور دو نظریئے رکھنے والے لوگ موجود تھے، ایک اہل کتاب جیسے یہود، ونصاری۔ اور دوسرا نظریہ تھا عرب بت پرستوں کا۔ ان دونوں نظریوں کے حاملین قرآن کریم کو جھٹلانے والے اور اسلام کے سخت ترین دشمن سمجھے جاتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا معارضہ کر کے کسی نہ کسی طرح کا کوئی شبہ ونقص ثابت کر کے اسلام کو مشکوک بنائیں۔ اور اس میں انہوں نے اپنی ساری طاقت خرچ کی مگر ناکام ہو گئے۔ جب کہ ان دونوں نظریہ والوں میں کچھ نہ کچھ کمالات بھی تھے۔

اب ہم نہایت اختصار کے ساتھ ان دونوں نظریئے والوں کے مقابلہ میں قرآن کریم کی صداقت و برتری کے کچھ نمونے قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

(الف) اہل کتاب

اہل کتاب کے پاس تورات وانجیل جیسی آسمانی کتابوں کے بقایا علوم موجود تھے اور اس پر ان کو بڑا ناز تھا یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب اپنے ان علوم کے بل بوتے پر عربوں کو امیّین (ان پڑھ) کے نام سے موسوم کر کے ان پر اپنی برتری قائم کرتے ہوئے بڑا فخر کرتے تھے، کیونکہ ان کتب سماویہ کی وجہ سے ان کے پاس قصص انبیاء، وامم سابقین، تاریخی واقعات، اور دوسرے اخبار غیبیہ وغیرہ جیسے علوم موجود تھے مگر چونکہ اللہ تعالی کی کتابیں آپس میں متعارض نہیں ہوتیں بلکہ ایک دوسرے کی مؤید و مصدق ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ کے قلب میں جہاں اہل کتاب کثرت کے ساتھ موجود تھے وقتاً فوقتاً قرآن اترتا تھا جس میں انبیاء علیھم السلام وامم سابقین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصص، تاریخی واقعات اور دوسرے اخبار غیبیہ کا ذکر ہوا کرتا تھا مگر اسلام کی عداوت ودشمنی کے باوجود اہل کتاب قران کریم کے ان بیان کردہ حقائق کو غلط ثابت کرنے کی جرأت نہ کر سکے، اس بارے میں ہم صداقت قرآن کے متعلق کچھ تاریخی حقائق وواقعات صرف بطور مثال کے پیش کریں گے۔

ا۔ ایک دفعہ احبارِ یہود اور نصاری نجران رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں جھگڑنے لگے ان میں سے ہر ایک جماعت یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں میں سے ہیں، مقصد یہ ہے یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام نصرانی تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَآأَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَمَآ أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَ الْإِنْجِيْلُ إِلَّامِنْ بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱)	اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات وانجیل تو انکے بعد نازل ہوئیں کیا تمہیں عقل نہیں۔

آیت میں فریقین (یہود ونصاری) کے دعویٰ کی تردید ہے اور وہ اس طرح کہ یہودیت کی شہرت اور اس کا وجود نزول تورات کے بعد ہوا اور نصرانیت کا وجود بھی نزول انجیل کے بعد ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ فریقین (یہود، ونصاری) سے کئی صدیوں پہلے کا ہے تو وہ یہودی یا نصرانی کیسے بن سکتے ہیں؟

اس پر اہل کتاب کے دونوں فریق خاموش ہو گئے اور قرآن کریم کی اس بیان کردہ حقیقت کا معارضہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

---

(۱) سورۃ آل عمران: ٦٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النسا کی بیماری نے پکڑا تھا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض سے شفاء دیدی، تو میں اپنے آپ پر محبوب ترین طعام کو حرام کردونگا۔ اسلئے جب یعقوب علیہ السلام عرق النسا والے مرض سے شفایاب ہوگئے تو چونکہ آپ کو اونٹ کا گوشت سب سے زیادہ محبوب تھا اسلئے آپ نے اونٹ کا گوشت اپنے اوپر حرام کردیا، یہ ہے اصل حقیقت اور واقعہ، اور پھر بعد میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد جن کو بنی اسرائیل کہتے ہیں (کیونکہ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام ہے) اونٹ کا گوشت اپنے اوپر حرام کرنے لگے کچھ تو یہ سمجھے کہ شاید اونٹ کا گوشت حضرت یعقوب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے ابتداءً حرام کردیا تھا اور انکی شریعت میں حرام ہی تھا۔ اور کچھ نے تو محض باپ کی اتباع کرتے ہوئے اونٹ کا گوشت اپنے اوپر حرام کردیا تھا۔ حالانکہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر اونٹ کا گوشت حرام نہیں کیا تھا اور اسکی حرمت کا ذکر تورات میں نہیں تھا۔

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے احبار یہود سے سوال کیا کہ تم اونٹ کا گوشت کیوں نہیں کھاتے تو انہوں نے کہا کہ اونٹ کا گوشت ہمارے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام سمیت ہم سب پر اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اور تورات میں اسکی حرمت کا بیان موجود ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتاب ہے۔ حالانکہ یہود اس دعویٰ میں جھوٹے تھے کیونکہ نہ اللہ تعالیٰ نے اونٹ کا گوشت بنی اسرائیل پر حرام کیا ہے اور نہ ہی اسکی حرمت کا تذکرہ تورات میں تھا، بلکہ یہ محض یہود کا افتراء تھا اللہ تعالیٰ پر۔ تو ان کے اس کذب وجھوٹ کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَآئِيلَ	ہر کھانا حلال تھا بنی اسرائیل کیلئے سوائے
إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآئِيلُ عَلَى	اسکے جو خود اسرائیل نے اپنے اوپر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (۱)	حرام کرلیا تھا تورات کے نزول سے پہلے۔آپ کہدیں کہ تورات لاؤ اور اُسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔

والی آیت نازل فرمائی۔جسکا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت کو اللہ تعالیٰ نے نہ حضرت یعقوب (علیہ السلام) پر حرام کیا تھا اور نہ ہی بنی اسرائیل پر بلکہ صرف حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے اس مرض کے عارضہ کیوجہ سے اونٹ کا گوشت بطور نذر کے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور وہ بھی نزول تورات سے کئی صدیوں پہلے۔قرآن نے بنی اسرائیل کو چیلنج کر کے ان سے مطالبہ کیا کہ تورات کو لے کر آؤ اور یہ دکھاؤ کہ اونٹ کا گوشت تم پر تورات میں کہاں حرام کیا؟

قرآن کریم کے اس چیلنج پر یہود خاموش ہو گئے تورات کولیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لانے کی جرأت نہ کر سکے کیونکہ انکو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ حقیقت وواقع ایسا ہی ہے،جیسا کہ قرآن کہہ رہا ہے کہ تورات میں اونٹ کے گوشت کی حرمت کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ پر محض کذب وافتراء ہے۔

۳۔ ہجرت سے پہلے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے تو مشرکین مکہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ ٹکراؤ ہوا کرتا تھا اور آپ ہر مجلس بحث ومباحثہ میں ان کو لاجواب کر کے ان پر غالب آتے تھے تو مشرکین مکہ نے آپس میں مشورہ کر کے ایک وفد یہود مدینہ کے پاس بھیجا کہ جاؤ ان سے کچھ سوالات لے کر آؤ تاکہ محمد ﷺ،کو لاجواب کر کے خاموش کرادیں۔چنانچہ مشرکین مکہ کے اس وفد نے یہود مدینہ کے پاس پہنچ کر ان کو سارا ماجرا سنایا، تو اس پر یہود مدینہ نے

---

(۱) سورة آل عمران : ۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ کے وفد سے کہا کہ محمد (ﷺ) سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق سوال کرو۔ اگر محمد (ﷺ) نے ان سوالوں کا جواب دیدیا تو اس کی اتباع کرلو کیونکہ اس صورت میں وہ لازماً نبی ہونگے کیونکہ ان واقعات کا جاننا بغیر وحی کے ممکن نہیں اور اگر وہ ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے تو انکو چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ سوالات لے کر یہ وفد، مشرکین مکہ کے پاس پہنچ گیا۔ تو مشرکین مکہ یہود مدینہ کے ان تجویز شدہ سوالوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور پھر ان سوالات کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور آپ (ﷺ) سے کہنے لگے کہ لو محمد (ﷺ) اگر آپ نبی ورسول ہیں تو ان سوالوں کا جواب دیجئے۔ تو رسول ﷺ نے یہی سمجھا کہ شاید کل کو جبرئیل امین علیہ السلام آ کر مجھے ان سوالون کے جوابات کی تفصیل بتادیں گے اسی لئے آپ نے مشرکیں مکہ سے فرمایا کہ ان سوالوں کا جواب میں تم کو کل دونگا۔ مگر اس پر آپ ﷺ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس ان شاء اللہ نہ کہنے کیوجہ سے آپ ﷺ کو تنبیہ کرنے کیلیئے کچھ مدت تک کیلیئے وحی کا سلسلہ روک دیا پھر پندرہ دن گزرنے کے بعد سورہ کہف اول سے لے کر آخر تک بیک وقت نازل فرمائی جس میں مشرکین مکہ کے سوالوں کا تفصیلی جواب موجود تھا۔

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ اہل کتاب (یہود) کو بعد میں جب اپنے ان تجویز کردہ سوالوں کے تفصیلی جواب کا علم ہوگیا تو وہ اس پر خاموشی اختیار کرکے قرآن کی تردید کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔ جس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ علوم جس طرح اہل کتاب کے پاس محفوظ وموجود تھے بعینہ اسی طرح قرآن کریم میں آگئے ہیں اور یہ قرآن کی صداقت وسچائی کی ایک بہترین دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات کو ہم نے اپنی کتاب (اضواء التوحید) میں قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے وہاں مراجعت کریں۔ یہ تو تھے چند تاریخی حقائق جن کا تعلق بعض انبیاء علیہم السلام، اور امم سابقین سے تھا اور ان علوم سے ایسے نظریہ کے لوگ واقف تھے جو کہ عداوت واسلام دشمنی میں بہت ہی آگے تھے مگر اس سب کچھ کے باوجود قرآن کریم نے مقابلہ کے ہر میدان میں ان کو ہرایا اور ان پر غالب رہا، یہ تو ہوا قرآن کا مقابلہ کرنا اور غلبہ پانا ان نظریہ والے لوگوں پر جو کہ علوم سماویہ کیوجہ سے ساری دنیا کے لوگوں پر اپنے آپ کو برتر سمجھ کر ان پر فخر کرتے تھے۔

(ب) مشرکین عرب

اب سن لیں قرآن کریم کا تحدی وچیلنج ان نظریہ والوں کے ساتھ جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا، اور وہ تھے مشرکین عرب، جن کو اپنی فصاحت وبلاغت پر بڑا ناز تھا خاص طور پر اہل مکہ (قریش) اور ان کے آس پاس کے دوسرے قبائل جیسے بنوتمیم، بنوکندہ، ایاد، ہذیل، مزینہ، اور ہوازن، وغیرہ جو فصاحت وبلاغت کے میدان میں اعلیٰ وارفع مقام رکھتے تھے۔ اس (فصاحت وبلاغت) کے میدان میں ان قبائل کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ مقابلہ رہتا تھا- چنانچہ مکہ مکرمہ کے قرب وجوار میں سالانہ ایک منڈی سوق عکاظ کے نام سے قائم ہوتی تھی جس میں مختلف قبائل کے شعراء، وفصحاء وبلغاء اور خطباء وواعظین اکھٹے ہوکر اپنی فصاحت وبلاغت کا مظاہرہ کر کے ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے۔ اور قرآن کریم کا نزول اسی زمانہ اور اسی ماحول میں ہوا جہاں ایک جانب تو فصاحت وبلاغت اپنے عروج پر تھی اور دوسری طرف قبائل کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس میں مقابلہ وتفاخر بھی تھا، مگر یہ سب کچھ ہونے کے باوجود یہ شعراء اور فصحاء وبلغاء جو اپنی فصاحت وبلاغت پر فخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہے تھے قرآن کریم کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کرسکے خاص طور جب قرآن نے ان کے بنیادی عقائد ونظریات اور آبائی عادات وتقالید کو باطل و بے بنیاد ٹھہرا کران کو دھچکا لگایا۔ تو اس پر مشرکین عرب قرآن کریم پر زیادہ غضبناک تھے اور وہ یہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح سے قرآن کو کسی شاعر و مجنون اور ساحر و جادوگر کا کلام ثابت کرکے باطل ٹھہرا سکیں اور اس پر انہوں نے اپنی ساری طاقت خرچ کی مگر ناکام ہوگئے چنانچہ ابتدائی مرحلے میں جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو مشرکین مکہ نے اپنا جی بہلانے کیلئے قرآن کے متعلق جرأت کرکے اتنا تو کہدیا کہ یہ کلام ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام ہم بھی لا سکتے ہیں، چنانچہ قرآن کریم نے اس بارے میں انکا قول یوں نقل فرمایا:

﴿ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتُنَا قَالُوا۟ قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَـٰذَآ إِنْ هَـٰذَآ إِلَّآ أَسَـٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴾ (۱)

اور جب ان پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا ہے، اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس جیسا کہہ سکتے ہیں یہ تو محض پہلے لوگوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں۔

جب مشرکینِ عرب نے اپنے نفس کو دھوکہ دینے کیلئے یہ دعویٰ کیا کہ ہم اس کلام کا مثل لا سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سمیت سارے مشرکین عرب کو اس قرآن کے مثل لانے کیلئے یکے بعد دیگرے تین طرح کے چیلنج دیئے:

۱. پہلا چیلنج: یہ تھا کہ سارے قرآن کریم کا مثل لاؤ۔

(۱) سورۃ الأنفال: ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ﴾ (۱)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے خود قرآن گھڑ لیا ہے بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے پس وہ لے آئیں قرآن جیسا کلام اگر سچے ہیں۔

قرآن کریم کا یہ سب سے پہلا چیلنج تھا مشرکین عرب کو۔

۲۔ دوسرا چیلنج: جب سارے قرآن کی مثل لانے سے مشرکین عرب عاجز ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے کہا اگر سارے قرآن کی مثل نہیں لا سکتے، تو چلو اس قرآن جیسی دس سورتیں لے آؤ

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ (۲)

کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے قرآن خود بنایا ہے آپ کہیں کہ تم اس جیسی دس سورتیں بنائی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جس کو بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

۳۔ تیسرا چیلنج: اور پھر جب مشرکین عرب اس دوسرے چیلنج کا مقابلہ کرنے سے بھی عاجز ہو کر قرآن جیسی فصیح و بلیغ دس سورتیں بھی نہ لا سکے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک تیسرا اور آخری چیلنج یوں دیا، اگر قرآن جیسی دس سورتیں بھی نہیں لا سکتے ہو تو چلو اس قرآن جیسی صرف ایک ہی سورت لے آؤ:

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ (۳)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود بنا لیا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ ایک سورت اس جیسی لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جس کو بلا سکتے ہو بلاؤ اگر تم سچے ہو۔

---

(۱) سورۃ الطور: ۳۳ (۲) سورۃ الھود: ۱۳ (۳) سورۃ یونس: ۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مشرکین عرب اس آخری چیلنج کا مقابلہ کرنے سے بھی عاجز ہو کر قرآن جیسی فصیح و بلیغ ایک سورہ بھی نہ لاسکے۔ اور تینوں چیلنج مکہ میں ہی دیئے جا رہے ہیں جو جزیرہ عرب کا قلب ہے کیونکہ اوپر والی تینوں سورتیں مکی ہیں۔ اگرچہ آخری چیلنج کو مدینہ منورہ میں بھی دہرایا گیا ہے جیسے سورہ بقرہ میں یوں آیا ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ﴾ (۱)

اور اگر تم اس کتاب کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی تو تم اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔

مگر اصل میں تینوں چیلنج مکہ مکرمہ ہی میں دیئے گئے ہیں۔ اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو خبر دیدی کہ صرف جزیرہ عرب کے مشرکین عرب اور اہل کتاب ہی نہیں بلکہ اگر ساری دنیا کے انس و جن اکھٹے ہو کر ایک دوسرے کے معین و مددگار بن جائیں تو بھی اس قرآن کی مثل نہیں لاسکیں گے اور یہ خبر بھی اللہ تعالیٰ نے مکی سورت میں دی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾ (۲)

کہہ دیجئے کہ اگر تمام انس اور جن اس قرآن جیسی کتاب لانے پر متفق ہو جائیں تو وہ اس جیسی کتاب نہیں لاسکتے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ یہ فصیح و بلیغ اور صادق وسچا کلام کس کا ہے جس نے

(۱) سورة: البقرة ۲۳ (۲) سورة الأسراء: ۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری دنیا کو چیلنج کر کے عاجز کر دیا؟ کیا کوئی کلام بغیر متکلم کے اور کوئی قول بغیر قائل کے ہوسکتا ہے؟ خصوصاً جب آج تک کسی بشر نے اس کلام کو اپنی طرف منسوب کرنے کا دعوی بھی نہیں کیا کیونکہ یہ بشر کی طاقت سے خارج ہے۔ جب بشر کی طاقت سے خارج ہوا تو لامحالہ یہ خالقِ بشر کا کلام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک قاطع ذلیل ہے۔

فطری دلیل: اللہ تعالیٰ کے وجود پر فطرت انسانی بھی ایک کافی وشافی دلیل ہے کیونکہ مخلوق کی فطرت میں بغیر کسی سابق سوچ وفکر کے یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ اس کا ایک خالق وموجد ہے جو اس کو عدم سے وجود میں لایا ہے، بشرطیکہ اس کے قلب کو کسی پھیرنے والے امر نے اس فطرت سلیمہ سے پھیر نہ دیا ہو۔ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے:

(کل مولود یولد علی الفطرة فأبواه یهودانه أو ینصرانه أو یمجسانه)(۱)	ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُسکے والدین اُسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔

حِسّی دلیل: حِس ومشاہدہ بھی اللہ کے وجود پر ایک قوی دلیل ہے۔ ہم یہاں حِسّی دلائل کی رو سے دو طرح استدلال کرتے ہیں۔

۱۔ پہلا یہ کہ ہم پکارنے والوں کی پکار کی قبولیت اور پریشان حالوں کی فریادرسی کو سنتے اور مشاہدہ کرتے ہیں۔ جیسے کہ نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ	اور ذکر کریں نوح علیہ السلام کا جب اس نے ان واقعات سے پہلے پکارا پس ہم نے اسکی

(۱) رواہ البخاری کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین، واللفظ له / مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة...

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَظِيمِ ﴾ (۱)	دعاء قبول کی پس اُسے اور اُس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی۔

اور اسی طرح بدر کے میدان میں خاتم الرسل ﷺ اور مؤمنوں کے استغاثہ وفریاد رسی کی اجابت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَـٰئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴾ (۲)	جب تم نے اپنے رب سے مدد مانگی پس اُس نے تمہاری دعا کو قبول کرلیا کہ میں تمہاری ہزار فرشتوں سے مدد کرونگا جن کے پیچھے اور بھی فرشتے ہوں گے۔

اور اسی طرح حدیث میں بھی آیا ہے:

(عن انس بن مالک ﷺ أن أعرابياً دخل يوم الجمعة والنبی ﷺ يخطب فقال يا رسول الله ﷺ هلک المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه ودعا فثار السحاب أمثال الجبال فلم ينزل عن منبره حتی رأيت المطر يتحادر علی لحيته وفی الجمعة الثانية قام ذالک الأعرابی أوغيره فقال يا رسول الله هدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه وقال:اللهم حوالينا ولا	حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جمعہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے آیا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول بارش نہ ہونے کی وجہ سے مال ھلاک ہوگیا عیال بھوکے ہیں آپ اللہ سے دعا کریں، آپ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی پس بادل پہاڑوں کے طرح امڈ کر آنے لگے، ابھی آپ اپنے منبر سے بھی نہیں اُترے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش آپ کی داڑھی پر بہہ رہی ہے، دوسرے جمعہ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا پس

(۱) سورة الانبياء: ۷۶ (۲) سورة الأنفال: ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علینا (۱)	اُس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (بارش کی کثرت کی بناء پر) عمارتیں گر گئیں ہیں اور مال غرق ہوگیا پس اللہ سے ہمارے لئے دعا کریں پس آپ نے ہاتھ اُٹھا لئے اور کہا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔

۲۔ دوسری قسم انبیاء علیہم السلام کی وہ نشانیاں جن کو معجزہ کہا جاتا ہے جن کا لوگ مشاہدہ کرتے یا سنتے ہیں۔ یہ بھی اپنے مُرسل کے وجود پر قطعی دلیل ہیں۔ کیونکہ یہ ایسے امور اور چیزیں ہیں جو بشر کی طاقت وقدرت سے خارج ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے رسولوں کی تائید ونصرت کیلئے جاری کرتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی سے دریا کو مارو، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی سے دریا کو مارا تو دریا میں خشکی کے بارہ راستے بن گئے۔

﴿فَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ﴾ (۲)	پس ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی کی کہ دریا کو اپنی لاٹھی سے مارو پس دریا پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا

اور جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے

﴿وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ (۳)	اور میں زندہ کرتا ہوں مُردوں کو اللہ کے حکم سے۔

---

(۱)رواہ البخاری : کتاب الاستسقاء باب من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیته، مسلم : کتاب الاستسقاء باب الدعاء فی الإستسقاء، السنن الکبری للبیهقی کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی دعاء الاستسقاء. (۲) سورة الشعرآء: ۶۳ (۳) سورة آل عمران: ۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح جب مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے شق قمر کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے چاند کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہوگیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾ (۱) قیامت قریب آ گئی اور چاند ٹکڑے ہوگیا اور کفار جو نشانی بھی دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔

تو یہ حسی آیات جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی تائید ونصرت کیلئے جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود پر کافی دلیل اور برہان قاطع ہیں۔

فصل دوئم

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لانا:

ربوبیت: رب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ اس ساری کائنات کا رب، خالق، رازق اور مدبر ومتصرف صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسکے دلائل پیش خدمت ہیں۔

نقلی دلائل:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا اپنی ربوبیت کے بارے میں خود خبر دینا چنانچہ اس کا فرمان ہے:-

﴿ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ دیجئے کون ہے پروردگار آسمانوں

(۱) سورۃ القمر: ۱، ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلِ اللّٰهُ ،قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَآءَ لَايَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعاً وَّلَاضَرًّا﴾ (۱)

اور زمین کا کہدیں اللہ، آپ کہیں کیا تم اللہ کے علاوہ مدد گار بناتے ہو جو اپنے لئے بھی نفع ونقصان کے مالک نہیں۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ﴾ (۲)

یہ رحمت ہے تمہارے رب کی طرف سے بےشک وہ سننے والا ہے، جو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اُس کا رب ہے، اگر تم یقین کرتے ہو، اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، تمہارا اور تمہارے آباؤ واجداد کا رب ہے۔

اللہ تعالٰی نے انسانوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار ووعدہ اس وقت لیا جب وہ اپنی آباء واجداد کی پشت میں تھے اور اس دنیا میں ابھی تک قدم بھی نہیں رکھا تھا۔ چنانچہ اس وعدہ کی تذکیر ویاددھانی کیلئے اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

اور جب آپکے رب نے بنی آدم کی پشت سے انکی تمام اولاد کو نکالا اور انکو خود انہی پر گواہ بنایا اور پوچھا کیا میں

(۱) سورۃ الرعد: ۱٦ (۲) سورۃ الدخان: ٦،۷،۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ ﴾ (۱)

تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، ہم اس پر گواہ ہیں (اقرار اس لئے لیا) کہ تم قیامت کے دن کہدو کہ ہم اس بات سے بالکل بے خبر تھے۔

اور مشرکین عرب پر حجت و دلیل قائم کرنے کیلئے اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

﴿ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ. قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴾ (۲)

کہدیں کون ہے ساتوں آسمانوں کا رب اور عالی شان عرش کا رب؟ وہ ضرور کہیں گے: اللہ، آپ کہیں پھر تم ڈرتے کیوں نہیں۔

ایک اور جگہ پر فرمایا:

﴿ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴾ (۳)

آگاہ رہو اُسی کیلئے ہے تخلیق و فرمان روائی بابرکت ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴾ (۴)

بے شک اللہ ہی وہ رزق دینے والا طاقت ور مضبوط ہے۔

ایک اور جگہ پر فرمایا:

﴿ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ

وہ آسمان سے زمین تک ہر چیز کی تدبیر کرتا ہے پھر ہر کام اسکے پاس بلند

(۱) سورۃ الأعراف: ۱۷۲ (۲) سورۃ المؤمنون: ۸۶-۸۷

(۳) سورۃ الأعراف: ۵۴ (۴) سورۃ الذاریات: ۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ (۱) ہو جاتا ہے ایسے دن میں جس کی مقدار تمارے شمار سے ہزار برس ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ووجود کے بارے میں اسکے انبیاء ورسل علیہم السلام کا خبر دینا اور اسکی وحدانیت کی شہادت دینا جیسا کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا یوں اقرار کیا:۔

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (۲) ان دونوں نے کہا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر آپ نے ہماری بخشش نہ کی تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہونگے

اور اسی طرح نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف قوم کی شکایت کرتے ہوئے اپنے رب کی ربوبیت کا یوں اقرار کیا:۔

﴿قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ إِلَّا خَسَارًا﴾ (۳) کہا نوح (علیہ السلام) نے اے میرے رب! بے شک انہوں نے میری نافرمانی کی اور اس کا اتباع کیا جس نے انکے مال اور اولاد میں صرف نقصان کا اضافہ کیا۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی ربوبیت کا یوں اقرار کیا:

﴿إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِناً وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میرے

(۱) سورۃ السجدہ:۵ (۲) سورۃ الأعراف: ۲۳ (۳) سورۃ نوح : ۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَصْنَامَ ﴾ (۱) اولاد کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچا۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی ربوبیت کا یوں اقرار کیا:

﴿قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ (۲)	موسیٰ نے کہا: اے میرے رب میرا سینہ میرے لئے کھول دے اور میرے معاملے کو میرے لئے آسان بنا اور میری زبان سے گرہ دور کردے تاکہ لوگ میری بات سمجھ جائیں۔

اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے رب کی ربوبیت کا یوں اقرار کیا:

﴿رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَ أَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴾ (۳)	اے میرے رب! تحقیق تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر سکھائی، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے، مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیکوکاروں کے ساتھ ملا دے۔

اور خاتم الرسل ﷺ نے اپنے رب کی ربوبیت کا یوں اقرار کیا:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوْرًا﴾ (۴)	اور کہا رسول نے! اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو نا قابل توجہ چیز بنا رکھا۔

---

(۱) سورۃ ابراھیم: ۳۵ (۲) سورۃ طٰہ: ۲۵ تا ۳۰

(۳) سورۃ یوسف: ۱۰۱ (۴) سورۃ الفرقان: ۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقلی دلائل:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا خالقیت میں اکیلا ہونا: کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ خلق (پیدا کرنا) وابداع (بغیر مثال سابق کے بنانا) اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی مخلوق سے ہوا ہے اور نہ ہی آج تک کسی نے اس کا دعویٰ کیا ہے چاہے مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی کمزور ہو یا طاقت ور سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ رب العالمین نے خود اپنی خالقیتِ مطلقہ کا یوں بیان فرمایا:

﴿ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (۱)

خبردار! پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کیلئے ہے، اللہ بہت با برکت ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خٰلِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴾ (۲)

یہ ہے تمہارا رب اللہ جو ہر چیز کا خالق ہے اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پھر کہاں تم پھرے جا رہے ہو۔

ایک تیسری جگہ پر فرمایا:

﴿ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (۳)

اور وہی ابتداء پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کریگا اور یہ اُسکے لیئے بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اسکی بہت بلند شان ہے اور وہ کمال قوت کمال حکمت والا ہے۔

---

(۱) سورۃالأعراف:۵۴ (۲) سورۃ الغافر: ۶۲ (۳) سورۃ الروم: ۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماقبل والی آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ صفت خلق یا خالقیت میں اکیلا ہے جب مسئلہ یوں ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی خالقیت اسکی ربوبیت پر دلیل نہیں؟ یقیناً ہے۔ پس ہمارا دعویٰ ثابت ہے۔

۲۔ **صفتِ رزق یا ترزیق میں اللہ تعالی کا اکیلا ہونا:** کیونکہ کوئی حیوان ایسا نہیں جو زمین پر چلتا ہو یا ہوا میں اُڑتا ہو یا سمندروں میں تیرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے رزق وروزی کا ذمہ اٹھایا ہے، پس چیونٹی یا اس سے بھی چھوٹے حیوان سے لیکر انسان تک جو اعلی واقوی اور اکمل ترین مخلوق ہے سب کے سب جس طرح اپنے وجود وتکوین کیلئے اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اسی طرح اپنی غذا ورزق کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہی انکا رازق ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴾ (۱)

آدمی کو چاہیئے کہ کھانے پر نظر کرے کہ ہم نے خوب پانی برسایا پھر زمین کو عجیب طریقے سے پھاڑا اور اس میں غلّہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا، یہ سب تمہیں اور تمہارے مویشیوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے

ایک دوسری جگہ پر فرمایا:

﴿ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ﴾ (۲)

اور آسمان کی جانب سے پانی اُتارا پھر اس سے مختلف اقسام کے نباتات اُگائے۔ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ۔

---

(۱) سورة عبس: ۲۴-۳۲ (۲) سورة طه: ۵۳-۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تیسرے مقام پر فرمایا:

(وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا) (۳)

اور زمین پر کوئی ایسا چلنے پھرنے والا نہیں ہے جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہی اس کے ٹھکانے اور سپرد کیئے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔

جب یہ بات بغیر کسی معارضہ کے ثابت ہوئی کہ ہر حی وذی روح کا رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو کیا یہ اس کی ربوبیت پر ایک قاطع دلیل نہیں ہے؟ لازماً ہے۔

۳۔ **اللہ تعالیٰ کا ملک و بادشاہت میں اکیلا ہونا:** کیونکہ یہ بات ساری انسانیت وبشریت کے ہاں مسلّم ومتعین ہے کہ دوسری مخلوقات کی طرح انسان بھی اس کائنات کی کسی بھی چیز کا حقیقت میں مالک نہیں ہے اور یہ صرف دعوی ہی نہیں بلکہ واقع ہے کیونکہ ابتداء میں جب انسان ماں کے پیٹ سے نکل کر اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو ننگے بدن، ننگے سر اور پیروں میں چپل تک بھی نہیں ہوتی اور اسی طرح جب انسان اس دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف چلا جاتا ہے تو سوائے دس گز کفن کے اور کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں ہوتی، معلوم ہوا کہ انسان اس کائنات کی کسی بھی چیز کا حقیقت میں مالک نہیں ہے۔ اب جب انسان کی مالکیت اس کائنات پر باطل ہوئی تو اب بتایئے اس کا مالک کون ہے؟ اس لئے اس کا مالک بغیر کسی جنگ وجدل، شک وشبہ اور چون وچرا کے اللہ تعالیٰ ہی کو ماننا پڑیگا جیسے کہ اس کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (۱)

اور تمام آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کیلیئے ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۳) سورۃھود: ٦ (۱) سورۃ آل عمران: ۱۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ:- یہ کہ خالقیت ،رازقیت ، مالکیت ، اور تصرف وتدبیر وغیرہ صفات، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر قاطع دلیل ہیں اور قدیم زمانہ کے بت پرست بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا اقرار کرتے تھے چنانچہ قرآن کریم نے ان کا اقرار یوں نقل کیا:

﴿ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ، فَذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ﴾(۱)

آپ پوچھیئے کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے یا وہ کون ہے جو تمہارے کان وآنکھوں کا مالک ہے اور کون زندہ کو مُردہ سے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ پس وہ جلد ہی کہیں گے ، اللہ، آپ کہیں پھر ڈرتے کیوں نہیں ،پس یہی اللہ تمہارا حقیق رب ہے ،سو امر حق کے بعد سوائے گمراہی کے کیا رہ جاتا ہے۔

فصل سوئم

اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان لانا

الوہیت: الٰہ سے ہے اور الٰہ فِعال کے وزن پر ہے۔اور (فِعال) مفعول کے معنی میں آتا ہے تو (الٰہ)مألوہ کے معنی میں ہوگا اور (مألوہ) کا معنی ہے معبود۔ چنانچہ لفظِ اللہ کی تحقیق کرتے ہوئے صاحب لسان العرب لکھتے ہیں:

---

(۱) سورۃ:یونس : ۳۱-۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والله :أصله إلاه على فعال بمعنى مفعول لأنه مألوه أى معبود كقولنا إمام فعال بمعنى مفعول لأنه مؤتم به (١)	اور لفظ اللہ کی اصل اِلٰہ بروزن فعال ہے جو معنی میں صیغہ اسم مفعول کے ہے کیونکہ اللہ مألوہ یعنی معبود ہے جیسے اِمام بھی بمعنی مؤتم بہ ہے یعنی اس میں بھی فعال بمعنی مفعول ہے۔

اور کلمہ (اِلٰہ) کے معنی ہیں حیرت و دہشت تو اللہ تعالیٰ کو اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ انسانوں کی عقول اس کی عظمت وجلال میں حیران رہ جاتی ہیں چنانچہ آگے چل کر اسی صفحہ پر صاحب لسان العرب لکھتے ہیں:-

(وقيل في اسم الباري سبحانه إنه مأخوذ من أله يأله إذا تحير لأن العقول تأله في عظمته (٢)	اور کہا گیا ہے کہ اللہ مأخوذ ہے أله يأله سے یعنی جب کوئی حیران ہو جائے- اور اللہ تعالی کی عظمت کے بارے میں بھی عقلیں حیران ہیں۔

((الوہیت)) کا معنی ہے عبادت چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کر کے صاحب لسان العرب لکھتے ہیں:

(والإلاهة والألوهة والألوهية العبادة (٣)	(الإلاهة) اور (الألوهة) اور (الألوهية) کے معنی عبادت ہیں۔

---

(١) لسان العرب : ج ١٣ ص ٤٦٩ حرف (٥) بحث (إله) واللفظ له / المختار من صحاح اللغة. ص ١٦ .باب الهمزة / معجم مقاييس اللغة ج ١ ص١٢٧ كتاب الهمزة باب الهمزة واللام. بحث أله / المنجد :قسم اللغة .حرف الهمزة ، بحث أله.

(٢) لسان العرب : ج ١٣ ص ٤٦٩ حرف (٥) بحث اله

(٣) لسان العرب : ج ١٣ ص ٤٦٨ حرف (٥) بحث (إله)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ عبادت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کرنا۔ اور عبادت میں کسی بھی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا۔ اب اسی سلسلے کے دلائل ذکر کرتے ہیں :-

نقلی دلائل

ا:- خود اللہ تعالیٰ کا اپنی الوہیت پر گواہی دینا اور ساتھ ہی ان کے فرشتوں اور اہل علم حضرات کا بھی اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر گواہی دینا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(۱)

خود اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسکی شان یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ انتظام کرنے والا ہے اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی اس کی گواہی دی - اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زبردست، حکمت والا ہے۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے الٰہ ومعبود برحق ہونے کی خبر دینا چنانچہ اس کا فرمان ہے:

﴿اَللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾(۲)

اللہ، اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اس پر اونگھ اور نیند طاری نہیں ہوتی۔

---

(۱) سورة آل عمران : ۱۸ (۲) سورة البقرة: ۲۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر فرمایا:-

﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾(۱) اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اور اپنی الوہیت ومعبود برحق ہونے کے ثبوت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے بقعہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا:-

﴿إِنَّنِيْ أَنَا اللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدْنِيْ﴾ (۲) بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

اور اسی طرح خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں ارشاد فرمایا:-

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ﴾ (۳) آپ یقین رکھیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۲ :- سارے انبیاء ورسل علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ کے الٰہ ومعبود برحق ہونے کی خبر اور اپنی امتوں کو اسکی طرف دعوت دینا- چنانچہ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں:-

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾(۴) ہم نے نوح کو انکی قوم کی طرف بھیجا پس انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود

---

(۱) سورة البقرة: ۱۶۳ (۲) سورة طه: ۱۴

(۳) سورة: محمد ۱۹ (۴) سورة الأعراف: ۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اور حضرت ہود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے یہی ارشاد فرمایا:۔

﴿ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴾ (۱)

اور قوم عاد کی طرف ھود انکے بھائی کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میرے قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تم تو اللہ پر محض افترا باندھتے ہو۔

اور حضرت صالح علیہ السلام سے بھی یہی کلمات منقول ہیں:۔

﴿ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ (۲)

اور قوم ثمود ے طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بھی یہی فرمایا تھا:۔

﴿ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴾ (۳)

کیا اللہ کے سوا میں تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں جہانوں پر فضیلت بخشی۔

اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی تسبیحات میں یوں ہی فرمایا:

---

(۱) سورة هود: ۵۰ (۲) سورة هود: ۶۱

(۳) سورة الأعراف: ۱۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (۱)

پس اُس نے پکارا اندھیریوں میں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے تو، بے شک میں ہی قصوروار ہوں۔

یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی اِلٰہ ومعبود ہونے اوراس کی الوہیت ووحدانیت کے دلائل مگر ان کے باوجود مشرک وبت پرست اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے الٰہ ومعبود بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرح ان کی بھی عبادت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ان مصنوعی معبودان کی الوہیت ومعبودیت کو دو عقلی دلائل سے باطل کیا ہے۔

۱۔ ایک یہ کہ یہ مشرک وبت پرست لوگ جن ہستیوں کو اِلٰہ ومعبود سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی عبادت کرتے ہیں سو ان میں الوہیت کی خاصیت ہی نہیں پائی جاتی کیونکہ جب یہ خود مخلوق ہیں تو دوسروں کے لئے خالق کیسے بن سکتے ہیں؟ اپنے وجود کے نفع ونقصان سے عاجز ہیں تو اپنے عابدوں کو کیسے نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں؟ اور ساتھ ہی نہ یہ اپنی موت وحیات کے مالک ہیں اور نہ ہی اپنے عابدین کے۔ جب معاملہ یوں ہے تو ان کو الٰہ ومعبود بنا کر ان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینا حماقت وپگلے پن کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا﴾ (۲)

اورانہوں نے اللہ کے علاوہ ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو کسی شئ کو پیدا نہیں کرسکتے، وہ تو خود مخلوق ہیں اور وہ اپنے لئے کسی برے اور بھلے کے مالک

---

(۱) سورۃ الأنبیاء: ۸۷ (۲) سورۃ الفرقان: ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اور نہ کسی موت اور زندگی اور دوبارہ اُٹھائے جانے پر انہیں کوئی اختیار ہے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:-

﴿ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴾ (١)

کیا مشرکین نے انکو شریک ٹھہرایا ہے جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا شدہ ہیں اور انکی کچھ مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

ایک تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَّمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴾ (٢)

کہہ دیجئے! پکارو انکو جنہیں تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو، وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کے بھی مالک نہیں اور نہ ہی زمین و آسمان میں انکی کچھ شرکت ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے قائل ومعترف تھے یعنی وہ اس ساری کائنات کا رب، خالق، مالک اور متصرف ومدبر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے تھے تو اللہ تعالیٰ کو ربوبیت میں اکیلا ماننا اس بات کو مستلزم ہے کہ اس کو الوہیت وعبادت میں بھی اکیلا مانا جائے کیونکہ جو رب ہے، خالق ہے، مالک ہے اور مدبر ومتصرف ہے تو عبادت بھی اسی کی ہونی چاہیئے۔

---

(١) سورة الأعراف: ١٩١-١٩٢ (٢) سورة سبأ: ٢٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَاءً وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَاتَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (۱)

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی، تاکہ تم بچ رہو، جس نے تمہارے لئے زمین بطور فرش اور آسمان بطور چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے تمہارے رزق کیلئے پھل پیدا کئے پس تم اللہ کا ہمسر کسی کو نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْأَ بْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ (۲)

آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے۔ اور وہ کون جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' تو ان سے کہیئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۱-۲۲ (۲) سورۃ یونس: ۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (۳)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کس نے انہیں پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ، پس وہ کہاں اُلٹے پھرے جا رہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ الٰہ ومعبود ہونے اور عبادت کا حق دار وہ ہے جو پیدا کرتا ہے، نفع ونقصان پہنچاتا ہے رزق، دیتا ہے اور تصرف وتدبیر کرتا ہے، اور جس میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں تو وہ نہ الٰہ ومعبود بن سکتا ہے اور نہ ہی عبادت کا مستحق ہوسکتا ہے۔

(۳) سورۃ الزخرف :۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کی اسماء وصفات پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو اور جتنے اسماء وصفات قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں ان کو بغیر کسی تشبیہ وتمثیل اور تأویل وتکییف کے اپنے ظاہری معانی پر محمول کرکے ان کے کنہ وحقیقت کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرنا۔ مقصد یہ ہے کہ جو اسماء وصفات اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کیے ہیں ان کو اللہ کیلئے کما یلیق بجلاله یعنی اس کی شان کے مطابق ثابت کرنا۔ اب پیش خدمت ہیں ادلہ

نقلی دلائل

ا۔ خود اللہ تعالیٰ کا اسماء وصفات کے بارے میں خبر دینا چنانچہ اس کا فرمان ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنىٰ فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ أَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (۱)

اور اللہ کیلئے اچھے اچھے نام ہیں پس اسکو انہی سے پکارو اور چھوڑ دو انکو جو کج روی کرتے ہیں اللہ کے ناموں میں عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا اس کا جو وہ کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

(۱) سورۃ الأعراف: ۱۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾ (۱)

کہہ دیجئے تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان، جس سے بھی پکارو اس کے اچھے نام ہیں۔

اور فرمایا:۔

﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴾ (۲)

اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے خاص طور پر بات کی۔

اور فرمایا:۔

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ﴾ (۳)

اور یہود نے کہا بندھا ہوا ہے اللہ کا ہاتھ، باندھے جائیں انکے ہاتھ اور ان پر لعنت کی گئی انکے اس کہنے کی وجہ سے، بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

ایک اور جگہ پر فرمایا:۔

﴿ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ (۴)

یہ قرآن اس کی طرف سے نازل شدہ ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا، بیحد مہربان، عرش پر اپنی شان کے موافق قائم ہو۔

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

---

(۱) سورة الأسراء: ۱۱۰ (۲) سورة النساء: ۱۶۴

(۳) سورة المائده: ۶۴ (۴) سورة طه: ۴-۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (۱)

کوئی چیز اُس جیسی نہیں اور سب سننے دیکھنے والا ہے۔

اور فرمایا:۔

﴿وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ (۲)

تیرا رب اور فرشتے صف در صف آئیں گے۔

اور فرمایا:۔

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (۳)

اے ایمان والو جو تم میں کوئی اپنے دین سے پھر جائیگا تو جلد اللہ ایسے لوگوں کو لائیگا جن سے اللہ محبت کریگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہونگے وہ مؤمنین پر مہربان اور کافروں پر سخت ہونگے۔

اور ایک جگہ پر فرمایا:۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (۴)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے، اور یہ جانتے بوجھتے جھوٹ پر قسم کھالیتے ہیں۔

﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اسکے لیئے کچھ سامان کی تیاری تو کرتے لیکن اللہ نے

(۱) سورۃ الشوری : ۱۱ (۲) سورۃ الفجر : ۲۲
(۳) سورۃ المائدۃ : ۵۴ (۴) سورۃ المجادلۃ : ۱۴

13301

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ﴾ (۳)

جہاد کیلئے انکا اٹھنا ناپسند فرمایا لہذا انکو روک دیا اور انہیں کہا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

اور فرمایا:۔

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (۱)

بلا شبہ اللہ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کررہے تھے اور اللہ کو معلوم تھا جو کچھ انکے دلوں میں تھا پس اللہ نے ان پر اطمینان قلب اُتارا اور انکے لئے بدلے میں ایک قریبی فتح دی۔

وغیرہ۔اب ذرا مذکورہ بالا آیات پر نظر ڈالیں جو قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں وارد ہوئی ہیں اوران میں اللہ تعالیٰ کی متعدد صفات ذاتی وفعلی کا ذکر ہے۔مثلاً کسی آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کا بیان، کسی میں اسکی صفت (ید) کا،کسی میں اللہ تعالیٰ کی صفت (استواء علی العرش) کا بیان ہے کسی میں اسکی صفت سمع وبصر اور مجئ (آنا) ومحبت کا ذکر ہے،کسی میں صفت غضب کا ذکر ہے اور بعض آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کراہیت ورضا کا بیان ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں خبر دینا۔چنانچہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی زبان ترجمان وحی سے اللہ تعالیٰ کی بہت سے صفات آئی ہیں۔ہم نہایت ہی اختصار کے ساتھ ان میں سے بطور نمونے کے صرف چند صفات قارئین کے سامنے پیش کریں گے۔

---

(۳) سورۃ التوبۃ: ۴٦ (۱) سورۃ الفتح :۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ضحک (ہنسنا) آئی۔

(عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يضحك الله إلى رجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة يقاتل هذا في سبيل الله فيقتل ثم يتوب الله على القاتل فيستشهد)(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے ان دو آدمیوں پر کہ ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے مگر دونوں جنت میں جاتے ہیں ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں قتال کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ نصیب کرتا ہے چنانچہ وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔

اور اللہ تعالی کے لئے ایک صفت رِجل (پاؤں) بھی آئی ہے۔

(عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم تحاجت الجنة والنار فقالت النار أوثرت بالمتكبرين والمتجبرين و قالت الجنة مالي لايدخلني إلا ضعفاء الناس وسقطهم قال الله تعالىٰ للجنة أنت رحمتي أرحم بك من أشاء من عبادي وقال للنار إنما أنت عذابي اعذب بك من أشاء من عبادي

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور جہنم آپس میں جھگڑتے ہیں، جہنم کہتی ہے کہ میرے پاس تو بڑے بڑے متکبر اور طاقت ور لوگ ہی آتے ہیں، اور جنت کہتی ہے کہ میری بھی کیا حالت ہے کہ مجھ میں صرف کمزور لوگ اور گرے پڑے ہی داخل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جنت تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں اور اے جہنم تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جس

---

(۱) متفق عليه: بخاري: الجهاد والسير، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد ويقتل واللفظ له) مسلم: كتاب الأمارة باب بيان الرجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولكل واحد منهما ملؤها فأما النار فلا تمتلئ حتى يضع رجله فتقول قط قط (۱)

کو چاہتا ہوں تیرے ذریعے عذاب دیتا ہوں اور جنت وجہنم دونوں کو بھرنا ہے البتہ جہنم تب تک نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھدے گا پس وہ کہے گی قط قط۔

اور اللہ تعالیٰ کی ایک صفت قبض (پکڑنا) بھی آئی ہے۔

(عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقبض الله الأرض ويطوى السماء بيمينه ثم يقول أنا الملك أين ملوك الأرض)(۲)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو پکڑ لینگے اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ سے لپیٹ دینگے پھر فرمائینگے میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں گئے؟۔

اور اللہ کے لئے ایک صفت فرح (خوشی) بھی آئی ہے:۔

(عن البراء بن عازب ﷺ قال قال رسول الله ﷺ كيف تقولون بفرح رجل انفلتت منه راحلته تجر زمامها بأرض قفر ليس بها طعام ولاشراب وعليها طعام وشراب فطلبها حتى شق عليه ثم مرت بجزل شجرة فتعلق،.... لله أشد فرحاً بتوبة عبده من الرجل براحلته) (۳)

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اُس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی اونٹنی جس پر کھانا وغیرہ لدا ہوا تھا، گم ہوگئی، وہ انتہائی کٹھن حالات میں بالکل مایوس ہوکر سوگیا، اچانک جب آنکھ کھلی تو اُونٹنی بمع ساز وسامان کے موجود تھی، تم اُس شخص کی خوشی کا کیا اندازہ کرسکتے ہو۔

(۱) بخاری : كتاب الرقاق ،باب يقبض الله الأرض يوم القيامة– مسلم: كتاب صفة القيامة والجنة والنار

(۲) رواه مسلم: كتاب التوبة (۳) رواه مسلم : كتاب صفة الجنة والنار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے ایک صفت اصابع (انگلیاں) بھی آئی ہے:-

(قال عبد اللّٰه جاء رجل من أهل الكتاب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أبا قاسم ان الله يمسك السموات على إصبع والأرض على إصبع ...... ﴿مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ (۱)

اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمیں کو دوسری انگلی پر روک رکھا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی اُس کی قدر کا حق تھا۔

اور اللہ تعالیٰ کی صفت نزول (اترنا) بھی آیا ہے:-

(ينزل الله إلى السماء الدنيا كل ليلة......... حتى يضيء الفجر)(۲)

اللہ تعالیٰ ہر شب طلوع فجر تک آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔

اور ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفات احادیث صحیحہ میں وارد ہوئی ہیں ہم نے جگہ کی تنگی کیوجہ سے صرف انہی پر اکتفاء کیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی صفات پر مزید مطلع ہونا چاہتا ہے تو اسے احادیث کی مراجعت کرنی چاہیئے۔

۳۔ سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین (جن میں ائمہ اربعہ بھی شامل ہیں) کا اللہ تعالیٰ کی صفات کا اقرار کرنا اور ان کی تأویلیں کر کے اپنی ظاہری معانی سے نہ پھیرنا۔ کیونکہ کسی بھی صحابی، تابعی، یا تبع تابعی سے یہ ثابت نہیں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کی کوئی تأویل کی ہو یا یوں کہا کہ اس صفت کا ظاہری معنی مراد نہیں حاشا وکلّا بلکہ سب سلف صالحین اللہ تعالیٰ کی صفات کے مدلولات پر ایمان لا کر ان کو اپنے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہوئے یہ اعتقاد رکھتے ہیں

(۱) رواه مسلم كتاب صفة القيامة والجنة والنار

(۲) رواه مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب الترغيب فى الدعاء والذكر فى آخر الليل والإجابة فيه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ خالق کی صفات مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں ۔ چنانچہ اس بارے میں ائمہ اربعہ کے چند اقوال صرف بطور نمونے کے پیش کریں گے :

الف : امام ابو حنیفہؒ: مأولین (تأویل کرنے والے) حضرات جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ان کی مراد پر چھوڑ دینے اور ان کہ کنہ وحقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی کے حوالہ کرنے کے بجائے اپنی طرف سے ان کی غلط اور بے بنیاد تأویلین کرتے ہیں مثلا اللہ تعالیٰ کی صفت (ید) کو نعمت یا قدرت اور نزول رحمت یا نزول ملائکہ اور اسکی صفت (استواء علی العرش) کو (استولی) سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی بھی غلط تأویلین کرتے ہیں تو ان حضرات کو چاہیئے کہ فروع میں وہ جن ائمہ کی تقلید کرتے ہیں اصول میں بھی ان کی تقلید کریں کیونکہ اصل چیز تو اصول ہیں ۔ چنانچہ ائمہ کرام میں سے ایک حضرت ابو حنیفہؒ ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی ظاہری معانی پر محمول کرکے بغیر کسی تأویل کے ان کے ثبوت کا اقرار کیا چنانچہ وہ اپنی مشہور ومعروف کتاب (الفقہ الأکبر) میں تأویل کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں :

(ولہ یدووجہ ونفس کما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی القرآن فما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی القرآن من ذکر الوجہ والید والنفس فھو لہ صفات بلا کیف ولایقال أن یدہ قدرتہ أو نعمتہ لأن فیہ إبطال الصفۃ وھوقول أھل القدر و الأعتزال ولکن یدہ صفتہ بلا	اور اللہ تعالیٰ کیلئے (ید) اور (وجہ) اور نفس ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا، جو کچھ اللہ نے قرآن میں ،وجہ، ید، نفس کا ذکر کیا ہے تو یہ اس کی صفات ہیں بلا کسی کیفیت کے، اور یہ نہ کہا جائے کہ اس کا ،ید، اسکی قدرت اور نعمت ہے کیونکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیف وغضبہ ورضاہ صفتان من صفاته تعالى بلا كيف) (۱)

سے تو صفت باطل ہوجائیگی اور یہی قول اہلِ قدر اوراعتزال کا ہے، لیکن اُس کا ید، بلا کیفیت اسکی صفت ہے اسی طرح اس کا غضب ورضا بھی اسکی صفات میں سے دو صفات ہیں جن کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ۔

مذکورہ بالا عبارت سے آپ نے بخوبی اندازہ کرلیا کہ امام ابوحنیفہؒ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہوئے ان کی تأویل وتکییف سے کیسے اجتناب کر رہے ہیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی ،صفت، ید کے متعلق کہ جس کو مأولین نعمت وقدرت سے تعبیر کرتے ہیں مگر امام ابوحنیفہؒ مأولین کی ان تأویلات کی مخالفت کرتے ہوئے صراحت کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ، ید، کی تأویل قدرت ونعمت کیساتھ کرنا درحقیقت یہ ابطال صفت ہے اور واقع بھی ایسے ہی ہے جیسے کہ امام صاحبؒ فرماتے ہیں ۔اور یہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے ۔

ب: امام مالکؒ: اللہ تعالیٰ کی صفت (استوا علی العرش) کے متعلق امام مالکؒ کا قول تو بہت ہی مشہور ومعروف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو اپنی ظاہری معنی پر محمول کرتے ہوئے اس کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتے ہیں ۔ چنانچہ ان کا قول امام ابوسعید دارمیؒ ، امام ابن تیمیہؒ، ابوالقاسم اللالکائی اور امام ذھبیؒ اور امام ابن قیمؒ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ یوں نقل کیا ہے ۔

---

(۱) الفقه الأكبر: بشرح الملا علي قاري ص ١٦٧ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حدثنا مهدی بن جعفر الرملی حدثنا جعفربن عبد الله وكان من أهل الحديث ثقة عن رجل قد سماه لی قال: جاء رجل إلی مالک بن أنس فقال يا أبا عبد الله (الرحمن علی العرش استوٰی) كيف استوٰی؟قال فما رئينا مالكا وجد من شئ كوجده من مقالته وعلاه الرحضاء وأطرق وجعلنا ننتظر ما يأمر به فيه قال ثم سری عن مالک فقال :الكيف غير معقول والإستواء منه غير مجهول والإيمان به واجب والسوال عنه بدعة ،وإني أخاف أن تكون ضالاً ثم أمر به فأخرج) (١)

امام مالک بن انسؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی کے فرمان، الرحمٰن علی العرش استوٰی، سے کیا مراد ہے ؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے امام مالک کو کبھی غصّے کے حالت میں نہیں دیکھا جتنا اس بات پہ وہ غصہ ہوئے انہیں پسینہ چڑھ گیا اور آپ نے سر جھکا لیا اور ہم انتظار کرنے لگے کہ امام اس کے بارے میں کیا جواب دیتے ہیں راوی بتاتے ہیں کہ جب امام مالکؒ کا غصّہ ٹھنڈا ہوا تو فرمایا، اس استواء کی کیفیت عقل میں نہیں آتی، اور استواء تو معلوم ہے لھذا اس پر ایمان لانا واجب اور اسکے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے، اور مجھے ڈر لگتا ہے کہ تو گمراہ ہوجائیگا۔ پھر امام (مالکؒ) نے اس کے بارے میں حکم دیا، لھذا اسے نکال دیا گیا۔

---

(١) كتاب الردعلی الجهميه ،ص،٣٣ واللفظ له، الفتوی الحموية الكبری ص ٣٣ مختصر العلو: ص ١٤١ اجتماع الجيوش الإسلامية ص ٤٧/شرح أصول أهل السنة والجماعة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: امام شافعیؒ: دوسرے سلف صالحین کی طرح امام شافعیؒ بھی بغیر کسی کیفیت وتاویل کے اللہ تعالیٰ کی صفات کے قائل ہیں۔ چنانچہ امام ابن القیمؒ اور امام ذھبیؒ نے امام عبدالرحمٰن بن امام ابی حاتم الرازی کے واسطہ سے ان کا قول سند کے ساتھ یوں نقل کیا ہے۔

(قال الإمام بن إمام عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي حدثنا شعيب وابو ثور عن أبي عبد الرحمن محمد بن إدريس الشافعي رحمه الله قال القول في السنة التي أنا عليها و رأيت أصحابنا عليها أهل الحديث الذين رأيتهم وأخذت عنهم مثل سفيان ومالك وغيرهما الإقرار بشهادة أن لاإله إلا الله و أن محمداً رسول الله وأن الله تعالىٰ على عرشه في سمائه يقرب من خلقه كيف شاء و أن الله تعالىٰ ينزل إلى السمآء الدنيا كيف شاء)(۱)

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وہ قول جو سنت کے مطابق ہے، اور میں اور ہمارے وہ مشائخ محدثین جن سے میں نے اکتساب علم کیا ہے جن میں سفیان و مالکؒ، شامل ہیں، بھی یہی کہتے ہیں کہ اقرار کرنا لازمی ہے اللہ تعالی کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی کا اور اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اپنے عرش پر مستوی ہے اللہ تعالی جیسے چاہتا ہے اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے اور جیسے چاہتا ہے آسمانِ دنیا پر نزول کرتا ہے۔

ھ: امام اہل سنت احمد بن حنبلؒ: اور اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ اللہ تعالیٰ

(۱) اجتماع الجیوش الاسلامیۃ: ص ۵۹ واللفظ لہ / مختصر العلو: ص ۱۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صفات کو بغیر کسی تأویل وتکییف کے مانتے تھے چنانچہ امام ابن القیمؒ اور امام ذھبیؒ نے ان کے قول کو سند کے ساتھ یوں نقل کیا ہے۔

(قال الخلال فی کتاب السنة حدثنا یوسف بن موسی قال أخبرنا عبد الله بن احمد بن حنبل قال قیل لأبی ربنا تبارک وتعالی فوق السماء السابعة علی عرشه بائن من خلقه وقدرته وعلمه بکل مکان قال نعم لا یخلو شیٔ من علمه) (۱)

امام احمدؒ کے صاحبزادے عبد اللہ بتاتے ہیں کہ میرے والد صاحب سے کہا گیا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے اور اپنی مخلوق سے الگ ہے اور اپنی قدرت اور علم کے ساتھ ہر جگہ ہے۔ تو امام احمدؒ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کے علم سے کوئی چیز خارج نہیں۔

عقلی دلائل

۱۔ **پہلی دلیل**: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اپنے لئے صفات ثابت کی ہیں اور ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اسے ان صفات سے متصف کریں اور نہ ہی ہمیں ان صفات کی تأویل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی ان صفات کو ان کے ظاہری معنی سے پھیرنے کیلئے کہا ہے۔

جب مسئلہ یوں ہے تو کیا یہ کوئی معقول بات ہے کہ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کو اس کی ان صفات کے ساتھ موصوف کر دیا، جن کو اس نے اپنے لئے ثابت کیا ہے تو ہم نے اللہ کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیدی، اسلئے ہم پر لازم وضروری ہوگیا کہ اب اس کی صفات کی تأویلیں کریں یا انکو اپنی ظاہری معانی سے پھیر دیں؟ آخر یہ ضرورت کیوں پیش آئی؟

(۱) اجتماع الجیوش الاسلامیه: ص ۷۷ مختصر العلو: ص ۱۸۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دوسری دلیل: اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے اور اسے اپنی ان ثابت شدہ صفات سے موصوف ماننے سے مخلوق کے ساتھ اس کی تشبیہ لازم نہیں آتی، کیونکہ عقلاً اس کی ممانعت نہیں کہ خالق کیلئے ایسی صفت ہوں جو اس کی ذات کے ساتھ خاص ہوں اور مخلوق کیلئے ایسی صفات ہوں، جو ان کی ذات کیلئے خاص ہوں تو بتایئے تشبیہ کیسے لازم آئی؟

صفات کے انکار اور تأویل میں منشأ مغالطہ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کو یا تو بالکل ہی نہیں مانتے جیسے جہمیہ اور معتزلہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے کلیۃً منکر ہیں یا کچھ صفات کو تو حقیقۃً مانتے ہیں اور بعض دوسری صفات کی تأویلیں کرتے ہیں جیسے اشاعرہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفات حیات، علم، قدرت، سمع وبصر، کلام اور ارادہ کو تو حقیقۃً مانتے ہیں اور ان سات صفات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات جیسے صفت استواء علی العرش، صفت نزول، صفت ید، صفت غضب، رضا، محبت، تعجب، ضحک اور کراہیت وفرح وغیرہ کی تأویلیں کرتے ہیں، تو ان سب کا مقصد تشبیہ سے فرار ہونا ہے مثلاً جہمیہ ومعتزلہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے لئے صفات ثابت کرلیں جیسے حیات، علم، قدرت، سمع وبصر غضب، رضا، کراہیت ومحبت، وغیرہ تو اس سے خالق کی مشابہت مخلوق کے ساتھ لازم آتی ہے، کیونکہ بعینہ یہی صفات مخلوق میں بھی پائی جاتی ہیں، اسی لئے تشبیہ سے بچنے کے لئے ابتداء ہی سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہی نہیں۔

اور اسی طرح اشاعرہ نے تشبیہ کے ڈر سے سات صفات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات کی تأویلیں کرلیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مقصد ومقتضاء ہی تشبیہ کو سمجھا ہے اور یہی ان لوگون کا منشأ ومغالطہ ہے مثلاً جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث سے ان کے سامنے آجاتی ہے تو فوراً ان کا ذہن مخلوق کی طرف چلا جاتا ہے کہ یہ صفت تو مخلوق میں بھی پائی جاتی ہے تو اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کیلئے صفات ثابت کردیں تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے ساتھ مشابہ ہوجائے گا۔ اسلئے یہ لوگ اس موہوم تشبیہ کو بنیاد بنا کر جس کو ان کے ناقص اذہان نے قبول کرلیا ہے، یا تو اللہ تعالیٰ کی ساری صفات کی نفی کرتے ہیں جیسے جہمیہ اور معتزلہ یا وہ صفات جو ان کی عقل اور قیاس کے مطابق ہیں ان کو تو حقیقۃً مانتے ہیں اور جو صفات ان کی ناقص عقل وقیاس کے مطابق نہیں ہیں ان کی تأویلیں کرتے ہیں جیسے اشاعرہ۔ یہ ہے ان لوگوں کا اصل منشأ مغالطہ صفات کے متعلق، جو اللہ تعالیٰ کی صفات کو (جو کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہیں) محض ایک ایسی موہوم تشبیہ کے سپرد کرتے ہیں جن کو ان کے ناقص اذہان نے قبول کرلیا ہے ۔اصل حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی قدر ومنزلت اور شان وعظمت کما حقہ جانتے اور نصوص کتاب وسنت کا صحیح حق ادا کرتے تو یہ حقیقت ان کے سامنے کھل کر واضح ہوجاتی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مقصد ومقتضاء نہ تو تشبیہ ہے اور نہ ہی یہ کسی کے ذہن میں آسکتا ہے کیونکہ خالق کی صفات خالق کی شان وعظمت کے مطابق ہیں اور مخلوق کی صفات مخلوق کی شان کے مناسب اور انہی کی حیثیت کے مطابق ہیں تو تشبیہ کیسے ہوئی؟

منکرین ومأولین کے انکار وتأویل کے بطلان کیلئے قاعدے

اب ہم ان لوگوں کے نظریہ وعقیدہ کے بطلان کیلئے دو قاعدے بیان کرتے ہیں جن سے فریقین کے مذہب کے تار وپود بکھر جائیں گے:

پہلا قاعدہ: پہلا قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اسکی ذات کی طرح ہیں یعنی جسطرح اللہ تعالیٰ کی ایک حقیقی ذات ہے اور مخلوق کی ذوات کے مشابہ ومماثل نہیں تو اسی طرح اسکی حقیقی صفات ہیں جو مخلوق کی صفات کے مشابہ ومماثل نہیں ہیں، اب مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی جہمی یا معتزلی اللہ تعالیٰ کی صفت نزول کے متعلق ہم سے یوں کہے کہ تمہارے عقیدہ ونظریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر رات کے ثلث اخیر میں آسمان دنیا میں جو نازل ہوتا ہے تو ذرا، اس نزول کی کیفیت بیان کیجئے کہ وہ نزول کیسے ہوتا ہے؟ تو ہم ان سے یوں کہیں گے کہ تم پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت بیان کرو کہ اسکی ذات کی کیا کیفیت ہے؟ تو لامحالہ وہ یہی کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت کو نہیں جانتا تو ہم بھی اس کو یہی جواب دینگے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کیفیت نزول کو بھی نہیں جانتے کیونکہ صفت کی کیفیت کو جاننا موصوف کی کیفیت کے جاننے پر موقوف ہے کیونکہ صفت موصوف کا فرع اوراس کا تابع ہے جب تم اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت کو نہیں جانتے تو ہم سے اس کی کیفیت نزول کا مطالبہ کیوں کرتے ہو؟

اور یہی ضابطہ وقانون ہے اللہ تعالیٰ کی ساری صفات میں۔ مثلاً اگر کوئی منکر صفات ہم سے یہ کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو سمیع وبصیر مانتے ہو؟ تو ہم کہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہے اور ہمیں اسکے سمع وبصر پر کامل ایمان ویقین ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے سمع وبصر پر ایمان نہیں لاتا، ہم اسے مسلمان ہی نہیں سمجھتے، اور پھر اگر وہ منکر صفات ہم سے یہ مطالبہ کرے کہ چلو تم اپنے عقیدہ کے مطابق، اللہ تعالیٰ کو سمیع وبصیر مانتے ہو تو ذرا، اسکے سمع وبصر کی کیفیت بیان کرو کہ اس کے سمع وبصر کی کیا کیفیت ہے؟ تو ہم اس سے وہی کہیں گے جو ہمیشہ سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ تم پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت بیان کرو کہ اس کی ذات کی کیفیت کیا ہے؟ جو جواب تمہارا اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت کے بیان کرنے میں ہوگا وہی جواب ہمارا اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت کے بیان میں ہوگا۔

دوسرا قاعدہ: یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات پر حکم یا کلام بعض دوسری صفات جیسا ہے یعنی ان میں یہ تفریق نہیں کہ کسی صفت کو تو حقیقت پر محمول کریں اور کسی دوسری کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تأویل کر کے مجاز پر محمول کریں، مثلا اگر کوئی اشعری اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر کو تو حقیقۃ مانتا ہے مگر اسکی صفت (ید) اور صفت، استواء علی العرش، کو تشبیہ کے ڈر سے حقیقۃ نہیں مانتا بلکہ، ید، کی تاویل قدرت ونعمت سے اور، استواء علی العرش، کی تاویل استولی سے کرتا ہے۔ تو ہم اس سے کہیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ان صفات میں یہ فرق کیوں کیا کہ اسکی صفت سمع و بصر کو تو حقیقۃ مانا ہے اور صفت، ید، اور، ''استواء علی العرش'' کو تأویل کر کے مجاز پر محمول کر دیا ہے آخر یہ کیوں کیا؟ اگر وہ یہ کہے کہ میں نے یہ فرق تشبیہ کے ڈر سے کیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالی کے لئے، ید، حقیقۃ مانا جائے تو مخلوق کیساتھ مشابہ ہو جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿ یَآ أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَیْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ یَّبْسُطُوٓا إِلَیْكُمْ أَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ أَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ﴾ (۱)

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ تمہاری طرف ہاتھ بڑھائیں، پس اللہ نے انکے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا۔

اور اسی طرح اگر اللہ تعالی کے لئے صفت (استواء علی العرش) حقیقۃ مانا جائے تو مخلوق کے ساتھ مشابہ ہو جائے گا جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:۔

﴿ لِتَسْتَوُا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴾ (۲)

تاکہ تم اِن کشتیوں اور چوپایوں کی پشت پر خوب جم کر بیٹھو، جب تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کے احسان کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ ذات جس

(۱) سورۃ المائدہ: ۱۱ (۲) سورۃ الزخرف: ۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انکو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم تو
ان پر بس رکھنے والے نہیں تھے۔

تو ہم اس سے کہیں گے کہ جس طرح مخلوق کے لئے صفت ،ید، اور صفت، استواء، قرآن کریم میں آئی ہے جن کو تم نے تشبیہ کی ڈر سے تأویل کر کے جان چھڑائی تو قرآن کریم ہی میں مخلوق کی صفت سمع و بصر بھی تو آئی ہے جیسے کہ انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيرًا ﴾ (۱)

ہم نے انسان کو ایک ایسے نطفہ سے بنایا جو اجزائے مختلفہ سے مرکب تھا، تاکہ ہم اسکو آزمائیں پس ہم نے اس کو سنتا، دیکھتا بنایا۔

اب دیکھو انسان کیلئے صفت سمع و بصر ثابت ہورہی ہے تو اب بتائیے، کیا وجہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر کو تو بغیر کسی تاویل کے حقیقتاً مانا ہے اور اسکی صفتِ ید، اور صفت استواء علی العرش کو تأویل کر کے اپنے ظاہری معانی سے اس لئے پھیر دیا تاکہ مخلوق کی صفتِ ید، اور صفت، استواء کے ساتھ مشابہ نہ ہو حالانکہ جس طرح مخلوق کیلئے صفتِ ید، اور صفتِ استواء ہے جس کی بناء پر آپ نے تشبیہ کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ید، اور صفتِ استواء علی العرش کی تأویل کر دی تو اسی طرح مخلوق کے لئے صفت سمع و بصر بھی تو ہے، یہاں پر اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر کی تأویل کیوں نہیں کرتے؟

اور اگر اس موقع پر وہ اشعری یہ کہے کہ نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر کی

(۱) سورۃ الإنسان: ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تأویل نہیں کرتے بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے سمع و بصر کو ثابت کرتے ہیں جو کہ اسکی شان وعظمت کے مناسب و لائق ہو یعنی سمعاً یلیق بجلاله او بصراً یلیق بجلاله تو ہم ان سے کہیں گے کہ پھر آپ اللہ تعالیٰ کی صفت یِد، اور صفت، استواء علی العرش، کے متعلق "یداً تلیق بجلاله أو استواءً یلیق بجلاله" ایسا ہاتھ اور استواء جو اسکی عظمت کے مطابق ہو۔ کیوں نہیں کہتے؟ جب کے یہ سب صفات ایک ہی ذات سے صادر ہوتی ہیں اور انکا موصوف بھی ایک ہے تو ان میں اس طرح کا یہ فرق کیوں؟ اور کس دلیل کے بناء پر ہے؟

اشتراک اسم سے مماثلت ذات لازم نہیں آتی

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ اشتراک اسم سے ذات اور مسمی میں مماثلت لازم نہیں آتی مطلب یہ ہے کہ اگر دو چیزیں ایک عام اسم میں موافق و مشترک ہوں تو اس اسمی توافق واشتراک سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان دونوں اسموں کی ذات بھی ایک دوسرے کے مشابہ و مماثل ہو جیسے مثلاً لفظ ''وجود'' اس میں ساری موجودات شامل ہیں، اب مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی کرسی، موجود ہے اور چیونٹی بھی موجود ہے اب نفس وجود میں تو دونوں مشترک ہیں مگر انصاف سے بتایئے کہ کیا کرسی کی ذات وضخامت اور خصوصیات چیونٹی کے اندر پائی جاتی ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ کرسی تو ساتوں آسمانوں سے بھی زیادہ وسیع اور کشادہ ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ﴾ (۱)	اور مخلوقات اسکے علم میں سے صرف اتنا ہی احاطہ کرسکتی ہیں جتنا وہ چاہے اور اسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہے۔

(۱) سورة البقرة: ۲۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ اسم کے توافق واشتراک سے مسمّی اور ذات کا مشترک ہونا لازم نہیں آتا، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔

(واذا کان من العلوم بالضرورة ان في الوجود ما هو قديم واجب بنفسه وما هو محدث ممكن يقبل الوجود العدم فمعلوم أن هذا موجود وهذا موجود ولا يلزم من اتفاقهما في مسمّى الوجود ان يكون وجود هذا مثل وجود هذا بل وجود هذا يخصه ووجود هذا يخصه واتفاقهما في اسم عام لايقتضي تماثلهما في مسمّى ذالک الإسم عند الإضافة والتخصيص والتقييد ولا في غيره فلا يقول عاقل اذا قيل ان العرش شيئ موجود وإن البعوض شيئ موجود إن هذا مثل هذا لا تفاقهما في مسمّى الشيئ والوجود لأنه ليس في الخارج شيئ موجود غيرهما يشتركان فيه بل الذهن يأخذ معنى مشتركاً كليا هو مسمّى

اور جب یہ بات لازمی طور پر معلوم ہے کہ کچھ وجود وہ ہیں جو قدیم وواجب ہیں اور کچھ محدث وممکن ہیں جو وجود وعدم دونوں کو قبول کرسکتے ہیں۔ پس یہ دونوں موجود ہیں لیکن صرف لفظ وجود میں دونوں کے متفق ہونے سے یہ نہیں لازم کہ ایک وجود دوسرے وجود کی طرح ہے بلکہ ہر وجود کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں اور کسی عام اسم میں انکے اشتراک سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس اسم کے مسمی بھی اضافت، تخصیص اور تقیید کے ساتھ ایک دوسرے کے مماثل ہونگے جب یہ کہا جائے کہ عرش بھی تو ایک موجود چیز ہے اور اور مچھر بھی، تو عقلمند یہ نہیں کہے گا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرح ہے کیونکہ یہ دونوں لفظِ شئ اور وجود میں متفق ہیں، اسلئے کہ خارج میں سوائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإسم المطلق وإذا قيل: هذا موجود وهذاموجود فوجود كل منهما يخصه لا يشركه فيه غيره مع ان الإسم حقيقة في كل منهما (١)

شیٔ اور وجود کے ان دونوں کے درمیان کوئی چیز مشترک نہیں بلکہ ذہن ایک مشترک کلّی معنی نکال لیتا ہے اور حقیقت میں وہی اس اسم (وجود وغیرہ) کا مسمّیٰ ہوتا ہے۔تو جب یہ کہا جائے کہ یہ چیز بھی موجود ہے اور یہ بھی۔تو ان میں سے ہر ایک کا وجود اسکے ساتھ خاص ہے اس میں اس کے علاوہ اور کوئی شریک نہیں باوجودیکہ اسمِ وجود دونوں میں حقیقت ہے (مجاز نہیں)۔

اصل بات وہی ہے کہ جو ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالی کی صفات کا مقصد ومقتضاء ہی غلط سمجھا ہے، انکے خیال میں تشبیہ وتمثیل ہے۔اس لئے جب بھی انکے سامنے اللہ تعالی کی صفات آتی ہیں تو فوراً انکا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ یہ صفت تو مخلوق میں بھی ہے اسلئے یہ لوگ یا تو صفات کا کلیۃً انکار کردیتے ہیں جیسے معتزلہ وجہمیہ یا اگر وہ صفات انکی ناقص عقلوں کے خلاف ہیں تو اسکو اپنے ظاہری معنی سے نکال کرتاویلیں کرتے ہیں جیسے اشاعرہ۔اس سلسلے میں کئی دفعہ خود میری ماَولین (تاَویل کرنے والے حضرات) سے گفتگو ہوئی چنانچہ ایک دفعہ اتفاقاً میرا خاران جانا ہوا اور ایک دینی مدرسہ میں علماء حضرات کے ساتھ صفات کی بحث چل نکلی تو علماء مجھے کہنے لگے کہ تم اللہ تعالی کو مخلوق کے ساتھ مشابہ قرار دیتے ہو میں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو

(١) الرسالة التدمرية ص ٨-٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے کہ تم خالق کی صفت ید (ہاتھ) حقیقۃ مانتے ہو اور یہ ید مخلوق میں بھی حقیقۃ پایا جاتا ہے اس سے خالق مخلوق کے مشابہ ہو گیا۔

میں نے ان میں سے ایک عالم سے کہا کہ آپکا ید ہے؟ اس نے کہا بالکل ہے تو میں نے انہیں کہا اچھا یہ بتاؤ کیا اونٹ کا بھی ید ہے؟ کہنے لگے ہاں اونٹ کا ید ہے تو میں نے ان سے کہا کہ انصاف سے بتایئے کہ آپکے ید اور اونٹ کے ید میں کوئی مشابہت اور مماثلت ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے، تب میں نے ان سے کہا کہ جب مخلوقات کے درمیان صرف اشتراک اسم کی وجہ سے مشابہت و مماثلت لازم نہیں آتی تو مخلوق و خالق کے درمیان کس طرح صرف اشترک اسم کی وجہ سے مشابہت لازم آئیگی۔ جب کہ مخلوق و خالق کے درمیان فرق اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا فرق دو مخلوق کے درمیان ہے۔

اسکے بعد وہ مجھ سے کہنے لگے کہ تم اللہ تعالیٰ کو عرش کے اوپر مانتے ہو یعنی اللہ تعالیٰ عالی ہے اور عرش سافل۔ تو تمہارے اس عقیدے سے لازم آتا ہے کہ عرش اللہ تعالیٰ کا حامل بن جائے اور اللہ تعالیٰ محمول (العیاذ باللہ) کیونکہ ہر سافل عالی کیلیۓ حامل ہوتا ہے اس پر میں نے کہا یہ قانون کہ ہر سافل عالی کیلیۓ حامل ہوتا ہے سراسر باطل اور خلاف واقع ہے کیونکہ ہوا کو دیکھو یہ زمین کے اوپر چل رہی ہے لیکن تم ہوا کو محمول اور زمین کو حامل نہیں کہتے اسی طرح آسمان زمین کے اوپر ہیں لیکن کوئی بھی عقلمند زمین کو حامل اور آسمان کو محمول نہیں مانتا۔

لھذا یہ قاعدہ کہ ہر سافل عالی کیلیۓ حامل ہوتا ہے دو مخلوقات کے درمیان درست نہیں تو ایک مخلوق (عرش) اور خالق (اللہ تعالیٰ) کے درمیان کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

آخر میں یہ بات یاد رکھنی چاہیۓ کہ اللہ تعالی کے تمام اسماء وصفات صرف شریعت کے بتانے سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں لھذا یہ سب توقیفی ہیں اور اپنے مورد کے ساتھ خاص رہیں گے ان میں کسی کو کمی بیشی کا کوئی حق نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان لانا

"الایمان بالملائکۃ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

فرشتوں پر ایمان لانا

(الإیمان بالملائکۃ)

اللہ تعالیٰ کے ملائکہ (فرشتوں) پر ایمان لانا:

اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات میں سے فرشتے بھی ایک مخلوق ہیں، فرشتوں کے متعلق بعد میں کچھ تفصیل آئے گی، مگر یہاں بطور اختصار کے یوں سمجھ لیں کہ فرشتے ایک غیبی مخلوق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نور (روشنی) سے پیدا کیا ہے، وہ ہماری نظروں سے غائب رہتے ہیں وہ نہ مرد ہیں نہ عورت، نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی تابع داری اور اس کی فرمان برداری میں مصروف ہوتے ہیں اور کبھی بھی اس کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ رات دن اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں، اور فرشتے کثرت کے اعتبار سے تو بہت زیادہ ہیں جن کی تعداد اور شمار کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

فرشتوں پر ایمان لانے کی نوعیت:

فرشتوں پر ایمان لانا چار چیزوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا۔

۲۔ فرشتوں کے اسماء پر ایمان لانا۔

۳۔ فرشتوں کی صفات پر ایمان لانا۔

۴۔ فرشتوں کے اعمال پر ایمان لانا۔

اب پیش خدمت ہے ہر ایک کی تفصیل، ہم اس اجمال کی تفصیل چار فصلوں میں بیان کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا:

فرشتوں کے وجود پر ہم دو طرح کے دلائل پیش کریں گے۔

ا۔ نقلی ب۔ عقلی

نقلی دلائل

ا۔ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں پر ایمان لانے کا حکم دینا اور ان کے وجود کی خبر دینا جیسے کہ:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴾ (۱)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول پر اُتاری اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اُس نے نازل کیں سب پر ایمان لاؤ، اور جس نے اللہ، اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کیا تو وہ راہِ راست سے بہت دور جا پڑا۔

اور فرمایا:

﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ﴾ (۲)

جو شخص دشمن ہوا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا تو بے شک اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔

---

(۱) سورۃ النساء : ۱۳۶ (۲) سورۃ البقرۃ : ۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جگہ پر فرمایا:

﴿ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴾ (۱)

مسیح کو اِس سے ہرگز کوئی عار نہیں کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی اِس سے مقرب فرشتوں کو کوئی عار ہے۔

اور فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ﴾ (۲)

اور ہم نے سوائے فرشتوں کے اور کسی کو جہنم کا نگران نہیں بنایا۔

اور فرمایا:

﴿ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (۳)

اور فرشتے یہ کہتے ہوئے ہر دروازہ سے اُن پر داخل ہوں گے، کہ تم پر سلامتی ہو اس کے بدلے میں، جو تم صبر کرتے تھے، پس اِس عالم میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَافِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (۴)

اور آپ دیکھیں گے فرشتوں کو کہ عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے ہیں، اپنے رب کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے، اور مخلوقات کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

---

(۱) سورة النساء: ۱۷۲ (۲) سورة المدثر: ۳۱

(۳) سورة الرعد: ۲۳، ۲۴ (۴)سورة الزمر: ۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا فرشتوں کے وجود کی خبر دینا، جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حدثني أبو سلمة بن عبدالرحمن بن عوف قال: سألت عائشة أم المؤمنين بأى شيءٍ كان نبي ﷺ يفتتح صلاته إذا قام من الليل قالت كان إذا قام من الليل افتتح صلاته اللهم رب جبرائيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والأرض عالم الغيب و الشهادة أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق بإذنك إنك تهدي من تشاء إلى صراط مستقيم. (۱)

ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے سیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح نماز شروع فرماتے تھے جب رات میں کھڑے ہوتے، جواباً اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (ان الفاظ سے) اپنی نماز شروع فرماتے۔اے اللہ! جو جبرئیل، میکائیل، اسرافیل کا رب ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے، جو پوشیدہ اور ظاہر باتوں کو جاننے والا ہے، آپ اپنے بندوں کے درمیان اُس چیزوں کا فیصلہ فرمادینگے جن میں وہ اختلاف کرتے تھے، یا اللہ مجھے اپنی عنایت سے، اختلافی امور میں سے حق کی ہدایت عطا فرما۔تو جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

---

(۱) رواه مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه في الليل / شرح السنة كتاب الصلاة ، أبواب النوافل، باب مايقول إذا قام الليل . سنن النسائي . كتاب قيام الليل وتطوع النهار ،باب بأى شيء يستفتح صلاته بالليل.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جگہ پر ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلاة الفجر وصلاة العصر (۱)

ابو ہریرۃ ﷜ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دن اور رات کے فرشتے باری باری تم میں آتے ہیں، اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

اور ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة ﷜ أن رسول الله ﷺ قال: إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فإنه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ماتقدم من ذنبه (۲)

فرمایا: جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو تم لوگ، "اللھم ربنا لک الحمد" کہو، پس جس کی یہ بات فرشتوں کی بات کے ساتھ موافق آ گئی تو اُس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور ایک روایت میں یوں آیا ہے:

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ إن الملائكة تصلي على أحدكم مادام في مجلسه تقول اللهم اغفر له اللهم ارحمه مالم يحدث (۳)

فرمایا: فرشتے تم میں سے کسی کے لئے اس وقت تک دعا مانگتے رہتے ہیں، جب تک وہ اپنی مجلس میں باوضوء بیٹھا ہوا ہو، فرشتے یوں کہتے ہیں، اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

---

(۱) رواه البخاري، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة العصر. كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع جبريل ونداء ......

(۲) رواه البخاري، كتاب بدء الخلق، باب اذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ماتقدم من ذنبه. السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلوة، باب جهر الإمام بالتأمين. الموطأ، كتاب الصلاة، باب ماجاء في التأمين خلف الإمام. صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب (۱۴۲) الدليل على أن الامام إذا جهل فلم يقل آمين.....) (۳) كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل الصلاة المكتوبة في جماعة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور روایت میں یوں آیا ہے:

قال سمعت جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال لما قتل أبی جعلت اكشف الثوب عن وجهه أبكی وينهونی عنه والنبی ﷺ لا ينهانی فجعلت عمتی فاطمة تبكی فقال النبی صلی الله عليه وسلم "تبكين أو لا تبكين مازالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفعتموه (۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب میرے والد قتل ہوئے تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رو رہا تھا اور لوگ مجھے منع کر رہے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے منع نہیں فرمایا، چنانچہ میری پھوپھی فاطمہ نے بھی رونا شروع کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم رویا نہ رو، (تمہاری مرضی) فرشتے مسلسل میت کے اوپر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے تھے، یہاں تک تم نے اُسے اُٹھالیا۔

اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث صحیحہ ملائکہ کے وجود وثبوت کے لئے وارد ہوئی ہیں جو کتب حدیث میں موجود ہیں۔

۳۔ بہت سے لوگوں کا فرشتوں کو دیکھنا جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کے دن ان فرشتوں کو دیکھا جو مسلمانوں کی مدد کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ روایات میں اس کی وضاحت آئی ہے۔

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (۲)

جب تیرے رب نے وحی کی فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، پس تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو۔

(۱) راه البخاری كتاب الجنائز ،باب الدخول على الميت إذاأدرج فی كفنه
(۲) سورة الانفال: ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

واما قوله "إذ يوحي ربك إلى الملائكة أني معكم" أنصركم فثبتوا الذين آمنوا يقول قووا عزمهم وصححوا نياتهم في قتال عدوهم من المشركين وقدقيل إن تثبيت الملائكة المومنين كان حضورهم حربهم معهم وقيل كان ذلك معونتهم إياهم بقتال أعدائهم وقيل كان ذلك بأن الملك يأتي الرجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول سمعت هولاء القوم يعني المشركين يقولون والله لئن حملوا علينا لننكشفن فيحدث المسلمون بعضهم بعضا بذلك فتقوى أنفسهم قالوا ذلك كان وحي الله إلى ملائكته (۱)

اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اذ یوحی (الآیۃ) کا مطلب یہ ہے کہ، میں تمہاری مدد کروں گا تم ان کو ثابت قدم رکھو، یعنی ان کے ارادوں کو پختہ اور نیتوں کو درست رکھواؤ مشرکین سے لڑنے میں جوان کے دشمن ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مؤمنین کو ثابت رکھنے کا مطلب ان کے ساتھ جا کر جنگ میں شرکت کرنا ہے۔ بعض نے کہا اس سے مراد ان کے دشمنوں کو قتل کر کے مؤمنین کی مدد کرنا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کی صورت یہ تھی کہ ایک فرشتہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ میں نے مشرکین کی قوم سے سنا ہے، وہ کہہ رہے تھے کہ اگر انہوں (مسلمانوں) نے ہمارے اوپر حملہ کر دیا تو ہم ہزیمت اٹھائیں گے۔ یہ بات ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے نقل کرے گا اور اس طرح ان کے دل اور ارادے پختہ ہو جائیں گے، کہا انہوں نے (بعض مفسرین) کہ درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو فرشتوں کی طرف کی گئی ہے۔

(۱) تفسیر طبری ج ۹ ص ۱۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراسی طرح ''احد'' کی لڑائی میں جو فرشتے رسول اللہ ﷺ کی مدد ونصرت کے لئے آئے ہوئے تھے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھے تھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنه قال رأیت رسول اللہ ﷺ یوم أحد ومعه رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کأشد القتال مارأیتهما قبل ولابعد. (۱)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جو آپ کی طرف سے انتہائی شدید لڑائی لڑ رہے تھے اور اُن پر سفید کپڑے ہیں، میں نے انہیں نہ پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں۔

اور یہ دونوں آدمی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف لڑ رہے تھے وہ سیدنا جبریل وسیدنا میکائیل علیہما السلام تھے چنانچہ ان کی تعیین مسلم کی روایت میں یوں آئی ہے۔

عن سعد قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعن شماله یوم أحد رجلین علیهما ثیاب بیاض مارأیتهما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل علیهما السلام (۲)

سعد کہتے ہیں میں نے اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں جانب دو سفید کپڑے پہنے ہوئے آدمیوں کو دیکھا، میں نے ان دونوں کو نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں یعنی وہ جبریل ومیکائیل علیہما السلام تھے۔

اسی طرح جب سیدنا جبریل علیہ السلام، سیدنا دحیۃ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آیا کرتے تھے تو بہت سے مسلمان انہیں دیکھا کرتے تھے جیسے کہ حدیث جبریل میں آیا ہے جو مشہور ومعروف حدیث ہے جس میں سیدنا جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام، ایمان

(۱) رواہ البخاری: کتاب المغازی، باب إذ همت طائفتان منکم أن تفشلا واللہ ولیهما وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون

(۲) رواہ مسلم: کتاب الفضائل، باب قتال الملائکة مع النبی ﷺ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احسان وغیرہ کے ارکان کے متعلق سوال کئے اور پھر رسول اللہ ﷺ کے جوابات کی تصدیق کر کے جب سیدنا جبریل علیہ السلام چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

..... أتدرون من السائل؟ قالوا . الله ورسوله أعلم، قال هذا جبریل آتاکم یعلمکم أمر دینکم (۱)

کیا تم جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۴۔ اور اسی طرح اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار متبعین انبیاء و رسل علیہم السلام، اور مسلمانوں کا ہر زمان و ہر مکان میں بغیر کسی شک و تردد کے فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا۔

عقلی دلائل

۱۔ سب سے پہلے یہ کہ فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا محال اور عقل کے خلاف نہیں کیونکہ عقل اس چیز کو محال و ممتنع سمجھتی ہے، جو دو چیزوں میں سے کسی ایک کو مستلزم ہو۔

الف۔ اجتماع ضدین، یعنی وہ چیز یا تو اجتماع ضدین کو مستلزم ہو جیسے کسی چیز کا آن واحد (یعنی ایک وقت) میں موجود اور معدوم ہونا۔

ب۔ اور یا وہ اجتماع نقیضین کو مستلزم ہو جیسے مثلاً ظلمت (اندھیرا) اور نور کا ایک ہونا۔ اور فرشتوں کے وجود پر ایمان لانے سے ان میں سے کوئی ایک خرابی بھی لازم نہیں آتی خصوصاً جب کہ فرشتوں کے وجود پر دلائل قطعیہ بھی موجود ہیں۔

۲۔ سارے عقلاء کے ہاں یہ بات مسلم اور مانی ہوئی ہے کہ کسی بھی چیز کا اثر اس کے وجود پر دلیل ہے۔ تو ملائکہ کے وجود کے لئے بھی بہت سے آثار ہیں جو ان کے ثبوت کے مقتضی ہیں۔ مثلاً:

---

(۱) رواہ مسلم: کتاب الإیمان، باب تعریف الإسلام والإیمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف۔ انبیاء ورسل علیہم السلام کی طرف وصول وحی جو کہ بواسطہ جبریل علیہ السلام کے ہوتا ہے، تو یہ ایک ظاہر وواضح اثر ہے، جس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں، یہ اثر فرشتوں کے وجود وثبوت کے لئے مؤید ہے۔ کیونکہ ایک وجود دوسرے وجود کے لئے مثبت اور مؤید ہوتا ہے۔

ب۔ اسی طرح مخلوقات کی ارواح کا قبض ہونا یہ بھی ایک ظاہر وواضح اثر ہے جو ملک الموت اوران کے اعوان کے وجود پر دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ﴾ (۱) کہہ دیجئے تمہاری جانوں کو وہ موت کا فرشتہ جوتم پر متعین ہے، قبض کر لیتا ہے۔

۳۔ کسی چیز کو نہ دیکھنا یہ اس کے عدم وجود کی دلیل نہیں ہے کیونکہ بہت سے ایسی چیزیں دنیا میں پائی جاتی ہیں جو کبھی اور کسی بھی صورت میں دیکھی نہیں جاتیں مگر سب ان کے وجود پر ایمان لائے ہیں۔ مثلاً عقل انسانی اور نفس یا روح جن کی تفصیل مقدمہ میں پہلے گزر چکی ہے، جبکہ فرشتوں کو تو انبیاء ورسل علیہم السلام کے علاوہ اور بھی بہت سے معزز لوگوں نے دیکھا ہے۔

فصل دوم

فرشتوں کے اسماء پر ایمان لانا

اسماءِ ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جن ملائکہ کے اسماء قرآن وحدیث میں صراحت کے ساتھ وارد ہوئے ہیں اور ہمیں ان کے اسماء کا علم ہوگیا ہے تو ان کے ان اسماء پر تفصیلاً ایمان لانا فرض وضروری ہے اور جن فرشتوں کے اسماء کا علم ہمیں قرآن وحدیث سے معلوم نہ ہوسکا تو ان پر اجمالاً ایمان لانا فرض وضروری ہے۔

(۱) الم السجدة : ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے فرشتے ہیں، بغیر کسی تفریق کے ان سب پر ایمان لانا فرض وضروری ہے۔

جن فرشتوں کے اسماء قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں وہ بہت تھوڑے ہیں۔

اب ہم ان فرشتوں کے اسماء کو دلائل کے ساتھ ذکر کریں گے، جو قرآن وحدیث میں صراحت کے ساتھ آئے ہیں۔

۱۔ سیدنا جبریل علیہ السلام

۲۔ سیدنا میکائل علیہ السلام

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾ (۱)

جو شخص دشمن ہو اللہ، اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا اور جبریل و میکائل کا تو اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔

۳۔ سیدنا اسرافیل علیہ السلام: جن کا ذکر حدیث

اللھم رب جبریل و میکائیل واسرافیل

اے اللہ! جو جبریل، میکائل اور اسرافیل کا رب ہے۔

فصل اول میں پہلے گزر چکا ہے۔

۴۔ مالک: جو داروغہ جہنم ہے، چنانچہ کافر ومشرک لوگ جب جہنم کے اندر جلنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے عذاب کے ختم کرنے یا اس میں تخفیف کرنے کی درخواستیں کرکے جب ناامید ہو جائیں گے تو آخری درخواست مالک کے ہاں یہ کریں گے۔ کہ اے مالک تو اپنے رب سے ہمارے لئے موت کے فیصلہ کی درخواست کرتا کہ ہمارے لئے

---

(۱) البقرۃ:۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا فیصلہ ہو جائے اور اس عذاب سے ہماری جان چھوٹ جائے چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کر کے قرآن کہتا ہے:

﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَّاكِثُونَ﴾ (۱)	اور اہل جہنم پکاریں گے اے مالک تیرا رب کسی طرح ہمارا کام تمام کردے، مالک جواب میں کہے گا تم کو اِسی حال میں رہنا ہے۔

۵۔ رضوان: اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں میں سے ایک فرشتہ رضوان ہے جو جنت کا خازن ہے۔ چنانچہ اسی طرف اشارہ کر کے امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وخازن الجنة ملک يقال له رضوان جاء مصرحابه في بعض الاحاديث(۲)	جنت کا داروغہ ایک فرشتہ ہوگا جس کو ''رضوان'' کہا جائے گا، بعض احادیث میں اس کی تصریح آئی ہے۔

۶۔۷۔ ہاروت و ماروت: جنہیں اللہ تعالیٰ نے تعلیم سحر کی غرض سے لوگوں کے فتنہ وآزمائش کے لئے زمین پر نازل کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ	اور اس کے پیچھے بھی ہوگئے جو ہاروت، ماروت نامی دوفرشتوں پر بابل میں نازل کیا گیا تھا اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ وہ دونوں کہتے کہ ہم تو

(۱) سورة الزخرف ۷۷ (۲) البداية والنهاية ص ۵۰ باب خلق الملائكة وصفاتهم عليهم السلام واللفظ له / بدائع الزهور في وقائع الدهور ص ۴۰ /جامع الأحاديث ج ۲۰ ص ۲۲۶ / مسند احمد عبدالله بن أبي أوفى رضي الله عنه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ﴾ (۱)

آزمائش ہیں پس تو کافر مت ہو اس پر بھی لوگ ان دونوں سے اس قسم کا سحر سیکھ لیتے جس کے ذریعے سے وہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔

۸۔۹۔ منکر ونکیر: احادیث میں جن فرشتوں کے اسماء کی تصریح آئی ہے ان میں منکر ونکیر بھی ہیں یہ دونوں قبر میں مردے سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے۔

عن أبی هريرة قال قال رسول الله ﷺ إذا قبر الميت أوقال احد كم أتاه ملكان أسودان أزرقان يقال لأحدهما المنكر وللآخر النكير (۲)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا: جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو کالے رنگ، نیلی آنکھوں والے، فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔

یہ مکمل حدیث ''اعمال الملائکۃ'' کی بحث میں آگے آئے گی۔ إن شاء اللہ۔

بعض آثار میں ملک الموت کا نام عزرائیل کے ساتھ آیا ہے مگر نہ قرآن میں یہ نام آیا ہے اور نہ ہی احادیث صحیحہ میں چنانچہ ملک الموت کے متعلق امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس طرح لکھتے ہیں:

وأما ملك الموت فليس بمصرح باسمه فی القرآن ولا فی الأحاديث

ملک الموت کا نام وضاحت سے قرآن مجید اور صحیح احادیث میں

---

(۱) سورة البقرة: ۱۰۲

(۲) رواه الترمذی: كتاب الجنائز ،باب ماجاء فی عذاب القبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصحاح وقد جاء تسميته في بعض الآثار بعزرائيل والله أعلم (١)

وارد نہیں ہوا۔ البتہ بعض آثار میں ملک الموت کا نام عزرائیل بتایا گیا ہے۔

بس ہمارا ایمان ملک الموت ہی پر ہے خواہ اس کا نام عزرائیل ہو یا کوئی اور ہو، اور اگر کہیں کسی صحیح سند سے عزرائیل نام ثابت ہو تو ہمارا اس پر بھی ایمان ہے۔

اور بعض علماء نے کہا کہ ''رقیب'' و ''عتید'' بھی دو فرشتوں کے نام ہیں اور وہ حضرات

﴿ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ. مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ (٢)

جس وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے انسان منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے استدلال کرتے ہیں، مگر حقیقت میں رقیب و عتید نام نہیں ہیں بلکہ یہ وصف ہیں ان دو فرشتوں کے جو بندوں کے ساتھ رہ کر ان کے اعمال کو ہر وقت لکھتے رہتے ہیں گویا رقیب و عتید کا معنیٰ ہے کہ وہ دو فرشتے جو ہمیشہ انسان کے ساتھ حاضر و موجود رہتے ہیں کبھی اس سے غائب نہیں ہوتے۔

---

(١) البداية والنهاية ج ١ ص ٤٧ باب ذكر خلق الملائكة وصفاتهم عليهم السلام

(٢) سورة ق: ١٧، ١٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

فرشتوں کی صفات پر ایمان لانا

فرشتوں کی صفات عموماً دو طرح کی ہوتی ہیں۔

الف۔ صفاتِ خَلقی (پیدائشی)

ب۔ صفاتِ خُلقی (اخلاقی وفطری)

ہم نہایت ہی اختصار کے ساتھ فرشتوں کی دونوں طرح کی صفات میں سے کچھ قارئین کے سامنے سپردِ قلم کریں گے۔

الف۔ فرشتوں کی صفاتِ خَلقی (پیدائشی) کا بیان:

خلق و پیدائش کے اعتبار سے بھی فرشتوں کی بہت سی صفات ہیں جن میں سے کچھ حسب ذیل ہیں۔

الف۔ مادۂ تخلیق: مادہ تخلیق کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے کس چیز سے پیدا کئے گئے ہیں؟ سو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور (روشنی) سے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ان کی خلقت و پیدائش نورانی ہے چنانچہ حدیث میں اسی طرح آیا ہے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "خلقت الملائكة من نور و خلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لكم (۱)

فرمایا: ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور جنات آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے اور آدم کی تخلیق کے بارے میں تفصیل تمہارے سامنے بیان کردی گئی ہے۔

---

(۱) رواه مسلم: كتاب الزهد، باب في أحاديث متفرقة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عِظَمِ تخلیق: اس سے مطلب خلقت کے اعتبار سے بڑا ہونا ہے۔ اس بارے میں ہم صرف دو فرشتوں کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

الف۔ سیدنا جبریل علیہ السلام: جیسے کہ حدیث میں آیا ہے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

عن عبداللہ "ما کذب الفؤاد مارای" قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل فی حلة من رفرف قد ملأ ما بین السماء والأرض (۱)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت "ما کذب الفواد مارأی" کے متعلق منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا کہ انہوں نے آسمان وزمین کی درمیانی جگہ بھر دی تھی۔

ب۔ حملة العرش: چنانچہ حدیث میں حاملین عرش میں سے کسی ایک کے متعلق آیا ہے کہ ان کے کان کی نرمی سے گردن تک سات سو سال کی مسافت ہے۔ اب پیش خدمت ہے متن حدیث:

عن جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ قال "أذن لی ان احدث عن ملک من ملائکة اللہ من حملة العرش إن ما بین شحمة أذنه الی عاتقه مسیرة سبعمائة عام (۲)

فرمایا: مجھے حملة العرش میں سے ایک فرشتے سے بات کرنے کی اجازت دی گئی، اس کے کندھے اور کان کی لو کا درمیانی فاصلہ سات سو سال کا سفر تھا۔

---

(۱) رواہ الترمذی: کتاب التفسیر، سورة النجم واللفظ له، البخاری، کتاب التفسیر سورة النجم

(۲) رواہ ابوداؤد: کتاب السنة، باب فی الجهمیة واللفظ له، والدیلمی فی الفردوس، باب الألف رقم الحدیث ۱۲۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ **خلق میں تفاوت:** سارے فرشتے خلق ومقدار میں ایک جیسے نہیں ہیں بلکہ ان میں تفاوت ہے۔ مثلاً بعض فرشتوں کے دو دو، بعض کے تین تین، بعض کے چار چار اور بعض کے اس سے بھی زیادہ بازو ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ (۱)	تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا، اسی نے ملائکہ کو پیغام رساں بنایا، جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں وہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں بڑھاتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے فرشتوں کے لئے دو چیزیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ فرشتوں کے بازو ہیں، دوسرا یہ کہ ان کے بازوؤں کی تعداد میں بھی تفاوت ہے۔ مثلاً کسی کے دو دو، کسی کے تین تین، کسی کے چار چار اور کسی کے اس سے بھی زیادہ بازو ہیں جیسا کہ سیدنا جبریل علیہ السلام کے متعلق آیا ہے کہ ان کے چھ سو بازو ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں اسی طرح آیا ہے۔

عن الشیبانی قال سألت زرًّا عن قوله تعالیٰ "فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی" قال أخبرنا عبداللہ أن محمدا صلی اللہ علیه وسلم رأی جبریل له ستمائة جناح (۲)	شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے زر سے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کے بارے میں پوچھا 'فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی إلی عبده ما اوحی'' تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں عبداللہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

---

(۱) سورہ فاطر: ۱ (۲) رواہ البخاری: کتاب التفسیر، سورۃ النجم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جمال وخوبصورتی: فرشتوں کی جملہ صفات میں سے ایک صفت جمال و خوبصورتی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہترین حسن و جمال کے ساتھ پیدا کیا ہے چنانچہ سیدنا جبریل علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى﴾ (۱)

اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے جو زورآور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

''ذومرۃ'' کا معنیٰ ہے حسن و جمال والا، چنانچہ امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول سند کے ساتھ یوں نقل کرتے ہیں:

حدثني علي قال ثنا ابو صالح قال ثني معاوية عن علي عن ابن عباس في قوله "ذومرة" قال ذو منظر حسن (۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ذومرۃ'' سے مراد یہ ہے کہ خوبصورت نظر آنے والا۔

اور جس طرح لوگوں کے ذہن میں جن وشیاطین کا قبح اور ان کی بدصورتی بیٹھ چکی ہے تو اسی طرح فرشتوں کی خوبصورتی اور ان کا حسن و جمال بھی ان کی فطرت میں راسخ ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ جب کسی حسین وخوبصورت انسان کو دیکھتے ہیں تو دیکھتے ہی فوراً اس کو فرشتوں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں جیسا کہ مصر کی شہزادیوں نے جب سیدنا یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کو دیکھا تو فوراً یہی کہنے لگیں کہ یہ انسان تو نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

پس جب ان خواتین نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا

---

(۱) سورۃ النجم: ۵،۶

(۲) تفسیر الطبری، ج۲۷ ص ۲۵ واللفظ له، تفسیر ابن کثیر ج۴ ص ۲۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ﴾ (۱)

تو حیران ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں، حاش للہ! یہ تو انسان نہیں، یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مصر کی ان عورتوں (شہزادیوں) نے فرشتوں کو کب دیکھا کہ وہ حسن و جمال کے مالک ہیں اور پھر سیدنا یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ تشبیہ دے رہی ہیں؟ تو لامحالہ یہی کہنا پڑے گا کہ ان کی فطرت میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ فرشتے حسین وخوبصورت ہیں اور یہ بات فرشتوں کے حسن و جمال کے لئے ایک بہترین دلیل ہے۔

۵۔ عدم تھکاوٹ: فرشتوں کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت کے باوجود تھکتے نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ﴾ (۲)

پس وہ فرشتے جو تیرے رب کے پاس ہیں، رات دن اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں، اور وہ نہیں تھکتے۔

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴾ (۳)

اور جو فرشتے اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ وہ تھکتے ہیں، وہ رات دن اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس سے رکتے نہیں۔

۶۔ کثرت عدد: فرشتے کثرت کے اعتبار سے تو بہت ہی ہیں جن کی تعداد اور شمار کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱) سورۃ یوسف: ۳۱ (۲) سورۃ فصلت: ۳۸ (۳) سورۃ الانبیاء: ۱۹، ۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ﴾ (۱)	اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

فرشتوں کی کثرت کا اندازہ ذیل میں ذکر کردہ حدیثوں سے ہوتا ہے۔

عن مالک بن صعصعة رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم بینا أنا عندالبیت بین النائم والیقظان..... فرفع لی البیت المعمور فسألت جبریل فقال هذا البیت المعمور یصلی فیه کل یوم سبعون ألف ملک اذا خرجوا لم یعودوا إلیه آخرما علیهم (۲)	مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بیت اللہ کے پاس نیم خوابی ونیم بیداری کے عالم میں تھا...... پھر مجھے بیت المعمور لے جایا گیا، اس کے بارے میں میں نے جبریل سے پوچھا تو انہوں نے کہا، یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب ایک مرتبہ پڑھ لیں تو دوبارہ وہ نہیں آتے۔

اب آپ اندازہ لگائیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بیت المعمور میں ایک ہی دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور ان کو قیامت تک پھر داخل ہونے کا موقعہ ہی نہیں ملتا تو اب بتائیے کہ ان کی تعداد اور ان کا شمار کتنا ہوگا؟

ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ:

قیامت کے دن جب جہنم کو لایا جائے گا تو جہنم ستر ہزار زنجیروں کے ساتھ بندھی ہوئی ہوگی اور ہر ایک زنجیر کو ستر ہزار فرشتوں نے پکڑا ہوا ہوگا۔ اب ملاحظہ فرمائیں متن حدیث:

---

(۱) سورة المدثر: ۳۱

(۲) رواه البخاری: کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة واللفظ له. مسلم: کتاب الایمان، باب الإسراء برسول الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم یؤتی بجھنم یومئذ لھا سبعون ألف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونھا

(۱)

فرمایا: اُس دن جہنم کی ستر ہزار لگام ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

تو چار ہزار نو سو ملین (أربعة آلاف و تسعمائة مليون) فرشتے تو صرف یہی ہیں جو جہنم کو پکڑے ہوئے ہیں۔ تو جو دوسرے کاموں کے لئے مقرر ہیں ان کا کیا اندازہ ہوگا؟

خلاصہ یہ کہ فرشتوں کی تعداد اور شمار بہت زیادہ ہے اور ان کی تعداد و شمار کو ان کے خالق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۷۔ **انسانوں کی شکل میں متشکل ہونا:** فرشتوں کی جملہ صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ انسانوں کی شکل میں متشکل ہو جاتے ہیں جیسا کہ جب سیدنا جبریل علیہ السلام سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انسان و بشر ہی کی شکل میں آئے۔ جسے دیکھ کر سیدہ مریم رضی اللہ عنہ نے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَاباً فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَـرًا سَوِيًّا ۞ قَالَتْ إِنِّي أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴾ (۲)

پس مریم علیہا السلام نے لوگوں کے سامنے پردہ ڈال دیا، پس ہم نے ان کے پاس اپنا ایک فرشتہ بھیجا اور وہ ان کے سامنے مکمل آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا تو مریم علیہا السلام نے کہا میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو اس سے ڈرنے والا ہے۔

---

(۱) رواہ مسلم: کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها ،باب جهنم اعاذنا الله منها

(۲) سورۃ مریم: ۱۷، ۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح سیدنا جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی اکثر و بیشتر اوقات انسان و بشر ہی کی شکل میں آیا کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

عن عائشة رضي الله عنها أن الحارث بن هشام سأل النبي صلى الله عليه وسلم كيف يأتيك الوحي؟ قال كل ذالك ياتي الملك أحيانا في مثل صلصلة الجرس فيفصم عني وقد وعيت ما قال وهو أشده علي ويتمثل لي الملك أحيانا رجلا فيكلمني فأعي مايقول (۱)

حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی آنے کی کیا کیفیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کبھی تو فرشتہ گھنٹی کے بجنے کی آواز کی مانند آتا ہے۔ اور میں اس کی بات کو یاد رکھتا ہوں، اور یہ صورت مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ کسی آدمی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے اور میں اس کی بات کو محفوظ رکھتا ہوں۔

۸۔ **فرشتوں کا مرنا:** كل نفس ذائقة الموت کے قانون کے مطابق دوسری مخلوقات کی طرح فرشتے بھی مرجاتے ہیں، اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے:

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴾ (۲)

اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمانوں و زمین کی سب مخلوق بے ہوش ہو جائے گی سوائے اسکے جس کو اللہ چاہے، پھر دوسری پھونک ماری جائے گی تو یکا یک سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

---

(۱) رواه البخاري: كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة واللفظ له. مسلم: كتاب الايمان، باب الإسراء برسول الله (۲) سورة الزمر: ۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیت فرشتوں کو شامل ہے کیونکہ وہ آسمانوں میں ہیں چنانچہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذه النفخة هي الثانية وهي نفخة الصعق وهي التي يموت بها الأحياء من أهل السموات والأرض إلا من شاء الله كما جاء مصرحا به مفسرا في حديث الصور المشهور ثم يقبض أرواح الباقين حتى يكون آخر من يموت ملك الموت وينفرد الحي القويم الذي كان أولاً وهو الباقي آخراً بالد يمومة والبقاء ويقول (لمن الملك اليوم) ثلاث مرات ثم يجيب نفسه بنفسه فيقول (الله الواحد القهار) أنا الذي كنت وحدي وقد قهرت كل شئ وحكمت بالفناء علي كل شئ(۱)

یہ دوسرا صور ہوگا جس سے ہر زندہ مرجائے گا خواہ آسمان میں ہو خواہ زمین میں، مگر جسے اللہ چاہے، جیسا کہ صور کی مشہور حدیث میں ہے، پھر باقی لوگوں کی روحیں قبض کی جائیں گی یہاں تک کہ سب سے آخر خود حضرت ملک الموت کی روح بھی قبض کی جائے گی اور صرف اللہ تعالیٰ ہی باقی رہ جائے گا جو حی و قیوم ہے جو اول سے تھا اور آخر میں دوام کے ساتھ رہ جائے گا، پھر فرمائے گا کہ آج کس کا راج ہے؟ تین مرتبہ یہی فرمائے گا، پھر خود آپ ہی اپنے آپ کو جواب دے گا کہ اللہ واحد و قہار کا، میں ہی اکیلا ہوں جس نے ہر چیز کو اپنی ماتحتی میں کر رکھا ہے آج میں نے سب کو فناء کا حکم دے دیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ نفخ الصور کے وقت دوسرے احیاء سمیت فرشتے بھی مرجائیں گے۔ باقی رہی یہ بات کہ کیا نفخ الصور سے پہلے بھی کوئی فرشتہ فرشتوں میں سے مرجاتا

(۱) تفسیر ابن کثیر: ج۴ ص ۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نہیں؟ تو اس کا علم ہمیں نہیں اور نہ ہم اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں کیونکہ نہ تو اس کے اثبات پر ہمیں کوئی صحیح نص ملی ہے اور نہ ہی اس کی نفی پر۔

اور فرشتوں کی موت پر یہ آیت بھی دلیل ہے:

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (۱) اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

ب۔ فرشتوں کی صفات خُلقی کا بیان:

فرشتوں کی بہت سے خلقی (اخلاقی) صفات بھی ہیں مگر ہم تنگی مقام کی وجہ سے صرف درج ذیل صفات پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ا۔ شرافت وطہارت: فرشتوں کی خُلقی صفات میں سے ایک صفت شرافت و طہارت اور پاکیزگی ہے۔ کہ ان کے اخلاق وافعال صالح و نیک اور بارّ و طاہر ہیں چنانچہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ○ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ○ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ○ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ○ كِرَامٍ بَرَرَةٍ﴾ (۲)

ہرگز نہیں، یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اس کو پڑھے وہ مکرم صحف میں ہے، وہ صحیفے بلند مقام اور مقدس ہیں، ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں جو بزرگ اور نیک کردار ہیں۔

چنانچہ ''کرام بررة'' کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أي خلقهم كريم حسن شريف وہ ظاہر و باطن میں پاک ہیں، وجیہ خوش رو

www.KitaboSunnat.com

---

(۱) سورة القصص: ۸۸ (۲) سورة عبس: ۱۱ إلى ۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأخلاقهم وأفعالهم بارّة طاهرة كاملة (۱) — شریف اور بزرگ ظاہر میں اور اخلاق وافعال کے پاکیزہ باطن میں۔

۲۔ شدت حیاء: فرشتوں کی صفات جمیلہ میں سے ایک صفت حیاء بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی ران مبارک ظاہر تھی۔ دریں اثناء سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے مگر آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک نہ چھپائی بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاکر آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے مگر آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک نہیں چھپائی ان کے بعد جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ران مبارک کو فوراً چھپالیا۔ اور پھر اس مبارک جلسہ کے ختم ہونے کے بعد جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے حقیقت حال دریافت کی، کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما جب آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک نہیں چھپائی اور جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فوراً اپنی ران مبارک چھپالی آخر اس کی کیا حکمت ہے؟ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں ایسے شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اب سن لیں متن حدیث:۔

أن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعاً في بيتي كاشفاً عن فخذيه أوساقيه — (ترجمہ مفہوم سے واضح ہے)

---

(۱) تفسیر ابن کثیر: ج ۴ ص ۴۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاستاذن أبوبکر فأذن له وهو علی
تلک الحال فتحدث ثم استأذن
عمر فاذن له وهو کذلک فتحدث
ثم استأذن عثمان فجلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسوی
ثیابہ قال محمد ولا اقول ذلک
فی یوم واحد، فدخل فتحدث فلما
خرج قالت عائشة: دخل ابوبکر
فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل
عمر فلم تهتش له ولم تباله ثم
دخل عثمان فجلست و سویت
ثیابک فقال ألا أستحی من رجل
تستحی منه الملائکة (۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیاء فرشتوں کی صفات جمیلہ میں سے ایک صفت ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور کی شرح کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وفیه فضیلة ظاهرة لعثمان رضی اللہ عنہ	اس حدیث میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر
وجلالته عند الملائکة وأن الحیاء	ہے اسی طرح فرشتوں کے ہاں جلالتِ شان بھی
صفة جمیلة من صفات الملائکة	اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حیا بھی
(۲)	فرشتوں کی صفات جمیلہ میں سے ایک صفت ہے

(۱) رواہ مسلم: کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
(۲) مسلم بشرح النووی ج ۱۵ ص ۱۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عبادت میں منظم ہونا: فرشتے اپنی ساری عبادات واحوال میں منظم ہو کر اللہ تعالیٰ کے اوامر کی تنفیذ کرتے ہیں، چنانچہ وہ قیامت کے دن جب آئیں گے تو نہایت منظم طریقے سے صفیں باندھ کر آئیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾ (۱)	اور آئے گا تیرا رب اور فرشتے صف درصف۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴾ (۲)	جس دن روح (جبرائیل) اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی بات نہیں کرے گا سوائے جس کو رحمٰن اجازت دے دے اور وہ بھی ٹھیک بات کہے گا۔

اسی طرح فرشتوں کی اس جمیل صفت کی اقتداء کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ترغیب دی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مالي اراكم رافعي أيديكم كانها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة قال ثم خرج علينا فرآنا حلقاً فقال مالي أراكم عزين قال ثم خرج علينا فقال الاتصفون	جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اُٹھائے دیکھتا ہوں جیسا کہ شریر گھوڑوں کی دُمیں۔ نماز میں حرکت نہ کرو پھر آپ نکلے تو دیکھا ہم نے علیحدہ علیحدہ حلقے بنائے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں جدا جدا پاتا

(۱) سورة الفجر: ۲۲ (۲) سورة النبأ: ۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كما تصف الملائكة عند ربها فقلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وكيف تصف الملائكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاول ويتراصون في الصف (١)

ہوں اس کے بعد پھر تشریف لائے تو فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صفیں باندھتے ہیں ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں کیسے باندھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو دوسری امتوں پر اس طرح فضیلت دی ہے کہ ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دیا ہے۔

عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلنا على الناس بثلاث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجعلت لنا الأرض كلها مسجدا وجعلت تربتها لنا طهورا إذا لم نجد الماء وذكر خصلة أخرى (٢)

فرمایا: ہمیں دوسری امتوں پر تین طرح سے فضیلت دی گئی ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوف کی طرح بنایا گیا ہے اور زمین کو مکمل طور پر ہمارے لئے سجدہ گاہ بنایا گیا ہے اور جب پانی نہ ہو تو اسی کی مٹی کو ہمارے لئے پاکی کا ذریعہ بھی بنایا گیا ہے۔ اور ایک اور خصوصیت بھی ذکر فرمائی۔

---

(١) رواه مسلم: كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلوة والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام واتمام الصفوف الأول والتراص فيها ، الامر بالاجتماع، واللفظ له . والطبراني في المعجم الكبير ج ٢ ص ٢٠٠ ،حرف الجيم .مسند جابر بن سمرة..... .مصنف ابن ابي شيبة ،كتاب الصلاة ،باب (١٢٨) مايقول في إقامة الصف/الرقم:٦١ (٢) رواه مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ فرشتے اپنے سارے احوال واعمال اور اطاعت وعبادات میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ایسے فرمان بردار ہیں جو اس کے حکم سے ایک انچ آگے پیچھے نہیں ہوتے اور وہ بھی منظم طریقہ سے۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُوْنَ(۱)	اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد رکھتا ہے، پاک ہے وہ، فرشتے تو اس کے معزز بندے ہیں، فرشتے بات میں اللہ تعالیٰ سے پہل نہیں کرتے اور وہ فرشتے اللہ کے حکم کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں۔

۴۔ **محبت کرنا:** فرشتوں کی صفات جمیلہ میں سے ایک صفت محبت بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک وصالح بندوں کے ساتھ دوستی رکھ کر محبت کرتے ہیں جیسے حدیث میں آیا ہے:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله تبارک وتعالیٰ إذا أحب عبدا نادى جبريل عليه السلام ان الله قد أحب فلانا فاحبه فيحبه جبريل ثم ينادى جبريل فى السماء ان الله قد أحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ويوضع له القبول فى أهل الأرض (۲)	فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے، تم بھی اُس سے محبت کرو، پس جبریل بھی اُس سے محبت کرتا ہے اور پھر آسمان میں پکارتا ہے کہ فلاں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اُس سے محبت کرتے ہیں، اور پھر زمین والوں میں اس کی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

---

(۱) سورة الانبياء: ۲٦

(۲) رواه البخاری: كتاب التوحيد،باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

فرشتوں کے اعمال پر ایمان لانا

فرشتوں کے مختلف قسم کے مختلف اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو سونپ دیئے گئے ہیں اور جس فرشتہ کے جو کام سپرد کیا گیا ہے وہ وہی کام کرتا ہے۔ مثلاً کسی فرشتہ کو سجدہ کا حکم دیا گیا ہے تو وہ سجدہ میں ہے، کسی کو رکوع کا حکم دیا گیا ہے تو وہ ہمیشہ رکوع ہی میں ہے اور جس کو قیام کا حکم فرمایا گیا وہ اسی قیام میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے علی ہذا القیاس۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرکے فرشتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ٥ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ٥ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ﴾ (۱)

اور فرشتے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا معین مقام ہے اور ہم تو صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں اور ہم تو پاکی بیان کرنے والے ہیں۔

اور حدیث میں بھی اسی طرح آیا ہے:

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی السمٰوات السبع موضع قدم ولاشبر ولا کف الا وفیہ ملک قائم أو ملک راکع أوملک ساجد فإذا کان یوم القیامۃ قالوا جمیعا سبحانک ما عبدناک حق

فرمایا: کہ ساتوں آسمانوں میں ایک پاؤں یا ایک بالشت بھر یا ایک ہتھیلی کے برابر بھی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام، رکوع یا سجدہ کی حالت میں نہ ہو، پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ سب کہیں گے۔ اے اللہ تو پاک ہے، جیسا آپ کی عبادت کا حق تھا، ہم ویسے عبادت نہ کرسکے، البتہ ہم نے آپ کے ساتھ

---

(۱) سورۃ الصافات: ۱۶۴ إلی ۱۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادتک إلا أنا لم نشرک بک شیئا. (۱)
کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان میں بے شمار فرشتے (جن کے تعداد و شمار کو وہ خود ہی جانتا ہے) مختلف کاموں کے لئے مقرر کردیئے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکور اور اس جیسی ایک اور حدیث ذکر کرنے کے بعد امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فدل هذان الحديثان على أنه مامن موضع في السموات السبع إلا وهو مشغول بالملائكة وهم في صنوف من العبادة، منهم من هو قائم أبداً ومنهم من هو راكع ابداً ومنهم من هو ساجد أبداً ومنهم من هو في صنوف أخر والله أعلم بها وهم دائمون في عبادتهم وتسبيحهم وأذكارهم واعمالهم التي أمرهم الله بها (۲)

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ساتوں آسمانوں میں کوئی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ مشغول نہ ہو، طرح طرح کی عبادات میں، بعض تو ہمیشہ قیام میں ہیں اور بعض ہمیشہ رکوع کی حالت میں ہیں اور بعض ہمیشہ سجدہ کی حالت میں ہیں۔ اور بعض دوسری عبادتوں میں مصروف ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ اور وہ فرشتے ہمیشہ اپنی عبادت، تسبیحات، اذکار اور اپنے اعمال میں مصروف رہتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے۔

قرآن وحدیث کے تتبع ومطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے اور اعظم واجل لشکر ہیں جو مختلف کاموں پر مامور ہیں مگر ہمیں سب فرشتوں کے

(۱) رواه الطبراني في المعجم الكبير ج ۲ ص ۱۸۴ حرف الجيم، مسند جابر بن عبدالله

(۲) البداية و النهاية ج ۱ ص ۴۲، باب ذكر خلق الملائكة و صفاتهم عليهم السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اعمال کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ہاں البتہ ان میں سے بعض فرشتوں کے اعمال کا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن وحدیث میں آیا ہے اسی لئے ہم اپنی ناقص معلومات کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں فرشتوں کے ان خاص اعمال میں سے کچھ اعمال کو نہایت اختصار کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کریں گے۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ **وحی کی ذمہ داری:** اس اہم واشرف ترین عمل کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے صرف سیدنا جبریل امین علیہ السلام کو مخصوص ومنتخب کیا ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ﴾ (۱)

جو شخص جبریل کا دشمن ہے تو پس اُس نے آپ کے دل پر قرآن اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے اور یہ قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴾ (۲)

اور بے شک یہ قرآن اللہ کا بھیجا ہوا ہے، اس کو ایک امانتدار فرشتہ آپ کے دل پر لے کر آیا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔

۲۔ **وصول ارزاق وبارش وغیرہ:** بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نباتات، بارش برسانے اور بندوں کو رزق وروزی پہنچانے پر مقرر ہیں اور یہ سیدنا میکائیل علیہ السلام ہیں۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۹۷ (۲) سورۃ الشعراء: ۱۹۳۔۱۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ دوسرے معاونین بھی ہیں۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرکے امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وميكائيل موكل بالقطر والنبات الذين يخلق منهما الأرزاق في هذه الدار وله أعوان يفعلون مايأمرهم به بأمر ربه يصرفون الرياح والسحاب كما يشاء الرب جل جلاله وقدروينا أنه مامن قطرة تنزل من السماء إلاومعها ملك يقرر ها في موضعها من الأرض (١)	اور میکائل بارش اور اُگنے والی چیزوں پر مقرر ہیں، جن دونوں سے رزق پیدا ہوتا ہے دنیا میں۔ اور میکائل کے معاونین ہیں جو اللہ کے حکم سے، میکائیل کی راہنمائی کے مطابق کام کرتے ہیں، مثلاً ھواؤں کا رُخ بدلتے ہیں، اسی طرح بادلوں کا بھی اپنے رب کی مرضی کے موافق، اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آسمان سے بارش کا کوئی قطرہ نہیں گرتا مگر یہ کہ اُس کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو زمین میں اُس کی مقررہ جگہ تک اُسے پہنچا دیتا ہے۔

۳۔ صور پھونکنا: فرشتوں کی مختلف قسم کے اعمال میں سے ایک عمل صور میں پھونکنا بھی ہے اور یہ عمل سیدنا اسرافیل علیہ السلام کے حوالے ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو حکم کرے گا تو وہ صور میں پھونکے گا، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

.... عن عكرمة في قوله عزوجل "ونفخ في الصور" قال الصور مع اسرافيل وفيه أرواح كل شئ	سیدنا عکرمہ سے قول باری تعالیٰ "ونفخ في الصور" کے بارے میں منقول ہے کہ صور اسرافیل علیہ السلام کے پاس ہے اور جس

(١) البداية والنهاية ج ١ ص ٤٦، باب ذكر خلق الملائكة و صفاتهم عليهم السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

<table>
<tr><td>يكون فيه يوم ينفخ فيه نفخة الصعقة، فإذا نفخ فيه نفخة البعث قال الله عزوجل: لعزتي لترجعن كل روح الىٰ جسدها قال و منها أعظم من سبع سموات ومن الارض، قال فخلق الصور على جبهة اسرافيل وهو شاخص ببصره إلى العرش متى يؤمر بالنفخ فينفخ الصور (١)</td><td>دن ''نفخة الصعقة'' پھونکا جائیگا تو سب ارواح اُس میں آ جائیں گی۔اور جب ''نفخة البعث'' پھونکا جائے گا تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ میری عزّت کی قسم! ہر روح اپنے جسم میں واپس ہو جائے، عکرمہ نے فرمایا کہ اُس میں سے کچھ ساتوں آسمانوں اور زمین سے بڑے ہیں اور صور اسرافیل کی پیشانی میں پیدا کیا گیا ہے۔اور اسرافیل علیہ السلام مسلسل عرش کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کب اُنہیں حکم دیا جائے تو وہ صور پھونک دیں۔</td></tr>
</table>

۴۔ **قبض ارواح العباد:** بعض فرشتے بندوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں جیسے ملک الموت جس کو بعض آثار کے مطابق عزرائیل بھی کہتے ہیں، مگر قرآن کریم نے اسکو ملک الموت ہی کے لقب سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

<table>
<tr><td>﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾ (٢)</td><td>کہہ دیجئے کہ تمہاری جانوں کو وہ فرشتہ قبض کرلیتا ہے جو تم پر متعین ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جاؤ گے۔</td></tr>
</table>

اور یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ بندوں کی روح یا جان نکالنے کے لئے صرف ایک ہی فرشتہ نہیں بلکہ ایک سے کہیں زیادہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(١) كتاب العظمة للأمام الأصبهاني ج ٣ ص ٨٤٢ صفة اسرافيل وما و كل به

(٢) سورة السجده: ١١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ حَتّٰی إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴾ (۱)	یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو اس کی جان ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَوْ تَرٰی إِذِ الظَّالِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْا أَيْدِيْهِمْ أَخْرِجُوْا أَنْفُسَكُمْ، أَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ ﴾ (۲)	کاش آپ ان کو دیکھتے جب ظالم موت کی سختیوں میں پڑے ہوئے ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھائے ان سے کہیں گے، اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔

ایک تیسری جگہ پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَوْ تَرٰی إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴾ (۳)	کاش آپ دیکھتے جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں، ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے کہتے ہیں کہ جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔

مذکورہ بالا آیات سے صاف معلوم ہوا کہ قبض ارواح کے لئے صرف ملک الموت ہی نہیں بلکہ ان کے بہت سے اعوان (مددگار) بھی ہیں چنانچہ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ

﴿ حَتّٰی إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴾	یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے

---

(۱) سورۃ الأنعام: ۶۱ (۲) سورۃ الأنعام: ۹۳ (۳) سورۃ الأنفال: ۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور
وہ کوتاہی نہیں کرتے۔(۱)

کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یوں ہی نقل کرتے ہیں:

عن الحسن بن عبيدالله في قوله "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَايُفَرِّطُوْنَ" قال سئل ابن عباس رضى الله عنهما فقال إن لملك الموت أعوانا من الملائكة (۲)	سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمانِ مبارک "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَايُفَرِّطُوْنَ" کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ملک الموت کے فرشتوں ہی میں سے بہت سے معاونین ہیں۔

اور آگے چل کر امام ابن جریر طبری دوسرے مفسرین حضرات کے اقوال نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عن منصور عن ابراهيم في قوله توفته رسلنا، قال يتوفاه الرسل ثم يقبض منهم ملك الموت الأنفس قال الثورى واخبرنى الحسن بن عبيدالله عن ابراهيم قال: هم أعوان ملك الموت قال الثورى واخبرنى رجل عن مجاهد قال جعلت الارض لملك الموت مثل الطست يتناول من حيث	ابراہیم، اللہ تعالیٰ کے فرمان "توفته رسلنا" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پہلے دوسرے فرشتے روح قبض کر لیتے ہیں، پھر اُن سے ملک الموت وصول کر لیتا ہے۔ اسی طرح ابراہیم سے منقول ہے کہ یہ "رُسُل" ملک الموت کے معاونین ہیں۔ اسی طرح مجاہد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ملک الموت کے لئے ایک طشت کی مانند بنادیا ہے، وہ جہاں سے چاہتے ہیں لے لیتے

(۱) سورة الأنعام: ۶۱ (۲) تفسير الطبرى: ج ۷ ص ۱۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاء، وجعلت له أعوان يتوفون الأنفس ثم يقبضها منهم (۱)
ہیں۔ اور ان کے معاونین مقرر کیے گئے ہیں، جو پہلے روح نکالتے ہیں، پھر ملک الموت اُن سے وصول کر لیتے ہیں۔

اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح لکھتے ہیں:

وله أعوان يستخرجون روح العبد من جثته حتى تبلغ الحلقوم فيتناولها ملك الموت بيده (۲)
ملک الموت کے مددگار ہیں، جو بندے کے جسم سے روح نکالتے ہیں پھر جب روح حلقوم تک پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت اس کو اپنے ہاتھ سے لے لیتے ہیں۔

۵۔ آفتوں سے حفاظت کرنا: فرشتوں میں سے بعض فرشتے بندوں کی حفاظت و نگرانی پر مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو آفتوں اور بلاؤں سے بچاتے ہیں جن کو حفظۃ (حفاظت کرنے والے) کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ﴾ (۳)
اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان فرشتے بھیجتا ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

يقول تعالى ذكره إن ربكم يحفظكم برسل يعقب بينها يرسلهم إليكم بحفظكم وبحفظ
اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ یعنی تمہارا رب تمہاری حفاظت کرتا ہے اُن فرشتوں کے ساتھ جنہیں وہ پے در پے تمہاری اور تمہارے اعمال کی

---

(۱) تفسیر الطبری: ج ۷ ص ۱۴۰
(۲) البداية والنهاية ج ۱ ص ۴۷ باب ذکر خلق الملائكة وصفاتهم عليهم السلام
(۳) سورۃ الانعام: ۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أعمالكم إلىٰ أن يحضر كم الموت وينزل بكم أمر الله (١)

حفاظت کے لئے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ تمہیں موت پہنچ جائے اور اللہ کا فیصلہ تمہارے اوپر نازل ہو جائے۔

اور ان حفظۃ کو ''معقبات'' بھی کہتے ہیں چنانچہ ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ﴾ (٢)

انسان کے لئے کچھ فرشتے ہیں جو باری باری آتے ہیں اور اللہ کے حکم سے اس کے آگے اور اس کے پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ حضرت مجاہد کا قول یوں نقل کرتے ہیں:

عن مجاهد انه قال مامن عبدا إلا له ملك موكل يحفظه في نومه ويقظته من الجن والإنس والهوام، فما منها شئ يأتيه يريده إلاقال وراءك إلا شيئا يأذن الله فيه فيصيبه (٣)

مجاہد فرماتے ہیں کہ ہر بندہ کیلئے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو سوتے، جاگتے جنات، انسان اور کیڑوں سے اس کی حفاظت کرتا ہے، پس ان میں سے کوئی چیز اگر اُس کی طرف آتی ہے تو وہ فرشتہ اُسے ہٹا دیتا ہے۔ البتہ جس چیز کو اللہ کی اجازت ہو تو وہ اُسے نقصان پہنچا دیتی ہے۔

۲۔ **کتابتِ اعمالِ بنی آدم:** بعض فرشتے انسانوں کے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں مثلاً ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہر وقت حاضر و موجود رہتے ہیں اور کبھی بھی وہ اس سے

---

(١) تفسير الطبرى : ج ٧ ص ١٣٠ (٢) سورة الرعد: ١١

(٣) تفسير الطبرى : ج ١ ص ٧٨، واللفظ له ،تفسير ابن كثير ج ٢ ص ٥٠٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیحدہ نہیں ہوتے، ایک فرشتہ انسان کے دائیں جانب ہوتا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا فرشتہ اس کے بائیں جانب ہوتا ہے اور اس کی برائیاں لکھتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ (۱)

جب دائیں اور بائیں بیٹھے دو لینے والے فرشتے لیتے رہتے ہیں، کوئی لفظ بات کا نہیں نکلنے پاتا کہ اس کے پاس ایک انتظار کرنے والا تیار رہتا ہے۔

اور یہ وہی فرشتے ہیں جو کراماً کاتبین کے نام سے معروف ومشہور ہیں۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ○ كِرَامًا كَاتِبِينَ ○ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴾ (۲)

اور بے شک تم پر نگہبان فرشتے ہیں جو معزز لکھنے والے ہیں، جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

۷۔ حاملین عرش: بعض فرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں، عرش کے اٹھانے والے فرشتے اس وقت (یعنی قیامت سے پہلے) چار ہیں اور قیامت کے دن آٹھ ہو جائیں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴾ (۳)

اور اس دن آپ کے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ سند کے ساتھ یوں لکھتے ہیں:

---

(۱) سورة ق:۱۷، ۱۸ (۲) سورة الإنفطار:۱۰ إلى ۱۲ (۳) سورة الحاقة:۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق، قال بلغنا أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هم الیوم أربعة یعنی حملة العرش وإذا کان یوم القیامة أیدهم الله بأربعة آخرین فکانوا ثمانیة وقد قال الله "ویحمل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانیة (۱)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا قول پہنچا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عرش کو اٹھانے والے فرشتے آج چار ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے لئے مزید چار فرشتے مقرر فرمادے گا پس کل آٹھ حاملین عرش ہوجائیں گے چنانچہ خود فرمانِ باری تعالیٰ ہے: "اور اُس (قیامت کے) دن اپنے رب کے عرش کو اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے۔

اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ ذیل والی آیت

﴿ الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ﴾ (۲)

وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں سب اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے اس طرح لکھتے ہیں:

وهو یقتضی أن حملة العرش الیوم أربعة فإذا کان یوم القیامة کانوا ثمانیة (۳)

اور یہ بات اس کی مقتضی ہے کہ اس وقت حاملین عرش چار ہیں اور قیامت کا دن جب آئے گا تو آٹھ بن جائیں گے۔

---

(۱) تفسیر الطبری : ج ۲۹ ص ۳۸

(۲) سورۃ المؤمن:۷

(۳) تفسیر ابن کثیر ج۴ ص ۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ جہنم کے داروغے: بعض فرشتے اہل النار (جہنم والوں) کے لئے مقرر ہیں جو جہنم کے باشندوں (جہنمیوں) کو مختلف قسم کے عذاب وسزائیں دیتے ہیں جن کو خزنۃ اور زبانیہ کہتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ﴾ (۱)

اور اہلِ جہنم، جہنم کی حفاظت کرنے والے فرشتوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہم سے عذاب کم کر دے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ○ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾ (۲)

پس بلالے اپنے ہم نشینوں کو ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

چنانچہ علامہ ابوبکر الجزائری، ''سندع الزبانية'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فإنا ندع الزبانية أى خزنة النار من الملائكة (۳)

ندع الزبانية میں ''الزبانية'' سے مراد وہ فرشتے ہیں جو جہنم کے داروغے ہیں۔

اور تعداد وشمار میں جہنم کے داروغے انیس (۱۹) ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ (۴)

آپ جانتے ہیں دوزخ کیسی چیز ہے، نہ کچھ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے، کھال کو جھلسا کر سیاہ کرنے والی، اس جہنم پر (۱۹) فرشتے مقرر ہیں

---

(۱) سورة المؤمن: ۴۹ (۲) سورة العلق: ۱۷، ۱۸

(۳) أيسر التفاسير: ج۵ ص۵۹۶ (۴) سورة المدثر: ۲۷......۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان خزنہ وزبانیہ کے رئیس اور بڑے کا نام مالک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴾ (۱)

اور اہلِ دوزخ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے وہ جواباً کہے گا تم اسی حال میں رہو گے۔

۹۔ جنت کے داروغے: بعض فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی خدمت کے لئے مقرر کیا ہے۔جن کو ''خزنة الجنة'' کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاؤُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴾ (۲)

اور جولوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں انہیں بھی گروہ درگروہ جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب اس کے پاس جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے محافظ ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو، جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ

دائمی باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے ماں باپ اور ان کی بیویاں اور ان کی اولاد میں سے جو اس

---

(۱) سورة الزخرف:۷۷

(۲) سورة الزمر:۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ○ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (۱)	لائق ہوں گے اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس یہ کہتے ہوئے آئیں گے، اس صبر کے بدلے تم پر سلامتی ہو جو تم کرتے تھے، اب تمہارا اس عالم میں انجام بہت ہی اچھا ہے۔

اور جنتیوں کے ان خدّام (خدمت کرنے والوں) کے رئیس و بڑے کا نام ''رضوان'' ہے جس کا تذکرہ ''اسماء الملائکۃ'' میں پہلے گزر چکا ہے چنانچہ بعض روایات میں یوں آیا ہے۔

ویقولون طبتم قال ابن عباس طاب لكم المقام قال قتادة هم إذا قطعوا النار حبسوا على قنطرة بين الجنة والنار فيقتص بعضهم من بعض حتى إذا هذبوا وطيبوا أدخلوا الجنة فقال لهم رضوان واصحابه: سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين (۲)	فرشتے کہیں گے ''طبتم'' ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے یہ جگہ اچھی اور خوشگوار ہے۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب اہل جنت، جہنم سے پار ہو جائیں گے، تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اور ایک دوسرے سے بدلے لے لیں گے، یہاں تک کہ جب سب پاک صاف ہو جائیں گے تو جنت میں داخل ہوں گے تو رضوان اور ان کے ساتھی انہیں کہیں گے، تم پر سلامتی ہو، تم خوش حال رہو، پس ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

---

(۱) سورۃ الرعد: ۲۴،۲۳ (۲) تفسیر معالم التنزیل للبغوی، الجزء السادس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ کروبیون : بعض فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے عرش کے آس پاس کے لئے مقرر کیا ہوا ہے جن کو کروبیین کہتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتے ہیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ﴾ (۱)

وہ فرشتے جو عرش اُٹھائے ہوئے ہیں یا جو اس کے اردگرد ہیں، اپنے رب کی تسبیح کے ساتھ تعریف کرتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يخبر تعالى عن الملائكة المقربين من حملة العرش الأربعة ومن حوله من الملائكة الكروبيين بأنهم يسبحون بحمدربهم اى يقرنون بين التسبيح الدال على نفي النقائص والتحميد المقتضى لإثبات صفات المدح (۲)

اللہ تعالیٰ عرش کے اٹھانے والے چاروں فرشتوں اور اس کے آس پاس کے کروبیین (بہترین) فرشتوں کی خبر دے رہے ہیں جو ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں تمام عیوب اور کل نقائص اور برائیوں سے اسے پاک بتلاتے ہیں اور دوسری جانب اسے تمام ستائشوں اور تعریفوں کے قابل مان کر اس کی حمد وثنا بجالاتے ہیں۔

اور

﴿ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴾ (۳)

اور آسمان بادلوں سے پھٹ جائیں گے اور فرشتے بکثرت اُتارے جائیں گے۔

---

(۱) سورة المؤمن:۷ (۲) تفسیرابن کثیرج ۴ ص ۷۱

(۳) سورة الفرقان:۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یوں نقل کرتے ہیں۔

عن یوسف بن مهران انه سمع ابن عباس رضی الله عنه یقول إن هذه السماء إذا إنشقت نزل منها من الملا ئكة أكثر من الجن والانس وهو يوم التلاق يوم يلتقي أهل السماء واهل الارض فيقول أهل الارض جاء ربنا؟ فيقولون لم يجئ وهو آت ثم تنشقق السماء الثانية ثم سماءً سماءً على قدر ذلك من التضعيف إلى السماء السابعة فينزل منها من الملا ئكة اكثر من جميع من نزل من السموات ومن الجن والإنس قال فتنزل الملا ئكة الكروبيون ثم يأتي ربنا تبارك وتعالى في حملة العرش الثمانية. (۱)

یوسف بن مہران سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (ابن عباس) فرمایا۔ کہ جب یہ آسمان (آسمان دنیا) پھٹ جائے گا تو اس کے جو فرشتے نیچے اتریں گے وہ زمین کے جن وانس سے زیادہ ہوں گے۔ اور وہ قیامت کا دن ہے جس کو یوم التلاق کہتے ہیں۔ اور اس کو یوم التلاق اسی لئے کہتے ہیں کہ زمین وآسمان والے ملیں گے تو اس حالت کو دیکھ کر زمین والے کہیں گے کیا ہمارا رب آ گیا ہے؟ تو وہ (آسمان والے) کہیں گے کہ ابھی تک تو نہیں آیا ہے مگر آنے والا ہے پھر دوسرا آسمان پھٹ جائے گا، ہوتے ہوتے ساتوں آسمانوں کے فرشتے اس تضعیف (یعنی ہر اوپر والے آسمان کے باشندے نچلے والے آسمان کے باشندوں سے دگنے ہوں گے) کے ساتھ آ جائیں گے، فرمایا: پس ملائکہ کروبین اتریں گے، اور پھر

(۱) تفسیر الطبری ج ۹ ۱ ص واللفظ له، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اپنی شان وعظمت کے مطابق آٹھوں حاملین عرش کے ساتھ تشریف لائے گا۔

چنانچہ ملائکہ کے اقسام بیان کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

ومنهم الكروبيون الذين هم حول العرش وهم أشرف الملائكة مع حملة العرش وهم الملائكة المقربون كما قال تعالى لن يستنكف المسيح أن يكون عبدالله ولا الملائكة المقربون ومنهم جبريل وميكائيل عليهما السلام . (۱)

بعض فرشتے ''کروبیون'' ہیں، اور یہ عرش کے اردگرد ہوتے ہیں اور یہ مع حملۂ عرش کے بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔ اور یہی ملائکہ مقربین ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: ''مسیح اور ملائکہ مقربین کو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ اللہ کے بندے بن جائیں''۔ اور انہی فرشتوں میں سے جبریل اور میکائل علیہما السلام بھی ہیں۔

۱۱۔ پہاڑوں کے فرشتے: بعض فرشتے پہاڑوں کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ عقبہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اس کی حمایت و جوار کو طلب کیا تاکہ اس شخص کی حمایت سے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا دین دوسرے لوگوں تک پہنچائیں مگر ابن عبد یالیل نے آپ ﷺ کی اس دعوت کو قبول کرنے کے بجائے آپ ﷺ سے بہت ہی بُرے اور قبیح طریقہ سے پیش آیا جس سے آپ ﷺ بہت ہی غمگین و پریشان ہو کر وہاں سے چل پڑے اور وہاں سے چلتے ہوئے آپ ﷺ کے حزن و پریشانی کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کو یہ پتہ بھی نہ چل سکا کہ آپ ﷺ کہاں جارہے ہیں یہاں تک آپ ﷺ ''قرن الثعالب'' (جگہ کا نام ہے) پر جا پہنچے۔

---

(۱) البداية والنهاية ج ۱ ص ۳۹، باب ذکر خلق الملائكة وصفاتهم عليهم السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہاں سیدنا جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا قول بھی سن لیا ہے اور ان کا ردعمل بھی دیکھ لیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت کے لئے ''ملک الجبال'' کو بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جو بھی حکم دیں گے وہ اسی طرح کرے گا۔ اور پھر اس کے بعد ملک الجبال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ حضرت! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں آپ کی اس قوم پر مکہ مکرمہ کے ان دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا کر ان کو ہلاک کر دوں! تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں ان کی ہلاکت کو نہیں چاہتا بلکہ مجھے امید ہے کہ ان کی نسل سے کوئی موحد مسلمان پیدا ہو جائے گا۔

اصل روایت یوں ہے:

عن ابن شهاب قال حدثني عروة ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ حدثته أنها قالت للنبي ﷺ هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد؟ قال لقد لقيت من قومك مالقيت وكان أشد ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل

حضرت عائشہ نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا! کیا آپ کو اُحد کے دن سے زیادہ بھی سخت کا سامنا کرنا پڑا۔ تو فرمایا: کہ مجھے تیری قوم (قریش) کی طرف سے کتنی ہی تکالیف پہنچی ہیں، لیکن ان میں سے سب سے زیادہ سخت ''یوم العقبۃ'' ہے، جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل پر پیش کیا، پس اس نے میری مرضی کے موافق جواب نہ دیا، پس میں وہاں سے چلا میں انتہائی غمگین تھا مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں ''قرن الثعالب'' پہنچ گیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک بادل نظر آیا جو مجھے سایہ کیئے ہوا تھا پھر میں نے دیکھا تو مجھے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك لك و ما ردوا عليك و قد بعث اليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد فقال ذلك فما شئت ان شئت أن أطبق عليهم الاخشبين فقال النبي ﷺ بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا. (۱)

میں جبریل نظر آئے، انہوں نے مجھے پکارا اور کہا بے شک تیرے رب نے تیری قوم کی بات جو تجھ سے ہوئی ہے اور جو انہوں نے تجھے جواب دیا ہے، سب سن لیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ ان لوگوں کے سلسلے میں جو چاہیں اس کو حکم دیں، پھر پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے پکارا اور مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد (ﷺ) آپ جو چاہیں کہیں، اگر آپ چاہیں تو میں ان کے اوپر دونوں پہاڑوں کو ملا دوں (اور یہ درمیان میں کچلے جائیں) آپ (ﷺ) نے فرمایا! نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ ان کی اولاد میں سے کسی شخص کو پیدا کردے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہرائے گا۔

''قرن الثعالب'' ایک جگہ کا نام ہے جس کو ''قرن المنازل'' بھی کہتے ہیں جو کہ ''اهل النجد'' کا میقات ہے ''الاخشبين'' سے مراد مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں اور وہ ہیں ''جبل ابی قبیس'' اور دوسرا وہ پہاڑ جو اسکے بالمقابل ہے۔

---

(۱) رواه البخاري: كتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ماتقدم من ذنبه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ بادلوں پر مقرر کردہ ملائکہ: بعض فرشتے اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کیے گئے ہیں جو بادلوں کو ہانک کر اس جگہ پر لیجاتے ہیں جہاں اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔

عن ابن عباسؓ قال اقبلت یهود الی النبی ﷺ فقالوا یا اباالقاسم أخبر نا عن الرعد ماهو؟ قال ملک من الملائکة موکل بالسحاب معه مخاریق من ناریسوق بها السحاب حیث شاء الله. فقالوا فما هذالصوت الذی نسمع؟ قال زجره بالسحاب اذا زجره حتی ینتهی الی حیث أمر قالوا صدقت فأخبرنا عما حرم اسرائیل علی نفسه ؟ قال اشتکی عرق النساء فلم یجد شیئا یلائمه الا لحوم الابل و ألبانها فلذ لک حرمها قالوا صدقت.(۱)

یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم ! ہمیں رعد کی حقیقت بتایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا رعد ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اسکے پاس آگ کے کوڑے ہیں جسکے ذریعے وہ اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق بادلوں کو ہانکتا ہے۔ یہود نے پوچھا اس آواز کی کیا حقیقت ہے جو ہم سنتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آواز اس فرشتے کی جانب سے بادلوں کو ڈانٹنے کی ہوتی ہے وہ بادلوں کو ہانکتا اور ڈانٹتا ہے یہاں تک اس جگہ تک پہنچ جائے جسکا اسے حکم دیا گیا ہے یہود نے کہا آپ نے سچ کہا ہے۔ اب ہمیں بتائیں کہ یعقوب علیہ لسلام نے اپنے اوپر کیا چیز حرام کی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا یعقوب علیہ السلام کو عرق النسا کی شکایت ہوگئی تو انھیں اونٹ کے گوشت اور دودھ کے علاوہ کوئی چیز

(۱) رواہ الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الرعد.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق نہیں آرہی تھی اسی لئے اسے اپنے لئے حرام قرار دیدیا۔ یہود نے کہا کہ آپ نے سچ بتایا۔

۱۳۔ ملائکۃ الأرحام: بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم کیلئے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کے حکم سے بچہ کی تدبیر اور دیکھ بال کرتے ہیں۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔

عن انس بن مالک عن النبی ﷺ قال إن الله عزوجل وكل بالرحم ملكا يقول يا رب نطفة يا رب علقة يا رب مضغة فاذا أراد أن يقضي خلقه قال أذكر أم أنثى شقي ام سعيد فما الرزق والاجل فيكتب في بطن أمه. (۱)	نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ پوچھتا ہے اے رب نطفہ ہے، اے رب علقہ ہے، اے رب مضغہ ہے، پس جب اللہ چاہتا ہے کہ بچہ کی تخلیق مکمل کردے تو وہ پوچھتا ہے کہ نر ہو یا مادہ؟ بدبخت ہو یا خوش بخت؟ اسکا رزق کتنا ہو اور موت کا وقت کیا ہوگا؟ اور یہ سب کچھ بچہ کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے:۔

عن عبدالله قال حدثنا رسول الله ﷺ وهو الصادق المصدوق ان أحدكم يجمع خلقه في بطن أمه	رسول اللہ ﷺ جو سچے تھے اور انہیں سچا قرار دیا گیا، نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی خلقت ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع ہوتی

(۱) رواه البخاري كتاب الحيض باب مخلقة و غير مخلقة واللفظ له / مسلم: كتاب القدر باب كيفية خلق الآدمي في بطن أمه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أربعين يوما ثم يكون في ذلك علقة مثل ذلك ثم يكون في ذلك مضغة مثل ذلك ثم يرسل الملك فينفخ فيه الروح و يؤمر بأربع كلمات بكتب رزقه و أجله و عمله و شقي أو سعيد.(١)

ہے پھر وہ علقہ بن جاتا ہے، پھر اسی طرح مضغہ۔پھر ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے، جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے۔اس بچے کے رزق، عمر اور عمل لکھنے کا اور اس بات کا حکم کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت۔

١٤۔ ملائکۃ الدعاء: اللہ تعالی نے بعض فرشتوں کو دعا کیلئے مقرر کیا ہے۔اور وہ اسطرح کہ جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کیلئے غائبانہ طور پر کوئی دعائے خیر کرتا ہے تو اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے مقرر ہوتا ہے جو اس مدعولہ (جس کیلئے دعا کی گئی ہے) کیلئے آمین کہہ کر خود اس دعا کرنے والے کے حق میں دعا کرتا ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

عن صفوان 'وهو ابن عبدالله بن صفوان' و كانت تحته الدرداء.قال: قدمت الشام فأتيت أباالدرداء في منزله فلم أجده ووجدت أم الدرداء فقالت أتريد الحج العام؟ فقلت نعم. قالت فادع الله لنا بخير فان

صفوان 'ابن عبداللہ بن صفوان کہ جن کی بیوی حضرت درداء تھی' بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداءؓ سے ملنے انکے گھر شام گیا، لیکن وہ موجود نہیں تھے البتہ انکی اہلیہ أم درداء موجود تھیں۔ انہوں نے کہا کیا اس سال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! کہنے لگیں

---

(١) رواه مسلم: كتاب القدر باب كيفية خلق الآدمي في بطن أمه و اللفظ له/ بخاري كتاب بدء الخلق باب ذكر الملائكة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبی ﷺ کان یقول : دعوة المرء المسلم لأخیه بظهر الغیب مستجابة عند رأسه ملک موکل کلما دعا لأخیه بخیر قال الملک الموکل به آمین ولک بمثل .قال فخرجت الی السوق فلقیت أبا الدرداء فقال لی مثل ذلک . یرویه عن النبی ﷺ.(۱)

ہمارے لئے اللہ سے خیر کی دعا مانگو۔کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:ایک مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کیلئے اسکی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے،دعا کرنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، وہ جب بھی اپنے بھائی کیلئے خیر کی دعا مانگتا ہےتو وہ مقررہ کردہ فرشتہ کہتا ہے: آمین اور آپ کیلئے بھی اس جیسی خیر۔صفوان کہتے ہیں میں بازار گیا تو وہاں حضرت ابو درداءؓ سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے بھی مجھے یہی بات فرمائی اور وہ بھی اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کر رہے تھے۔

۱۵۔ ملائکۃ العروج : اللہ تعالی نے بعض فرشتوں کو بندوں کی ارواح کے لیجانے پر مقرر کیا ہوا ہے، جب بندہ کی روح بدن سے نکل جاتی ہےتو فوراً دو فرشتے اس روح کو اٹھا کر اوپر لے جاتے ہیں۔جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

عن ابی ھریرةؓ قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر

حضرت ابو ھریرة ؓ فرماتے ہیں کہ جب مؤمن کی روح نکل جاتی ہےتو دو فرشتے اسکی روح کو اوپر لے کر جاتے ہیں۔حماد کہتے ہیں

---

(۱) رواہ مسلم : کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار . باب فضل المسلمین بظھر الغیب.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسک قال ویقول أهل السماء روح طیبة جاء ت من قبل الأرض ﷺ علیک وعلی جسد کنت تعمرینه فینطلق به إلی ربه عزوجل ثم یقول انطلقوا به الی آخر الأجل قال و ان کان الکافر اذا خرجت روحه قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا و یقول أهل السماء روح خبیثة جاء ت من قبل الأرض قال فیقال انطلقوا به الی آخر الأجل (۱)

کہ پھر ابو ھریرۃ نے مؤمن کی روح کی خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی۔ اور فرمایا کہ آسمان والے کہتے ہیں کہ بہت پاکیزہ روح ہے جو زمین سے آئی ہے، اللہ کی رحمت ہو اس روح پر اور اس جسم پر جس میں یہ روح آباد تھی۔ پھر وہ اللہ تعالی کے دربار میں پیش کی جاتی ہے پھر حکم ہوتا ہے اسے قیامت تک چھوڑ دو۔ پھر حضرت ابوھریرۃ ﷺ نے مزید فرمایا کہ جب کافر کی روح نکلتی ہے تو آسمان والے کہتے ہیں بہت گندی روح ہے جو زمین سے آئی ہے حماد کہتے ہیں کہ ساتھ ہی انہوں نے اس روح کی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا۔ پھر اسے بھی قیامت تک چھوڑ دیئے جانے کا حکم ہوتا ہے۔

۱۶۔ ملائکۃ السیاحین: بعض فرشتے زمین میں چلتے پھرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو امت کا درود وسلام پہنچانے پر مقرر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان اللہ کے رسول ﷺ پر درود وسلام پڑھتا ہے تو یہ 'ملائکۃ سیاحین' اس درود وسلام کو آپ کے ہاں پہنچاتے ہیں۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔

عن عبداللہ بن مسعودؓ قال قال

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

(۱) رواہ مسلم: کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها . باب عرض مقعد المیت (من الجنة أوالنار) علیه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الأرض یبلغنی عن أمتی السلام.(۱)	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر اللہ تعالی کی طرف سے گھومنے والے فرشتے مقرر ہیں، جو مجھ تک میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

۱۷۔ ملائکۃ الرحمۃ: بعض فرشتے رحمت لانے پر مقرر ہیں جیسے وہ شخص جس نے ایک سو آدمیوں کا قتل کیا پھر جب وہ ایک عالم کے بتانے پر توبہ کی غرض سے اس شہر کی طرف روانہ ہوا جہاں اللہ کے نیک و صالح بندے رہتے تھے۔ مگر منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی موت کا شکار ہوگیا، جس کے فورا بعد رحمت کے فرشتے بھی آتے ہیں اور عذاب کے بھی۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔

عن أبی سعید الخدری أن النبی ﷺ قال کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃو تسعین نفسا فسأل عن أعلم أھل الأرض فدل علی راھب فأتاہ فقال انہ قتل تسعۃ و تسعین نفسا فھل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ نفس ثم سأل عن اعلم أھل الأرض فدل علی رجل عالم فقال انہ	أبوسعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک ایسا شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیئے تھے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے، لوگوں نے اسے ایک راھب کا پتہ بتایا، وہ شخص اس راھب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیئے ہیں تو کیا اسکی توبہ قبول ہوگی؟

---

(۱) رواہ الدارمی فی سننہ کتاب الرقائق باب فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ/ والنسائی فی کتاب السھو باب السلام علی النبی ﷺ/ والحاکم فی کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الأحزاب/و ابن حبان.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم و من يحول بينه و بين التوبة انطلق الى أرض كذا و كذا فان بها أناسا يعبدون الله فأعبد الله معهم ولا ترجع الى ارضك فإنها أرض سوء فانطلق حتى اذا نصف الطريق أتاه الموت فاختصمت فيه ملائكة الرحمة و ملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبامقبلابقلبه الى الله و قالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فأتاهم ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الأرضين فالى أيتهما كان أدنى فهو له فقاسوه فوجدوه أدنى الى الأرض التي أراد فقبضته ملائكة الرحمة.(۱)

راہب نے کہا: نہیں۔ تو اس نے اس راہب کو بھی قتل کر کے سو کا عدد مکمل کر دیا، پھر اس نے لوگوں کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے اسے ایک اہلِ علم کا پتا دیا، اس نے اس سے پوچھا کہ اس نے سو قتل کیئے ہیں، کیا اسکی توبہ قابلِ قبول ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، بھلا اسکے اور توبہ کے درمیان کیا چیز حائل ہو سکتی ہے؟ تم فلاں علاقے میں چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی انکے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں واپس نہ جاؤ کیونکہ وہ خراب (بُرا) علاقہ ہے۔ پس وہ قاتل چلا، ابھی اس نے نصف راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ تو اسکے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ دل سے توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آرہا تھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے تو کبھی کوئی نیکی کا

---

(۱) رواه مسلم : كتاب التوبة باب قبول توبة القاتل و ان كثر قتله، واللفظ له.
كتاب الأنبياء، باب ۵۴، آخر أبواب الكتاب.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام نہیں کیا، پھران کے پاس ایک فرشتہ انسانی روپ میں آیا تو دونوں طرح کے فرشتوں نے اسے اپنے درمیان حَکَم بنالیا۔ اس نے کہا کہ دونوں طرف سے زمین کی پیمائش کرلو، جس سے یہ قریب تر ہوگا اسی حساب سے اس سے معاملہ کرو۔ جب انہوں نے زمین کی پیمائش کی تو اسے اس زمین سے قریب تر پایا، جہاں کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے لے لیا۔

۱۸۔ ملائکۃ العذاب : بعض فرشتے عذاب لانے کیلئے مقرر ہیں۔ جیسے مذکورہ بالا روایت سے پتہ چلتا ہے جس میں یہ جملہ بھی تھا:

وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط. اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اِس نے تو کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔

۱۹۔ جمعہ کے دن نمازیوں کے نام لکھنے والے: بعض فرشتے نمازِ جمعہ میں شریک ہونے والے لوگوں کی فہرست لکھتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ جمعہ کے دن مسجد کے سارے دروازوں پر فرشتے آکر نمازیوں کے نام انکی حاضری ترتیب سے لکھتے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے اس شخص کا نام لکھتے ہیں جو سب سے پہلے مسجد میں آتا ہے اور پھر اس کے بعد دوسرے نمبر پر آنے والے کا علی ھذا القیاس۔ اور ان فرشتوں کا یہ لکھنے کا سلسلہ امام کے ممبر پر بیٹھنے تک جاری رہتا ہے۔ اور جب امام خطبہ دینے کیلئے ممبر پر بیٹھ جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنا دفتر لپیٹ کر خطبہ سننے بیٹھ جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔

عن أبی هريرة قال قال النبی ﷺ اذا كان يوم الجمعة كان علىٰ كل باب من أبواب المسجدالملائكة يكتبون الأول فالأول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر (۱)

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ جو آنے والوں کے نام ترتیب وار لکھتے ہیں۔ جب امام (خطبہ کیلئے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے کیلئے آجاتے ہیں۔

اور صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں یوں آیا ہے:۔

عن أبی هريرة أن رسول الله ﷺ قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانية فكانما قرب بقرة و من راح فی الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا أقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة و من راح فی الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن جنابت کا غسل کیا پھر وہ چلے (جمعہ کیلئے) پس گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری گھڑی میں چلا تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں چلا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا اور جو چوتھی گھڑی میں چلا تو گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں چلا تو گویا اس نے

(۱) رواه البخاری : كتاب بدء الخلق ، باب ذكر الملائكة واللفظ له ومسلم فی كتاب الجمعة ، باب التجهير يوم الجمعة / سنن الدارمی ، كتاب الصلاة، باب فضل التهجير الجمعة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرج الامام حضرت الملائکة انڈے کو اللہ کی راہ میں دیا۔ پس جب امام نکلتا
یستمعون الذکر (۱) ہے تو فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ یہ وہ فرشتے نہیں جو انسان کے اعمال کی حفاظت کیلئے ہر وقت اس کے ساتھ رہ کر اسکے اعمال کو لکھتے ہیں بلکہ یہ فرشتے صرف جمعہ کے لیئے مقرر ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ

(فاذا خرج الامام حضرت الملا ئکة پس جب امام نکلتا ہے تو فرشتے آکر خطبہ
یستمعون الذکر) سننے لگتے ہیں۔

کی شرح میں امام نووی علماء کا قول اس طرح نقل کرتے ہیں :۔

قالوا ھٰؤلاء الملا ئکة غیر الحفظة انہوں نے کہا کہ یہ فرشتے، حفاظت کرنے
وظیفتھم کتابة حاضری الجمعة (۲) والے فرشتوں کے علاوہ ہیں، انکا کام جمعہ
کے دن آنے والوں کے نام لکھنا ہے۔

۲۰۔ قبر میں میت کے سوال کیلئے فرشتے : بعض فرشتے قبر میں مردہ سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو منکر ونکیر کہتے ہیں جو کالے رنگ، ہیبت ناک اور ڈراؤنی شکل میں مردہ کے پاس آکر اس سے تین سوال کرتے ہیں۔

۱ تیرا رب کون ہے؟

۲ تیرا دین کیا ہے؟

۳ تیرا نبی کون ہے؟

اگر وہ مردہ (مسلمان ہونے کی وجہ سے) ان تینوں سوالوں کے درست جوابات

---

(۱) رواہ مسلم : کتاب الجمعة باب الطیب و السوال یوم الجمعة.

(۲) مسلم بشرح النووی ج۶ ص۱۳۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے تو وہ فرشتے اسے کہتے ہیں کہ قیامت تک آرام سے سوتے رہو اور کوئی اندیشہ نہ کرو۔ اور اگر مردہ کافر و منافق ہے تو وہ ھکا بکا ہو کر کہنے لگتا ہے (ہائے افسوس مجھے خبر ہی نہیں) میں لوگوں سے سنتا تھا جو اسی طرح کہتے تھے تو میں نے بھی ان کی طرح کہا مگر مجھے اس کی حقیقت کی خبر نہیں۔ اب اس کافر و منافق پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مسلّط کر دیا جاتا ہے۔ جو اس کو گرزوں سے مارتا ہے کہ اس کی فریاد کو جن و انس کے سوا باقی تمام مخلوق سنتی ہے۔

چنانچہ حدیث میں اس طرح آیا ہے:۔

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل من الأنصار...... قال 'ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربّک؟ فيقول ربّي الله. فيقولان له ما دينک ؟ فيقول ديني الاسلام. فيقولان له من هذا الرجل الذي بعث فيكم ؟ فيقول هو رسول الله ﷺ. فيقولان و ما يدريک ؟ فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به و صدقت ، زاد في حديث جرير فذلک قول الله عزّ وجل (يثبت الله الذين آمنوا) الآية .

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے ساتھ ہم نکلے، ایک انصاری کے جنازے میں، تو آپ نے فرمایا' کہ اس (مومن) کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر وہ انکو بٹھاتے ہیں اور وہ فرشتے اس سے پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے؟ پس وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ پس وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہارے درمیان بھیجا گیا؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تھی پس میں اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ حدیثِ جریر میں یہ اضافہ ہے' کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم اتفقا قال 'فينادى منادٍ من
السماء : أن قد صدق عبدى
فأفرشوه من الجنّة وافتحوا له بابا
الى الجنّة والبسوه من الجنة. قال
فيأتيه من روحها وطيبها قال و
يفتح له فيها مد بصره' قال 'وان
الكافر' فذكر موته قال 'و تعاد
روحه في جسده و يأتيه ملكان
فيجلسانه فيقولان له من ربك ؟
فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له
ما دينك ؟ فيقول هاه هاه لاادرى
فيقولان له ما هذالرجل الذى بعث
فيكم؟ فيقول هاه هاه لا ادرى
فينادى منادٍ من السماء : أن كذب
فأفرشوه من النّار وألبسوه من النّار
وافتحوا له بابا الى النّار' قال 'فيأتيه
من حرّها وسمومها' وقال 'يضيّق
عليه قبره حتى تختلف فيه
أضلاعه' زاد في حديث جرير قال
'ثم يقيض له أعمىٰ أبكم معه مرزبة

اللہ تعالیٰ کا فرمان 'یثبت اللہ الذین آمنوا' اسی
سے متعلق ہے۔ پھر دونوں راوی ''عثمان وھناد''
متفق ہو گئے، فرمایا: آسمان سے ایک منادی پکارتا
ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا پس اس کیلئے جنّت
کا فرش بچھا دو اور اسکے لیئے جنّت کا دروازہ کھول
دو اور اسے جنّت کا لباس پہنا دو۔ فرمایا تو اسے
جنّت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے پھر فرمایا' قبر
اس کے لیئے' تا حدّ نگاہ کھول دی جاتی ہے۔ پھر
کافر کے بارے میں فرمایا' جب اسکو موت آتی
ہے تو اس کی روح لوٹا دیجاتی ہے اسکے جسم میں۔
تو دو فرشتے اسکے پاس آکر اسے بٹھاتے ہیں اور
کہتے ہیں تیرا رب کون ہے ؟ وہ کہتا ہے ہائے
ہائے مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہتے ہیں تیرا دین کیا
ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے نہیں معلوم۔ پھر وہ
فرشتے کہتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تمہارے
درمیان بھیجا گیا، پس وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے
نہیں معلوم۔ تو آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے
کہ اس نے جھوٹ بولا، اسکے لئے جہنم کا بستر
بچھا دو اور جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیئے جہنم
کا دروازہ کھول دو، فرمایا کہ اس کے پاس جہنم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا' قال' فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق و المغرب الا الثقلين فيصير ترابا' قال' ثم تعاد فيه الروح ..(۱)

گرمی اور بدبو آنے لگتی ہے اور فرمایا اسکی قبر اس کیلئے اتنی تنگ کردی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔ حدیثِ جریر میں یہ اضافہ ہے کہ فرمایا پھر اس پر ایک اندھا، بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے، اسکے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے، اگر اسکے ساتھ کسی پہاڑ کو مارا جائے تو وہ مٹی بن جائے۔ فرمایا وہ اسے ایک ضرب لگاتا ہے جس کو انسانوں اور جنات کے علاوہ مشرق و مغرب میں سب سنتے ہیں تو وہ مٹی بن جاتا ہے، فرمایا کہ پھر روح اس میں لوٹا دیجاتی ہے۔

ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے:۔

عن أبي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا قبر الميت أوقال أحدكم أتاه ملكان أسود ان أزرقان يقال لأحدهما المنكر و للآخر النكير فيقولان : ما كنت تقول في هذاالرجل فيقول ما كان يقول هو عبدالله و رسوله . أشهد أن لا اله الاالله و أن محمدا عبده و رسوله

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے پاس دو کالے رنگ اور نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں جن میں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ پھر وہ دونوں فرشتے پوچھتے ہیں تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس وہ شخص وہی کہے گا جو وہ دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

(۱) رواه ابو داؤد : كتاب السنة باب في المسئلة في القبر و عذاب القبر.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیقولان قد کنا نعلم أنک تقول هذا ثم یفسح له فی قبره سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور فیه ثم یقال له نم فیقول أرجع الی أهلی فأخبرهم ؟ فیقولان نم کنومة العروس لا یوقظه الا أحب أهله الیه حتی یبعثه الله من مضجعه ذلک .وان کان منافقا قال:سمعت الناس یقولون فقلت مثله لاأدری فیقولان قد کنا نعلم أنک تقول ذلک فیقال للأرض التئمی علیه فتلتئم علیه فتختلف فیها أضلاعه . فلا یزال فیها معذّبا حتی یبعثه الله من مضجعه ذلک . (۱)

کوئی معبود نہیں اور محمد اسکے بندے اور رسول ہیں۔ پس وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہوگے پھر ہر جانب سے اسکی قبر ستر (۷۰) ذراع کشادہ کردی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جاؤ تو وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ دلہن کی طرح اطمینان سے سوجاؤ جسے صرف وہی شخص جگاتا ہے جو سب سے زیادہ اسے محبوب ہوتا ہے۔ سوئے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے اسکے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔ اور اگر میت منافق ہو تو وہ فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے میں لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنتا تھا پس میں نے بھی وہی کچھ کہا، مجھے حقیقت کچھ نہیں معلوم۔ پس فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوتا ہے کہ اس منافق پر تنگ ہوجا، پس وہ اتنی سکڑ جاتی ہے کہ اسکی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ پس وہ ہمیشہ اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیگا یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے اسکے ٹھکانے سے اٹھائے گا۔

(۱) رواه الترمذی : کتاب الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر ، واللفظ له.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ أنه حدثهم أن رسول الله ﷺ قال ان العبد اذا وضع في قبره و تولى عنه أصحابه و إنه يسمع قرع نعالهم أتاه ملكان فيقعد انه فيقولان ما كنت تقول في هذاالرجل لمحمد ﷺ فأما المؤمن فيقول أشهد أنه عبدالله و رسوله فيقال له انظر الى مقعدک من النّار قد أبدلک الله به مقعداً من الجنّة فيراهما جميعاً. قال قتادة و ذكر لنا أنه يفسح في قبره ثم رجع الى حديث أنس قال : وأما المنافق و الكافر فيقال له ما كنت تقول في هذاالرجل فيقول لا ادرى كنت اقول ما يقول النّاس فيقال لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے دوست واپس جاتے ہیں اور وہ انکی جوتیوں کی کھڑکھڑاہٹ سن رہا ہوتا ہے تو میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تم ان صاحب یعنی محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو مؤمن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں تو اسے کہا جاتا ہے کہ اپنا جھنم کا ٹھکانہ دیکھ لو، اللہ نے اس کے بدلے تمہیں جنّت کا ٹھکانہ دیدیا ہے پس وہ شخص ان دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ راوی حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ھمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کی قبر میں وسعت کردی جاتی ہے۔ پھر حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ منافق اور کافر سے بھی سوال کیا جاتا ہے کہ تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے مجھے نہیں معلوم، میں نے وہی کچھ کہا جو لوگ کہتے تھے تو کہا

(۱) رواه البخاري : كتاب الجنائز ، باب ما جاء في عذاب القبر و اللفظ له . و مسلم في كتاب الجنّة و صفة نعيمها و أهلها . باب عرض مقعد الميت عليه و اثبات عذاب القبر .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے نہ تو تو نے سمجھا اور نہ پڑھا۔ اور اسے لوہے کے گرز سے اس شدت سے مارا جاتا ہے کہ وہ چیختا ہے اور اسکی چیخ انسانوں اور جنات کے علاوہ سب سنتے ہیں۔ جو اسکے آس پاس ہوتے ہیں

قرآن و حدیث کے تتبع و مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کے اعمال بہت سے ہیں مگر ہم نے طوالت سے بچنے کیلئے انہی پر اکتفا کیا ہے اب ہم فرشتوں کے اعمال کے متعلق امام ابن قیم رحمہ اللہ کی ایک تحقیق نقل کرکے مسئلہ کو اسی پر ختم کرتے ہیں۔

چنانچہ وہ فرشتوں کے اعمال کے متعلق یوں لکھتے ہیں:۔

و قد دل الكتاب والسنة على أصناف الملائكة و أنها مؤكلة بأصناف المخلوقات و أنه سبحانه و كل بالجبال ملائكة ووكل بالسحاب و المطر ملا ئكة ووكل بالرحم ملائكةتدبر أمر النطفة حتى يتم خلقها . ثم و كل بالعبد ملائكة لحفظه و ملائكة لحفظ ما يعمله واحصائه و كتابته . ووكل بالموت ملائكة، ووكل بالسؤال في القبر ملائكة ووكل بالأفلاك ملائكة يحركونها ، ووكل بالشمس	قرآن و حدیث ملائکہ کی بہت سی قسموں کے بارے میں دلالت کرتے ہیں اور انہیں مختلف مخلوقات پر مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ ملائکہ پہاڑوں پر مقرر فرمائے ہیں، اسی طرح بادلوں اور بارش پر فرشتے مقرر فرمائے اور رحم پر فرشتے مقرر فرمائے جو نطفے کی دیکھ بھال کرتے ہیں یہاں تک کہ اسکی تخلیق مکمل ہو جائے۔ پھر بندوں کے ساتھ بہت سے فرشتے مقرر فرمائے، کچھ فرشتے بندے کی حفاظت کرتے ہیں، کچھ بندے کے اعمال کی حفاظت اور شمار اور کتابت کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ فرشتے موت پر مقرر ہیں اور کچھ قبر میں سوال پر مقرر ہیں اور کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والقمر ملائكة و وكل بالنّار و ايقادها و تعذيب أهلها و عمارتها ملائكة و وكل بالجنة و عمارتها و غراسها و عمل الأنهار فيها ملائكة ، فالملائكة أعظم جنود الله تعالى . و منهم (والمرسلات عرفا فالعاصفات عصفا ، والناشرات نشرا فالفارقات فرقا ، فالملقيات ذكرا) ومنهم (والنازعات غرقا والناشطات نشطا والسابحات سبحا فالسابقات سبقا فالمدبرات أمرا) ومنهم (والصافات صفا فالزاجرات زجرا ، فالتاليات ذكرا) ومنهم ملائكة الرحمة و ملائكة العذاب ، وملائكة قد وكلوا بحمل العرش وملائكة قد وكلو ابعمارة السماوات بالصلاة والتسبيح و التقديس الى غير ذلك من أصناف الملا ئكة التي لا يحصيها الا الله تعالى. (۱)

فرشتے آسمان کو متحرک رکھنے پر متعین ہیں اور کچھ چاند پر مقرر ہیں اور کچھ فرشتے جھنم کی آگ کے جلانے اور جھنمیوں کو عذاب دینے پر متعین ہیں اور جنّت، اسکی عمارت اور اس میں آبیاری (شجرکارئ) پر فرشتے مقرر ہیں۔ اسی طرح جنت کی نہروں پر فرشتے متعین ہیں۔ پس فرشتے اللہ تعالی کے لشکروں میں سے سب سے بڑا لشکر ہیں۔ کچھ فرشتے تو وہ ہیں جن کے بارے میں آیا ہے (قسم ہے ان فرشتوں کی جو نفع رسانی کیلئے بھیجے جاتے ہیں پھر وہ فرشتے جو زور سے چلتے ہیں اور وہ جو ابھار کر پھیلاتے ہیں پھر وہ جو اللہ کی یاد میں ملتے ہیں)۔ اور کچھ فرشتے وہ ہیں جنکے بارے میں یہ فرمایا گیا (قسم ہے ان فرشتوں کی جو نہایت سختی سے کھینچنے والے ہیں اور انکی جو نرمی سے کھینچنے والے ہیں اور انکی قسم جو تیرتے رہتے ہیں (یعنی ہوا میں) پھر انکی جو دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں پھر ان فرشتوں کی قسم جو ہر کام کی تدبیر کرتے ہیں)۔ ان میں سے بعض فرشتے وہ ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا (قسم

(۱) اغاثة اللفهان ج۲ ص ۱۲۱ واللفظ له الجامع لشعب الإيمان ۲۹٦/۱ مختصر . الثالث من شعب الإيمان وهو باب في الإيمان بالملا ئكة .المنتظم في تاريخ الملوك والأمم ج۱ ص ۱۹۰ إلى ۱۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ان صف باندھنے والوں کی جو صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں پھر ان ڈانٹنے والوں کی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں پھر انکی جو ذکرِ الٰہی کی تلاوت کرنے والے ہیں)۔ اور فرشتوں میں سے بعض رحمت کے فرشتے ہیں اور بعض عذاب کے اور کچھ فرشتے ہیں جن کے ذمے عرش کا اٹھانا ہے اور کچھ فرشتے ہیں جو آسمانوں کو نماز، تسبیح وتقدیس سے آباد رکھنے پر مقرر ہیں۔ اسی طرح فرشتوں کی دیگر بہت سی اقسام ہیں جنہیں اللہ تعالی کے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا۔

فرشتوں کے حوالے کئے گئے ان اعمال سے کوئی ہرگز یہ نہ سمجھے کہ بس ساری زمین وآسمان کے اختیارات اب فرشتوں کے حوالے ہیں اسی لئے وہ جب چاہیں اور جس طرح چاہیں اور جو بھی چاہیں مخلوقات میں تصرف کردیں حاشا وکلا بلکہ یہ فرشتے اپنے سپرد کردیئے گئے کاموں میں بھی اللہ تعالی کے حکم کے بغیر ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتے بلکہ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق ان کاموں کو انجام دیتے ہیں اور وہ بھی اس وقت جب اللہ تعالی چاہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ. لَا يَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُوْنَ. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا

اور کافر کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو اس سے پاک ہے۔ فرشتے تو اس کے معزز بندے ہیں۔ وہ اللہ سے بات کرنے میں پہل نہیں کرتے اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْفَعُوْنَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ.﴾(۱)

کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے اور فرشتے صرف اسی کی سفارش کرینگے جس کیلئے اللہ راضی ہوگا اور وہ سب اللہ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ اے جبریل امین علیہ السلام آپ ہمیں زیادہ زیارت کیوں نہیں کراتے؟ تو اس پر" و ما نتنزل الا بأمر ربک "(۲) "اور ہم بغیر آپکے رب کے حکم کے نہیں اتر سکتے" والی آیت نازل ہوئی۔ اب سن لیں اصل روایت کے الفاظ:۔

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لجبریل : ما یمنعک أن تزورنا أکثر مما تزورنا فنزلت 'وما نتنزل الا بأمر ربک له ما بین أیدینا و ما خلفنا (۳)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے جتنا آپ آتے ہیں، تو یہ آیت نازل ہوئی 'اور ہم آپکے رب کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے، اسی کیلئے ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔

تو معلوم ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام اگر چہ وحی لانے پر موکل ہیں مگر وہ بھی اپنی مرضی کے مطابق جب چاہیں اور جس طرح چاہیں وحی نہیں لا سکتے بلکہ جب اللہ تعالی انکو حکم کرینگے تو وہ وحی لائیں گے۔ اور اللہ تعالی کے حکم کے بغیر وحی کا لانا تو کجا جبریل علیہ السلام

---

(۱) سورۃ الانبیاء:۲۶تا۲۸ (۲) سورۃ مریم ۶۴

(۳) رواہ البخاری : کتاب التفسیر ، سورۃ مریم .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر اتر بھی نہیں سکتے ۔ اور یہی حال ہے سارے فرشتوں کا جو جس عمل کیلئے موکل ہے وہ فرشتہ اپنا سپردشدہ کام اسی وقت انجام دیگا جب اللہ تعالیٰ حکم دے گا۔

چنانچہ ملک الموت کے متعلق اسی طرح کی ایک روایت امام ابن کثیرؒ نے نقل کی ہے، وہ بھی ملاحظہ فرمائیں :۔

حدثنا عمرو بن شمر قال سمعت	عمرو بن شمر کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد
جعفر بن محمد قال سمعت أبي يقول	سے سنا جو اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ
نظر رسول الله ﷺ الى ملك	رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری صحابی کے سر
الموت عند رأس رجل من الأنصار	کے پاس ملک الموت کو دیکھا تو ان سے کہا اے
فقال له النبي ﷺ يا ملك الموت	ملک الموت میرے صحابی سے نرمی کا برتاؤ کرنا
ارفق لصاحبي فانه مؤمن فقال ملك	کیونکہ یہ مؤمن ہے تو ملک الموت نے عرض کیا
الموت يا محمد طب نفسا و قر عينا	آپ مطمئن رہیں اور آنکھ ٹھنڈی رکھیں کیونکہ
فاني بكل مؤمن رفيق واعلم أن ما في	میں ہر ایمان دار کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا
الأرض بيت مدرولا شعر في بر ولا	ہوں اور جان لیں کہ خشکی یا تری میں کوئی کچا یا
بحر الا و أنا أتفحصهم في كل يوم	پکا ایسا گھر نہیں ہے جسے میں دن میں پانچ مرتبہ
خمس مرات حتى انى أعرف	نہ دیکھ لیتا ہوں ۔ چنانچہ میں ان میں سے
بصغيرهم و كبيرهم بأنفسهم والله يا	چھوٹے اور بڑے ہر کسی کو جانتا ہوں ۔ اور اللہ
محمد لو أني اردت أن أقبض روح	کی قسم اے محمد ﷺ اگر میں کسی مچھر کی روح کو
بعوضة ما قدرت على ذلك حتى	قبض کرنا چاہوں تو تب تک نہیں کرسکتا جب
يكون الله هو الآمر بقبضها (١)	تک اللہ تعالیٰ اس کا حکم نہ دیں ۔

(١) البداية و النهاية ج ١ ص ٤٧ باب ذكر خلق الملائكة و صفاتهم عليهم السلام برواية ابن أبي حاتم .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابِ سوم

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا

"الایمان بالکتب"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابِ سوم

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا چار چیزوں پر مشتمل ہے۔

أ۔ ان کتابوں کے نزول پر ایمان لانا۔

ب۔ ان کتابوں کے اسماء پر ایمان لانا۔

ج۔ ان کتابوں کی دی ہوئی اخبار وواقعات کی تصدیق کرنا۔

ی۔ ان کتابوں کے غیر منسوخ احکام پر عمل کرنا۔

ہم اس اجمال کی تفصیل کو چار فصلوں میں بیان کرتے ہیں۔

فصلِ اوّل

اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے نزول پر ایمان لانا

ان کتابوں کے منزل مِنَ اللہ ہونے پر ہم دو طرح کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

(الف) نقلی دلائل۔

(ب) عقلی دلائل۔

نقلی دلائل

ا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دینا اور انکے نزول کی خود خبر دینا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ

اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِیْ أَنزَلَ مِنْ قَبْلُ﴾ (۱)

اتاری ہے نیز اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی تھی ایمان لاؤ۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ (۲)

بیشک ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل کی تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے آپکو دکھایا ہے اور آپ خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنیں۔

تیسری جگہ پر ارشاد فرمایا:

﴿إِذْ قَالُوْا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِیْ جَاءَ بِهٖ مُوسٰى نُورًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا وَّعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْا أَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ﴾ (۳)

جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ آپ پوچھیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری جو موسیٰ لائے تھے جو لوگوں کیلئے نور و ھدایت ہے، تم نے اس کو مختلف اوراق میں لکھ رکھا ہے، اس میں سے کچھ ظاہر کرتے ہو اور اکثر تم چھپاتے ہو۔ اور تمہیں سکھایا جو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا، آپ خود ہی کہدیں اللہ (نے ہی نازل کی) پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنی بیہودہ خرافات میں مشغول رہیں۔

(۱) سورة النساء ۱۳۶ ۔ (۲) سورة النساء ۱۰۵ (۳) سورةالأنعام ۹۱ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴾(۱)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اتاری تاکہ وہ تمام اھلِ عالم کیلئے ڈرانے والا ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:۔

﴿ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴾(۲)

اور ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ. مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ ﴾ (۳)

اللہ نے آپ پر سچی کتاب نازل کی جو اپنے سے پہلے نازل شدہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے تورات وانجیل کو اس سے پہلے لوگوں کی ھدایت کیلئے اتارا اور الفرقان (حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی) کتاب نازل کی۔

۲۔ رسول اللہ (ﷺ) کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان آسمانی کتابوں کی خبر دینا

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

عن عبداللہ بن عمرؓ أنه سمع رسول اللہ ﷺ يقول : إنما بقاؤكم فيما

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے بیشک انہوں نے رسول ﷺ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ بیشک

(۱) سورة الفرقان ۱ .(۲) سورة الإسراء ۵۵ .(۳)سورة آل عمران : ۳.۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف قبلكم من الأمم كما بين صلاة العصر إلى غروب الشمس أوتي أهل التوراة التوراة فعملوا حتى اذا انتصف النهار عجزوا فأعطوا قيراطاً قيراطاً ، ثم أوتي أهل الإنجيل الإنجيل فعملوا إلى صلاة العصر ثم عجزوا فأعطوا قيراطاً قيراطاً، ثم أوتينا القرآن فعملنا الى غروب الشمس فأعطينا قيراطين قيراطين ، فقال أهل الكتابين : أي ربنا أعطيت هؤلاء قيراطين قيراطين ، وأعطيتنا قيراطاًقيراطاً،و نحن كنا أكثر عملا قال:قال الله عزوجل هل ظلمتكم من أجركم من شيء ؟ قالوا : لا، قال فهو فضلي أوتيه من أشاء (ا).

دوسری امتوں کی نسبت تمہاری مدّت ایسے ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت، اہل تورات کو تورات دی گئی انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب نصف النہار ہو گیا تو وہ عاجز آ گئے تو انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر تک کام کیا پھر وہ بھی عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن دیا گیا تو ہم نے غروبِ شمس تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیئے گئے تو اہلِ تورات اور اہلِ انجیل نے عرض کیا اے ہمارے رب ان کو دو دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک ایک قیراط حالانکہ ہم نے ان سے زیادہ عمل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے اجر میں کچھ ظلم کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ تو میرا فضل ہے۔ جس کو میں چاہتا ہوں دیتا ہوں

دوسری روایت میں یوں آیا ہے:

عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ قال خفف على داود عليه السلام

ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت داوٗد علیہ السلام کیلئے قرآن (قرأت) آسان کردیا گیا۔

(ا) رواه بخاری: كتاب مواقيت الصلاة باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرآن فكان يأمر بدوابه فتسرج فيقرأ القرآن قبل أن تسرج دوابه ولا يأكل الامن عمل يده (۱)

تھا وہ اپنے گھوڑوں کو زین لگا کر تیار کرنے کا حکم دیتے اور گھوڑوں کے تیار ہونے سے پہلے پہلے قرآن پڑھ لیتے اور وہ صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہی کھاتے تھے۔

ایک تیسری روایت میں یوں آیا ہے:

عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال لا حسد الا في اثنين ، رجل علمه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل و آناء النهار فسمعه جار له ، فقال : ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان ، فعملت مثل ما يعمل ، و رجل آتاه الله مالاً فهو يهلكه في الحق، فقال رجل ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان فعملت مثل ما يعمل (۲).

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو چیزوں کے علاوہ حسد جائز نہیں۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا پس وہ اسے پوری رات اور پورا دن پڑھتا ہے۔اسکے پڑوسی نے اسے سنا تو کہنے لگا! کاش کہ مجھے بھی فلاں کی طرح یہ نعمت دی جاتی تو میں بھی اسکی طرح عمل کرتا۔دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا پس وہ اسے حق کے راستے میں خرچ کرتا ہے پس کسی شخص نے کہا کہ کاش مجھے بھی فلاں کی طرح یہ نعمت دی جاتی تو میں بھی اسکی طرح عمل کرتا۔

---

(۱) بخاري: كتاب التفسير، سورة بني اسرائيل و كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿و آتينا داود زبورا﴾ واللفظ له من كتاب الأنبياء (۲) بخاري: كتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن /السنن الكبرى، كتاب الزكاة، باب وجوه الصدقة وما على كل سلامي من الناس منها كل يوم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک چوتھی روایت میں یوں آیا ہے:

عن أبی هریرةؓ قال: کان أهل الکتاب یقرؤن التوراة بالعبرانیة و یفسرونها بالعربیة لأهل الاسلام فقال رسول الله ﷺ لا تصدقوا أهل الکتاب و لا تکذبوهم و قولوا آمنا بالله و ما أنزل الینا و ما أنزل الیکم (۱)	حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور اہل اسلام کیلئے اسکی تشریح عربی میں کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ اہل کتاب کی تصدیق کرو نہ انہیں جھٹلاؤ اور یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو تم پر نازل کیا گیا۔

۳۔ اور کروڑوں علماء و حکماء اور دانشور و عقلاء کا ہر زمان و ہر مکان میں اللہ تعالی کی آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اور وہ بھی پختہ یقین اور کامل اعتقاد کے ساتھ۔

عقلی دلائل

۱۔ انسان کی کمزوری اور اسکا اپنے رب کی طرف اپنے جسم و روح کی اصلاح کیلئے محتاج ہونا آسمانی کتابوں کے نزول کا مقتضی (تقاضا کرنے والا) ہے جو احکام تشریعیہ اور قوانین حقہ پر مشتمل ہوں جن کے ذریعے انسان اپنی دنیا و آخرت کی زندگی کا اصل مقصد پاکر کمال انسانیت کو پہنچ جائے

۲۔ جب انبیاء علیہم السلام احکام الٰہی پہنچانے کیلئے خالق و مخلوق کے درمیان واسطے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی مسلّم ہے کہ انبیاء و رسل علیہم السلام دوسرے انسانوں کی طرح کچھ زمانہ تک زندہ رہ کر وفات پا جاتے ہیں تو اگر ان کی رسالت و نبوت مخصوص کتابوں پر مشتمل نہ ہو تو صاف ظاہر ہے کہ

(۱) بخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة . باب قول النبی ﷺ لا تسألوا أهل الکتاب عن شیء/السنن الکبری للبیهقی ، کتاب الشهادات، باب من رد شهادة أهل الذمة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی موت کے ساتھ ہی انکی یہ ساری تعلیمات ومحنتیں ضائع ہو جائینگی اور لوگ بغیر ہدایت و واسطہ کے رہ جائینگے۔ اور اس سے جو اصل مقصود ہے وحی و رسالت کا، وہ فوت ہو جائیگا۔ اس لیئے یہ سارے حالات بھی نزول کتب آسمانی کے متقضی ہیں۔

۳۔ اگر نبی ورسول کے پاس اللہ تعالی کیطرف سے کوئی ہدایت والی کتاب نہ ہوتو لوگوں پر اسکا جھٹلانا اور اسکی رسالت کا انکار سہل وآسان ہو جائیگا۔ لہٰذا لوگوں پر اتمام حجت کیلیئے نبی ورسول پر نزول کتب آسمانی ضروری ہوا۔

فصلِ دوم

کتابوں کے اسماء پر ایمان لانا

آسمانی کتابوں کے اسماء پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جن کتابوں کا نام قرآن وحدیث میں صراحت کے ساتھ آیا ہے ان پر تفصیلاً ایمان لانا واجب وضروری ہے اور جن کتابوں کا نام قرآن وحدیث میں نہیں آیا ہے اور ہمیں ان کے اسماء کا علم نہیں تو ان پر اجمالاً ایمان لانا واجب و ضروری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جتنی کتابیں اور صحیفے اللہ تعالی نے اپنے انبیاء ورسل علیھم السلام پر اتارے ہیں ان سب پر ایمان لانا فرض وضروری ہے خواہ ان کے نام وتفصیل کا ہمیں علم ہو یا نہ ہو۔ اب ذرا ان آسمانی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں جن کے نام قرآن وحدیث میں آئے ہیں:

۱۔ **تورات:** تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِيْ جَاءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْراً وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْراً وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْا أَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَاؤُكُمْ	آپ کہیئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لیے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے ان متفرق اوراق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ﴾ (۱)	میں رکھ چھوڑا ہے اس میں سے کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جن کو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے نازل فرمایا ہے پھر ان کو ان کی خرافات میں کھیلتے رہنے دیجئے۔

چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

و هو التوراة التي قد علمتم و كل أحد أن الله أنزلها على موسى بن عمران نوراً وهدى للناس أي يستضاء بها في كشف المشكلات و يهتدى بها من ظلم الشبهات (۲)	آپ اور ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ تورات اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی جس کو اس نے موسیٰ بن عمران پر نازل کیا تھا جس سے لوگ کشف مشکلات میں روشنی پاتے تھے اور شبہات کی تاریکیوں میں سیدھی راہ کو ڈھونڈھ لیتے تھے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:۔

﴿وَاٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِيْ إِسْرَائِيلَ﴾ (۳)	اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اس کو بنی اسرائیل کیلئے ہدایت بنایا۔

اور حدیث میں بھی اسی طرح آیا ہے:

عن البراء بن عازب قال: مرّ على النبي ﷺ بيهودي محمّماً مجلوداً فدعاهم فقال أهكذا تجدون حد	براء بن عازب سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک یہودی نکلا کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے کھایا ہوا

(۱) سورة الانعام: ۹۱ (۲) تفسير ابن كثير: ج ص ۱۵۶ (۳) سورة الاسراء: ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الـزانـی فی کتابکم ؟ قالوا : نعم فدعا رجلا من علمائهم فقال أنشدک باللّٰه الذی أنزل التوراۃ علی موسیٰ أھکذا تـجدون حد الـزانی فی کتابکم ؟ قال : لا و لـو لا أنـک نشـدتـنـی بھذا لم أخبرک نـجـدہ الرجم و لکنه کثر فی أشرافنا فکنّا اذا أخـذنـا الشـریف تـرکـناہ و اذا أخذنا الضعیف أقمنا علیه الحدّ...(۱)

آپ نے یہودیوں کو بلایا۔اور فرمایا۔کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں ؟ انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے ان کے علماء میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی جس نے اتارا تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔اور اگر تم مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا۔ہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے لیکن ہم میں عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے

۲۔ زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَـقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾(۲)

اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی ہے اور داؤد کو زبور ہم نے عطا فرمائی ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ اِنَّـآ اَوْحَيْـنَـآ اِلَيْـكَ كَـمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُـوْحٍ وَّالـنَّبِيّٖـنَ مِـنْۢ بَـعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَـآ اِلٰٓى اِبْـرٰهِيْـمَ وَاِسْـمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم

(۱) مسلم کتاب الحدود باب رجم الیھود أھل الزمة فی الزنیٰ (۲) سورۃ الاسراء :۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ (۱)	اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف ۔اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ۔

۳۔ انجیل:۔ انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَقَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَّنُورٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ﴾ (۲)	اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں انجیل عطا فرمائی جس میں ہدایت اور نور تھی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ سراسر ہدایت ونصیحت تھی پارسالوگوں کے لئے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً﴾ (۳)	ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا۔

---

(۱) سورة النساء :۱۶۳ (۲) سورة المائدة : ۴۶

(۳) سورة الحديد : ۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ القرآن الکریم: اللہ تعالیٰ کی چوتھی آسمانی کتاب قرآن شریف ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول، خاتم الرسل حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيْلًا (۱)

بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:۔

وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ (۲)

اور بیشک یہ قرآن آپ کو ایک بڑے حکمت والے اور بڑے علم والے کی جانب سے تلقین کیا جاتا ہے۔

تیسری جگہ فرمایا:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴾ (۳)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق وباطل میں تمیز کرنے والی کتاب اتاری تاکہ وہ تمام اہل عالم کے لئے ڈرانے والا ہو جائے۔

چوتھے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴾ (۴)

اور اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن عربی میں اتارا تاکہ آپ اہل مکہ اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈرائیں اور ڈرائیں اس دن سے جو سب کے جمع ہونے کا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ ایک فریق جنت میں جائے گا اور ایک فریق جہنم میں

---

(۱) سورۃ الدھر: ۲۳ (۲) سورۃ النمل: ۶ (۳) سورۃ الفرقان: ۱ (۴) سورۃ الشوری: ۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں مقام پر فرمایا:

﴿قُلْ أَیُّ شَیْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ﴾ (۱)

آپ کہیئے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لئے کون سی ہے' آپ کہیئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ڈراؤں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (۲)

ہم آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں' اس قرآن کی وجہ سے جو ہم نے آپ پر اتارا۔ اور آپ قرآن سے پہلے بالکل بے خبر تھے۔

فصلِ سوم

ان کتابوں کی اخبار کی تصدیق کرنا

آسمانی کتابوں پر ایک تو اجمالی طور پر ایمان لانا ہے یعنی ان کے مجموعہ احکام اور جو کچھ ان میں ہے ان سب پر کلیۃً ایمان لانا فرض ہے اور دوسرا تفصیلی طور پر ان کتابوں کے ہر ہر جزئی اخبار و واقعات کی تصدیق کرنا۔

ا۔ جیسے مثلاً قرآن کریم کی اخبار کہ جس میں انبیاء و رسل علیہم السلام اور امم سابقین کی خبریں ہیں مثلاً حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام اور انکی امتوں کی اخبار و واقعات کی تصدیق کرنا فرض و ضروری ہے کہ جن کو

---

(۱) سورة الأنعام : ۱۹ (۲) سورة يوسف : ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم نے کسی جگہ پر اجمال اور کسی مقام پر تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسے مثلاً سورۃ آل عمران (۳۳) اور سورۃ الاعراف (۶۹) سے لیکر (۹۳) تک اور سورۃ یونس (۷۱) سے لیکر (۹۲) تک اور سورۃ ھود (۲۵) لیکر (۱۰۰) تک اور سورۃ الشعراء (۱۰) سے لیکر (۱۸۹) تک اور سورۃ ص (۱۷) سے لیکر (۴۸) وغیرہ جو انبیاء اور امم سابقین کے واقعات ہیں جو کہ مختلف سور و آیات میں بیان ہو چکے ہیں۔

۲۔ اور اسی طرح اخبار یأجوج ومأجوج اور سدّ (آہنی دیوار) ذوالقرنین جن کا تفصیلی قصہ قرآن کریم میں یوں آیا ہے:

﴿ وَيَسْـأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَـرْنَيْنِ قُلْ سَـأَتْلُوْ عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ○ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَـاهُ مِـنْ كُلِّ شَـيْءٍ سَبَبًـا ○ فَـأَتْبَعَ سَبَبًـا ○ حَتّـٰى إِذَا بَـلَـغَ مَغْـرِبَ الشَّـمْـسِ وَجَـدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَـدَ عِـنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُـعَـذِّبَ وَإِمَّـا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ○ قَـالَ أَمَّـا مَـنْ ظَـلَـمَ فَسَـوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰـى رَبِّـهِ فَيُـعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ○ وَأَمَّا مَنْ آمَـنَ وَعَـمِلَ صَالِحاً فَلَهُ جَزَاءَ نِ الْحُسْنٰى وَسَـنَـقُـولُ لَـهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ○ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًـا ○ حَتّـٰى إِذَا بَـلَـغَ مَـطْـلِـعَ الشَّـمْـسِ وَجَـدَهَـا تَـطْـلُـعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُم	اور آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کررہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیے تھے وہ ایک راہ کے پیچھے لگا۔ یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔ اس نے کہا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے، پھر وہ اپنے پروردگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ○ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا
بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ○ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ○ حَتّٰى
إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا
قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ قَالُوْا
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ
مُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ
خَرْجًا عَلٰى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا
○ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَأَعِيْنُوْنِيْ
بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ○ آتُوْنِيْ
زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ
الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ
نَارًا قَالَ آتُوْنِيْ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ○ فَمَا
اسْطَاعُوْا أَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ
نَقْبًا ○ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَإِذَا
جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّاءَ

کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر عذاب دے گا۔ ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کے لیے تو بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کا حکم دیں گے۔ پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔ یہاں تک کے جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی۔ واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اس کے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔ وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں' تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّاo ﴾ (۱)

ہے وہی بہتر ہے' تم صرف قوت وطاقت سے میری مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا' تو فرمایا میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تا کہ اس پر ڈال دوں۔ پس تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا' بیشک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔

تو یہ ایک سچا قصہ تھا جس کا ملحدین نے محض اس بنا پر انکار کیا ہے کہ ہم نے تمام زمین کو چھان ڈالا مگر نہ ہم کو یأجوج مأجوج کا کہیں پتہ چلا اور نہ ہی سدِّ ذوالقرنین کا اسلئے انہوں نے قرآن کریم کی اس صحیح و سچی خبر کی تکذیب وانکار کر کے اسکو جھٹلانے لگے مگر منکرین کا یہ انکار کئی وجوہ سے باطل ہے۔

الف۔ یہ دعوی کرنا ہی غلط اور بے بنیاد ہے کہ ہم تمام برّ (خشکی) و بحر پر حاوی ومحیط ہو چکے ہیں۔

ب۔ دوسرا یہ کہ کسی چیز کا عدم علم اس چیز کے عدم وجود پر دلیل نہیں' جس طرح اب سے تقریباً پانچ

---

(۱) سورۃ الکھف ۸۳ تا ۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو برس پہلے تک ہم کو چوتھے براعظم امریکہ کے وجود کا علم نہیں تھا تو کیا ہمارے اس عدم علم سے اس براعظم کے وجود پر کوئی اثر پڑتا ہے؟۔

قرآن کریم کی اس صادق و سچی خبر کے ساتھ ساتھ عقلاً بھی یہ عین ممکن ہے کہ دنیا میں ایک پانچواں براعظم ایسا بھی موجود ہو کہ جس میں یأجوج مأجوج زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہاں تک ہماری رسائی نہ ہو سکی ہو۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتابوں (بالخصوص قرآن مجید) نے جن حالات و واقعات کی خبریں دی ہیں ان ساری اخبار کی تصدیق کرنا ضروری ہے خواہ وہ ہماری ناقص عقل و فہم کے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ اور خواہ ہمارے مشاہدہ اور علم و تجربہ میں آئیں یا نہ آئیں۔

فصلِ چہارم

ان کتابوں کے غیر منسوخہ احکام پر عمل کرنا

اللہ تعالیٰ کی ان تمام کتابوں کے غیر منسوخہ احکام پر سر تسلیم خم کر کے ان پر عمل کرنا فرض و ضروری ہے خواہ ان کی حکمت کو ہم سمجھے ہوں یا نہیں۔ مسلمانو! یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھو کہ نزول قرآن سے پہلے اللہ تعالیٰ کی جتنی کتابیں ہیں وہ سب کی سب قرآن کریم کیوجہ سے منسوخ ہیں اور قرآن کریم ان کا ناسخ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجاً﴾ (۱)

اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ بھی ہے۔ اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجئے۔ اس حق سے ہٹ کر ان

(۱) سورۃ المائدۃ : ۴۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے تم میں سے ہر ایک
کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔

"لما بین یدیه من الکتاب" میں جو کتاب ہے اس سے جنس کتاب مراد ہے۔ اور اس سے ساری کتب سماویہ مقصود ہیں، چنانچہ مفسرین حضرات اسی طرح لکھتے ہیں:

اسم جنس بمعنی الکتب السابقة قبله کالتوراة و الانجیل (۱)

یہ اسم جنس ہے یعنی گزشتہ کتب جو قرآن سے پہلے تھیں جیسے تورات وانجیل۔

اور "لما بین یدیه من الکتاب" کی تفسیر میں امام ابن جریر طبریؒ حضرت قتادہؓ کا قول بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں:

عن قتادة ﷺ قوله 'وأنزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب' یقول: الکتب التی خلت قبله. (۲)

حضرت قتادہؓ نے فرمان باری تعالیٰ "وأنزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتٰب" کی تشریح میں فرمایا کہ وہ کتابیں جو قرآن سے پہلے نازل ہو چکی ہیں' مراد ہیں۔

اور 'مهیمناً علیه'' کا معنی ہے أمینا، شاهدا، اور حاکما۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم ساری کتب سماویہ کیلئے امین وشاھد ہے کہ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری صداقت وامانت داری کے ساتھ اتری ہیں۔ اور امین وشاھد ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم ان کیلئے حاکم وناسخ بھی ہے۔ چنانچہ کلمہ "مهیمنًا" کی تفسیر اکثر مفسرین نے حاکما اور عالیًا سے کی ہے جیسا کہ امام ابن کثیرؒ وغیرہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عن ابن عباسؓ ومهیمناً أی حاکماً علی

ابن عباسؓ نے (ومهیمناً) کا مطلب

---

(۱) أیسر التفاسیر: ج ۱ ص ۶۳۸، واللفظ له/ تفسیر القرطبی: ج۲ ص ۲۱۰/ التفسیر الواضح: ج۶ ص ۶۲۔۶۳
صفوة التفاسیر: ج ۱ ص ۳۴۶/ تفسیر ابن کثیر: ج ۲ ص ۶۵ (۲) تفسیر الطبری ج ۲ ص ۱۷۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما قبله من الكتب (١) بتایا کہ اپنے سے پہلی کتب کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

اور صاحب 'التفسیر الواضح' قرآن کریم کی 'حاکمیت و ہیمنیت' پر تفصیلی بحث کے بعد یوں لکھتے ہیں :۔

و اذا كان هذا شأن القرآن و منزلته فاحكم يا محمد و كذا كل حاكم احكم بينهم بما أنزل الله فهو واحد لم يتغير في القرآن و الانجيل و التوراة على أن ما في القرآن كان ناسخاً للكل متمماً شاملاً و ما قبله كان كالمقدمة (٢)

اور جب قرآن مجید کی شان اور مرتبہ یہ ہے کہ تو اے محمد (ﷺ) آپ اور ہر حاکم کو چاہیئے کہ وہ اہلِ کتاب کے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے' وہ حق ایک ہی ہے' قرآن' انجیل اور تورات میں وہ تبدیل نہیں ہوا۔ اس کے باوجود کہ قرآنی احکام اپنے سے پہلے تمام احکام کیلئے ناسخ ہیں اور پہلے احکام اس کیلئے بطور مقدمہ تھے۔

اور اسی طرح مذکورہ آیت کے کلمات ''شرعة و منهاجاً'' کی تفسیر میں امام قرطبیؒ حضرت مجاھدؒ کا قول یوں نقل کرتے ہیں :

وقال مجاهد : الشرعة و المنهاج دين محمد عليه السلام و قد نسخ به كل ما سواه (٣)

اور مجاہد کہتے ہیں کہ شرعۃ اور منہاج سے مراد دین محمدی (ﷺ) ہے اور اس نے اپنے سوا سب کو منسوخ کر دیا۔

(١) أيسر التفاسير: ج ١ ص ٦٣٩ / تفسير القرطبي: ج ٦ ص ٢١٠ / صفوة التفاسير : ج ١ ص ٣٤٦ / تفسير ابن كثير : ج ٢ ص ٦٥ و اللفظ له

(٢) التفسير الواضح ج ٦ ص ٦٣ (٣) تفسير القرطبي : ج ٦ ص ٢١١ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام: یہ کہ سابقہ کتب سماویہ کے کسی بھی حکم پر عمل کرنا جائز نہیں مگر وہ حکم جو ہمارے ہاں دلیل قطعی سے ثابت ہو اور پھر قرآن کریم نے اس کو برقرار رکھا ہو جیسے۔

(۱) حدود وقصاص: چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (۱)

اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے' پھر جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے' اور جولوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں' وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۲) صوم رمضان: اور اسی طرح صوم رمضان جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (۲)

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے' تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

(۳) حد الزنیٰ: اور اسی طرح حد الزنیٰ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو یہودیوں نے زنا کیا تھا تو یہودی یہ مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے کہ ان کا فیصلہ کریں تو اس پر آپؐ نے فرمایا کہ: کیا تورات میں زانی وزانیہ کے بارے میں رجم کا حکم نہیں ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں اس پر حضرت عبداللہؓ بن سلام نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ان یہود سے کہیں کہ

(۱) سورۃ المائدۃ: ۴۵ (۲) سورۃ البقرۃ: ۱۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تورات لے کر آئیں۔ چنانچہ یہودی تورات لے کر آئے اور ان کا ایک بڑا عالم رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے سے پڑھنے لگا۔ اور بار بار کہہ رہا تھا حضرت! رجم کا ذکر تورات میں نہیں ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ آیت رجم سے اٹھا کر کہا کہ یہ آیت رجم نہیں؟ تو وہ شرمندہ ہوا۔ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے رجم کا حکم صادر فرمایا اور وہ دونوں رجم کیے گئے۔

اب سن لیں اصل روایت:

عن ابن عمرؓ قال أتی رسول الله ﷺ بیهودی و یهودیة قد احدثا جمیعاً فقال لهم ما تجدون فی کتابکم قالوا ان أحبارنا أحدثوا تحمیم الوجه و التهجیة، قال عبدالله بن سلام رضی الله عنه ادعهم یا رسول الله بالتوراة فأتی بها فوضع أحدهم یده علی آیة الرجم وجعل یقرأ ما قبلها و ما بعدها فقال له ابن سلام رضی الله عنه ارفع یدک فاذا آیة الرجم تحته فأمر بهما رسول الله ﷺ فرجما عقد البلاط فرأیت الیهودی أخبأ علیها (۱)

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائے گئے جن دونوں نے زنا کیا تھا آپؐ نے پوچھا تم اپنی کتاب میں اس کی سزا کیا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارے علماء نے اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا ایجاد کی ہے۔ عبداللہ بن سلامؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ان سے تورات منگوائیں جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے سے پڑھنا شروع کر دیا۔ تو عبداللہ بن سلامؓ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ' جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے تھی چنانچہ آپ (ﷺ)

(۱) بخاری : کتاب الحدود باب الرجم فی البلاط.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم
دیا۔ پس انہیں رجم کر دیا گیا۔ ابن عمرؓ
کہتے ہیں کہ انہیں بلاط (ایک مقام)
میں رجم کیا گیا میں نے دیکھا کے یہودی
عورت پر جھک پڑتا تھا۔

یہ احکام چونکہ کتب سابقہ میں موجود اور غیر منسوخ تھے اور ہمارے ہاں دلائل قطعیہ سے ثابت ہوئے ہیں اور ساتھ ہی قرآن نے ان کو ثابت و برقرار رکھا ہے اسلئے ان پر عمل کرنا فرض وضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا

"الایمان بالرسل"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا

انبیاء ورسل علیہم السلام کے متعلق بطور تمہید سب سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ وہ انسان وبشر ہیں۔اسی لئے دوسرے انسانوں کی طرح ان کو بھی عوارض بشریت لاحق ہوتی ہیں مثلاً وہ کھاتے ، پیتے ، شادی بیاہ کرتے ، فرحت وخوشی اور غم واندوہ محسوس کرتے ، تھکتے ، بیمار ہوتے اور اپنے مقررہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے) وقت پر وفات پا جاتے ہیں وغیرہ۔ چنانچہ انہی عوارض بشریت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جناب ابراہیم علیہ السلام کا قول یوں نقل فرماتا ہے :-

﴿ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ، وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِ، وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ،وَالَّذِي يُمِيْتُنِي ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴾ (۱)

پس وہ (بت) میرے دشمن ہیں سوائے ربّ العالمین کے،جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے ہدایت دیگا اور مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء بخشتا ہے اور جو مجھے موت دیگا پھر زندہ کریگا۔

ہاں البتہ یہ الگ بات ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام درجہ ومقام اور رتبہ میں عام انسانوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ مخلوق میں جوبھی کمالات ممکن ہو سکتے ہیں تو وہ کامل طریقہ سے انبیاء ورسل علیہم السلام میں ہی پائے جاتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے سارے انسانوں سے انہیں منتخب کرتا ہے اور ہرکس وناکس کو نبی ورسول نہیں بناتا جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :-

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً

اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے

---

(۱) سورة الشعراء: ۷۷ ...... ۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّمِنَ النَّاسِ ﴾ (۱)

پیغمبر منتخب فرماتا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ وَاذْكُرْ عِبَادَنَآ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ إِنَّآ أَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ، وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ، وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴾ (۲)

اور اے پیغمبر ہمارے بندوں ابراھیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ہم نے انکو ایک خاص وصف کے ساتھ مخصوص کیا تھا کہ وہ آخرت کا یاد کرنا تھا اور وہ یقیناً ہمارے ہاں برگزیدہ اور بہتر لوگوں میں سے ہیں اور آپ اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

﴿ فَلَمَّا أَتٰهَا نُودِيَ يٰمُوسٰى إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ﴾ (۳)

پس جب موسیٰ وہاں آئے تو انہیں پکارا گیا! اے موسیٰ میں ہوں تمہارا رب پس تم اپنے جوتے اتار دو بے شک تم طوی کی مقدس وادی میں ہو اور میں نے تمہیں چن لیا ہے پس جو وحی کی جائے وہ غور سے سنو

(۱) سورۃ الحج: ۷۵ (۲) سورۃ ص ۴۵...... ۴۸

(۳) سورۃ طٰہٰ : ۱۱-۱۲-۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد یہ ہے کہ رسالت کا مسئلہ ایک بہت بڑا بوجھ اور بھاری ذمہ داری ہے تو اس کیلئے مناسب شخص چاہیئے۔اس لئے اللہ تعالی اپنے بندوں کے دلوں کو جانچ کر دیکھتا ہے کہ کس میں رسالت کی اہلیت ہے؟ جس میں یہ اہلیت پاتا ہے اسکو یہ نعمت عظمی عطاء فرما دیتا ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے:-

﴿ وَإِذَا جَآءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللهِ اَللهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَاللهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾ (۱)

اور جب انکو کوئی نشانی پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائینگے جب تک خود ہم کو ویسی چیز نہ دی جائے جیسی اللہ کے رسولوں کو دی جا چکی ہے اللہ ہی اپنے پیغام بھیجنے کے محل اور موقع کو خوب جانتا ہے عنقریب ان مجرموں کو خدا کے ہاں ان حیلہ سازیوں کی پاداش میں جن کے یہ مرتکب ہوا کرتے تھے، بڑی ذلت اور سخت عذاب سے ہمکنار ہونا پڑے گا۔

ماقبل کے بیان سے صاف معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل علیہم السلام اللہ تعالی کی طرف سے مصطفی، مختار، پسندیدہ اور منتخب ہوتے ہیں۔مگر مسلمانو! یہ یاد رکھو کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے اتنے درجہ ومقام اور منازل وکمالات کے باوجود ان میں ربوبیت والوہیت کی خصوصیت نہیں پائی جاتی بلکہ بشریت کا اعلی وارفع مقام پاکر انبیاء ورسل علیہم السلام انسان، عبد اور بندے ہی رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اعلی مقامات پر اللہ تعالی نے ان کو عبد ہی سے ذکر کیا ہے۔چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(۱) سورة الأنعام : ۱۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلاً لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ (١)

وہ (عیسی بن مریم) محض ایک بندہ ہے جس پر ہم نے اپنا فضل کیا تھا اور بنی اسرائیل کیلئے اسکو ایک نمونہ قدرت بنایا تھا۔

اور حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ (٢)

اولاد ان لوگوں کی جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بے شک نوح بہت شکر گزار بندہ تھا۔

اور خاتم الرسل ﷺ کے متعلق فرمایا:۔

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ (٣)

بڑی بابرکت ذات ہے وہ جس نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کرنے والی کتاب یعنی قرآن کو نازل کیا تا کہ وہ تمام اہل عالم کیلئے ڈرانے والا ہو۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (٤)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی لے گیا، جسکے اردگرد کو ہم نے بابرکت بنایا ہے تا کہ ہم اسکو اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

---

(١) سورة الزخرف: ٥٩ (٢) سورة الأسراء: ٣
(٣) سورة الفرقان: ١ (٤) سورة الإسراء: ١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تمہید کے بعد ہم انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانے کی نوعیت بیان کرتے ہیں۔معلوم ہونا چاہیئے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانا چار چیزوں پر مشتمل ہے۔

الف: اللہ تعالی کے رسولوں کی رسالت پر ایمان لانا۔

ب: رسولوں کے اسماء پر ایمان لانا۔

ج: رسولوں کی اخبار کی تصدیق کرنا۔

د: رسولوں میں جو ہمارے طرف مبعوث ہوئے ہیں ان کی شریعت پر عمل کرنا۔

اس اجمال کی تفصیل میں جاتے ہوئے ہم اس باب کو چار فصلوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

فصل اول

رسولوں کی رسالت پر ایمان لانا

انبیاء ورسل علیہم السلام کی نبوت ورسالت پر ہم دو طرح کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

الف - نقلی ب - عقلی

نقلی دلائل

ا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام کے بارے میں خود خبر دینا جیسے کہ اس کا فرمان ہے۔

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَآئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاسِ﴾ (۱) اللہ تعالی فرشتوں اور انسانوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے۔

(۱) سورۃالحج : ۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پرارشاد فرمایا:-

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾(۱)

اور تحقیق ہم نے ہر امت کی طرف رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔

اور تیسرے مقام پرارشاد فرمایا:-

﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيِّنَ مِنْ بَعْدِهِ وَ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَاٰتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾(۲)

بے شک ہم نے آپکی طرف وحی کی جیسا کہ ہم نے وحی کی تھی نوح اور انکے بعد والے پیغمبروں کی طرف اور ہم نے وحی نازل کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور دی۔

چوتھے مقام پرارشاد فرمایا:-

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ مَنْ يَّنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾(۳)

البتہ تحقیق ہم نے اپنے پیغمبروں کو نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ہم نے انکے ساتھ کتاب اور ترازو اُتارا تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قائم رہیں اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کیلئے اور بھی فائدے ہیں

(۱) سورة النحل: ۳۶ (۲) سورة النساء: ۱۶۳ (۳)سورة الحديد: ۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس لئے بھی کہ اللہ جان لے کہ اسکی اور اسکے رسولوں کی مدد بن دیکھے کون کرتا ہے۔ بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴾ (١)

بے شک ہم نے آپ کو سچائی کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور بے شک ہر امت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا گذرا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴾ (٢)

اور البتہ تحقیق آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ مذاق کیا گیا پس مٹا دیا اللہ نے لوگوں کو کفار میں سے جو مذاق اُڑاتے تھے انکے اس مذاق کی وجہ سے جو وہ رسولوں کے ساتھ کرتے تھے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ﴾ (٣)

لوگ ایک امت تھے، پس اللہ نے انبیاء کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور ہم نے انکے ساتھ سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان مختلف فیہ امور میں فیصلہ کریں۔

(١) سورة الفاطر: ٢٤ (٢) سورة الأنبياء: ٤١ (٣) سورة البقرة: ٢١٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهَارُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾(۱)

اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ وھارون کو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی کتاب دی جو روشنی، اور متقین کیلئے نصیحت ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴾ (۲)

کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو۔ بے شک وہ سچے نبی تھے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (۳)

اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بیشک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اور اس کا نام احمد ہے، پس جب وہ نشانیوں کے ساتھ آ گیا تو انہوں نے کہا، یہ بالکل واضح جادو ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن اللہ کے

(۱) سورة الأنبياء : ۴۸ (۲)سورة مريم : ۴۱

(۳) سورة الصف : ٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ (۱)

رسول اور نبیوں میں سے آخری ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنی ذات اور دوسرے انبیاء ورسل علیہم السلام کے وجود کی خبر دینا۔

چنانچہ حدیث میں یوں آیا ہے:-

(عن أنس (رضی الله تعالى عنه) قال قال رسول الله ﷺ ما بعث نبي إلا أنذر أمته الأعور الكذاب ألا إنه أعور وإن ربكم ليس بأعور وإن بين عينيه مكتوب كافر) (۲)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اس نے اپنی اُمت کو کانے جھوٹے (دجال) سے ڈرانے کا فریضہ سر انجام نہ دیا ہو۔ یاد رکھو وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے

اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے۔

(عن جابر (رضی الله عنه) أن رسول الله ﷺ قال عرض علي الأنبياء فإذا موسى ضرب من الرجال كأنه من رجال شنوءة

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے لائے گئے پیغمبر۔ تو موسیٰ علیہ السلام درمیانے قد کے آدمی تھے (یعنی نہ

---

(۱) سورة الأحزاب: ۴۰

(۲) البخاری كتاب الفتن، باب ذكر الدجال - واللفظ له - مسلم: كتاب الفتن وأشراط الساعة - باب ذكر الدجال وصفته وما معه -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورأيت عيسى ابن مريم فإذا أقرب من رأيت به شبها عروة ابن مسعود ورأيت إبراهيم فإذا أقرب من رأيت به شبها صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبرائيل عليه السلام فإذا أقرب من رأيت به شبها دحية :وفي رواية ابن رمح دحية بن خليفة) (۱)

بہت موٹے نہ بہت دبلے) جیسے شنوءۃ قبیلے کے لوگ اور میں نے دیکھا عیسی بن مریم علیہ السلام کو، میں سب سے زیادہ اُن سے مشابہ عروۃ بن مسعود کو پاتا ہوں، میں نے دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو- سب سے زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب ہیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود) اور میں نے دیکھا جبرائیل علیہ السلام کو، سب سے زیادہ مشابہ انکے دحیۃ رضی اللہ عنہ ہیں اور ابن رمح کی روایت میں ہے دحیۃ بن خلیفۃ۔

اور تیسری روایت میں یوں آیا ہے:-

(..........أنا أول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الأنبياء ما صدقت وإن من الأنبياء نبيا ما يصدق من أمته إلا رجل واحد)(۲)

میں سب سے پہلے جنت کی شفاعت کرنے والا ہوں، کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی ہے جتنی میری تصدیق کی گئی ہے اور کئی انبیاء کی تو انکی امت میں سے صرف ایک آدمی نے تصدیق کی۔

---

(۱) مسلم: كتاب الإيمان .باب الإسراء برسول الله إلى السموات وفرض الصلوٰت
(۲) مسلم : كتاب الايمان ،باب في قول النبي ﷺ أنا أوّل الناس يشفع في الجنة وأنا أكثر الأنبياء تبعاً -

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عدد انبیاء ورسل علیہم السلام کے بارے میں ایک روایت یوں آئی ہے:-

(عن ابی ذر ﷺ ...... قال قلت یا رسول الله کم الأنبیاء قال مائة ألف وعشرون ألفاً قلت یا رسول الله کم الرسل من ذلک قال ثلاثمائة و ثلاثة عشر جمّاً غفیراً قال قلت من کان أوّلهم قال آدم قلت یا رسول الله ﷺ أنبی مرسل ؟قال نعم خلقه الله بیده ونفخ من روحه وکلمه قبلا ثم قال یا أبا ذر أربعة سریانیون آدم وشیث وأخنوخ وهو إدریس وهو أول من خط با القلم ونوح و أربعة من العرب هود وشعیب و صالح ونبیک محمد ﷺ) (۱)

جناب ابوذر ﷺ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انبیاء کتنے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ بیس ہزار، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے رسول کتنے ہیں فرمایا! تین سو تیرہ، جو ایک بڑی تعداد ہے- میں نے پوچھا ان میں سے سب سے پہلے کون ہے؟ فرمایا آدم، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی رسول ہیں؟ فرمایا ہاں اللہ نے انکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی روح ان میں پھونکی، سب سے پہلے ان سے بات کی۔ پھر فرمایا! اے ابوذر، ان میں چار سریانی تھے، شیث اور اخنوخ، جو ادریس ہیں اور انہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا اور نوح (علیہم السلام) اور چار پیغمبر عرب ہیں، ہود، شعیب، صالح، اور تمہارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الأنبیاء والمرسلین)۔

---

(۱) صحیح ابن حبّان: ج ۱ ص ۲۸۷ کتاب البرّ والإحسان باب ما جاء فی الطاعات وثوابها.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کروڑوں اور بے شمار لوگوں کا انبیاء ورسل علیہم السلام کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا، مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں سے جیسے یہود ونصاریٰ ان سب کا انبیاء ورسل علیہم السلام کی نبوت و رسالت پر ہر زمان ومکان میں ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا اور ان پر کمال اعتقاد رکھنا، یہ ایک روشن اور واضح ثبوت ہے انبیاء ورسل علیہم السلام کی نبوت ورسالت پر۔

عقلی دلائل

ا۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمت تقاضا کرتی ہیں کہ رسولوں کو مخلوق کی طرف ارسال کیا جائے تاکہ مخلوق کو خالق کا تعارف کرائیں اور مخلوق کو ان چیزوں کی راہنمائی کریں کہ جن میں انکی کمالِ انسانیت ہے اور ان کی دنیا وآخرت کی کامیابی مضمر ہے۔

۲۔ یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ (۱) اور میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ کوئی بھی مکلّف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ بغیر کسی معصوم معلّم کے نہیں جانتا اور نہ ہی اس کو اپنی مرضی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی اجازت ہے تو یہ بات انبیاء ورسل علیہم السلام کے ارسال وبعثت کی مقتضی ہے تاکہ انبیاء ورسل علیہم السلام ہی لوگوں کو اس عبادت کا طریقہ وکیفیت بتائیں جن کے لئے وہ پیدا کیے گئے ہیں۔

(۱) سورۃ الذاریات: ۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ثواب وعقاب مرتب ہوتے ہیں آثارِ طاعت ومعصیت پر اور یہ بات ارسالِ رسل اور بعثت انبیاء کی مقتضی ہے تاکہ قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں حجت بازی کرکے یوں نہ کہیں کہ اے ہمارے رب ہم تیری اطاعت وبندگی کا طریقہ نہیں جانتے تھے کہ کس طرح معصیتوں اور گناہوں سے بچا جاتا ہے، اور تیرے ہاں ظلم نہیں ہوتا اس لئے ہمیں عذاب نہ دیجئے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

﴿ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴾ (۱)

رسول جو خوشخبری دینے والے، ڈرانے والے ہیں تاکہ لوگوں کے پاس اللہ پر حجت نہ ہو رسولوں کے بعد، اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

فصل دوم

رسولوں کے اسماء پر ایمان لانا

رسولوں کے اسماء پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جن رسولوں کے اسماء صراحت کے ساتھ آئے ہیں تو ان پر تفصیلاً ایمان لانا فرض وضروری ہے اور جن کے اسماء قرآن وحدیث میں نہیں آئے، ان پر اجمالاً ایمان لانا فرض وواجب ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جتنے انبیاء ورسل علیہم السلام اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجے ہیں ان سب پر ایمان لانا فرض وضروری ہے خواہ ان کے نام وتفصیل کا ہمیں علم ہو یا نہ ہو کیونکہ بہت تھوڑے رسولوں کا نام قرآن کریم میں آیا ہے اور اکثر انبیاء ورسل علیہم السلام کے اسماء کا ذکر قرآن میں نہیں آیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

---

(۱) سورۃ النساء: ۱۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَا هُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴾ (١)

اور رسولوں میں سے کچھ کے بارے میں ہم نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے اور کچھ رسولوں کا بیان آپ پر نہیں کیا۔ اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (براہِ راست) بات کی۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُم مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ، فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴾ (٢)

اور بلاشبہ ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جن میں سے کچھ تو وہ ہیں کہ اُنکے حالات ہم نے آپ سے بیان کردیئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کا بیان ہم نے آپ سے نہیں کیا اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے پھر جب اللہ کا حکم آ جائیگا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائیگا اور اس وقت اہل باطل سخت خسارے میں ہونگے۔

مذکورہ بالا آیتوں سے معلوم ہوا کہ بہت سے انبیاء ورسل علیہم السلام کا تذکرہ قرآن کریم میں نہیں آیا اسلیئے ان پر اجمالاً ایمان لانا فرض وضروری ہے۔

اب ہم طوالت سے بچنے کیلئے صرف ان رسولوں کے ناموں کا ذکر کرتے ہیں جن کے اسماء کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔

---

(١) سورة النساء: ١٦٤ (٢) سورة المؤمن: ٧٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں صرف پچیس (۲۵) رسولوں کے اسماء گرامی آئے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

(حضرت آدم ،نوح، ابراہیم، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب ، یوسف ، موسیٰ، ہارون، داؤد، سلیمان، زکریا، یحییٰ، ادریس، ایوب، یونس، ھود، صالح، شعیب، لوط، الیاس، الیسع، ذوالکفل، عیسیٰ، اور محمد علیہم الصلاۃ والسلام)

یہ ہیں وہ انبیاء ورسل علیہم السلام کہ جن کو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں یا تو نبی ورسول کے نام کے ساتھ صراحۃً ذکر فرمایا یا انبیاء ورسل علیہم السلام کے فہرست و سلسلہ میں ذکر فرمایا اسلئے ان کی رسالت ونبوت پر سارے علماء امت کا اتفاق واجماع ہے۔ اب ذرا ان رسولوں کے اسماء کے دلائل قران کریم سے ملاحظہ فرمائیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان پچیس رسولوں میں سے اٹھارہ رسولوں کا ذکر سورۃ الأنعام میں ایک ہی جگہ پر آیا ہے اور سات باقی رسولوں کا ذکر قرآن کریم کی دوسری سورتوں میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ اب پیش خدمت ہیں دلائل۔ چنانچہ ان اٹھارہ رسولوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سورۃ الأنعام میں فرماتا ہے:۔

﴿ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهَارُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

اور یہ ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اسکی قوم کے مقابلے میں بتائی تھی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں اسکا مرتبہ بلند کردیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب بڑے علم والا ہے اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب عطاء کیئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُحْسِنِيْنَ ٥ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥ وَإِسْمَاعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ٥ ﴾ (١)

ہدایت دی اور ہم نے ابراہیم سے پہلے نوح کو ہدایت دی اور ہم نے اسکی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو اور ایوب اور یوسف کو اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی ، اور نیک کام کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ۔ اور نیز اُسکی اولاد میں سے زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو ہدایت سے نوازا ۔ یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے اور نیز اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو ہدایت عطاء کی اور ان سب کو ہم نے اپنے اپنے زمانے میں اقوام عالم پر فضیلت دی تھی ۔

اور حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيْسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا . وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴾ (٢)

اور کتاب میں ادریس کا ذکر کرو ۔ بے شک وہ سچے نبی تھے ، اور ہم نے انہیں اونچے مرتبہ پر فائز کیا ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ ﴾ (٣)

بے شک اللہ نے آدم کو چن لیا ۔

---

(١) سورة الأنعام : ٨٣......٨٦ (٢) سورة مريم: ٥٦......٥٧

(٣) سورة آل عمران : ٣٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

﴿كَذَّبَتْ عَادٌ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوْهُمْ هُوْدٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ٥ إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ٥ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَطِيْعُوْنِ ٥﴾ (۱)

قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، جب انکے بھائی ھود نے انکو کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ بے شک میں تمہارے لئے امانتدار پیغمبر ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔

اور حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوْهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ٥ إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ٥ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَطِيْعُوْنِ﴾ (۲)

قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، جب انکو انکے بھائی صالح نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لئے امانتدار پیغمبر ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اور حضرت شعیب علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ٥ إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ٥ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَطِيْعُوْنِ ٥﴾ (۳)

ایکہ والوں نے رسولوں کو جھٹلا دیا جب انکو شعیب نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ بے شک میں تمہارے لئے امانتدار پیغمبر ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اور حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

﴿وَذُو الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ﴾ (۴)

(انبیاء میں سے) ذوالکفل ہیں، سب ہی بہترین لوگوں میں سے ہیں۔

---

(۱) سورۃالشعراء: ۱۲۳......۱۲۶ (۲) سورۃ الشعراء: ۱۴۱......۱۴۴
(۳) سورۃ الشعراء: ۱۷۶......۱۷۹ (۴) سورۃ ص: ۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا:۔

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا ﴾ (۱)

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور وہ لوگ جو انکے ساتھ ہیں، کفار پر سخت آپس میں رحم دل ہیں تو انکو رکوع کرتے ہوئے یا سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔

کیا رسولوں کے درمیان تفضیل جائز ہے؟

یہ ایک تفصیلی بحث ہے کہ کیا انبیاء و رسل علیہم السلام کے اندر آپس میں کوئی تفضیل ہے مثلاً کسی کو دوسرے پر کوئی درجہ وفضیلت ہے یا کہ سب ایک ہی درجہ کے ہیں؟ - سو معلوم ہونا چاہیئے کہ انبیاء و رسل علیہم السلام مقام و مرتبہ کے اعتبار سے سب کے سب ایک جیسے نہیں بلکہ فضائل و درجات کے اعتبار سے ان میں فرق ہے مثلاً ان میں جو رسول ہیں تو انکا درجہ و مرتبہ اور شان و عظمت نبیوں سے زیادہ ہے اور خود رسولوں میں بھی آپس میں درجات ہیں۔ بعض رسول ایسے ہیں جن کو بعض دوسروں پر فضیلت و فوقیت ہے۔

سوال: کوئی سائل معترض اگر یوں کہے۔ کہ آپ حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام کو آپس میں ایک دوسرے پر کیوں فضیلت دیتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ تفریق بین الرسل سے منع کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے:۔

﴿ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ﴾ (۲)

ہم رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان بھی تفریق نہیں کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔

(۱) سورۃ الفتح: ۲۹ (۲) سورۃ البقرۃ: ۲۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ میں جو تفریق ہے اس سے مراد تفریق فی الایمان ہے۔ اور وہ اسطرح کہ بعض انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانا اور بعض کے ساتھ کفر کرنا۔ تو آیت کریمہ میں جس تفریق سے منع ہے اس سے یہی تفریق فی الایمان مقصود ہے جیسا کہ اھل کتاب (یہود ونصاریٰ) نے کیا تھا۔ کہ بعض انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لائے اور بعض کے ساتھ کفر کیا۔

چنانچہ اسی تفریق فی الایمان کی طرف مندرجہ ذیل آیت میں اشارہ کیا گیا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيدُونَ أَنْ يَّتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلاً. أُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقّاً وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً﴾ (۱)

بے شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اسکے رسولوں کا انکار کیا اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ اور اسکے رسولوں میں تفریق کریں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائے ہیں اور بعض سے ہم کفر کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اسکے اور اسکے بین بین کوئی راہ نکالیں یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے بارے میں جس تفریق سے منع کیا گیا ہے اس سے تفریق فی الایمان مراد ہے نہ کہ تفریق فی التفضیل۔ کیونکہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی ایک دوسرے پر فضیلت وفوقیت خود نص قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

(۱) سورۃ النساء: ۱۵۰ ...... ۱۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ﴾ (۱)

یہ پیغمبر ہیں - ان میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت بخشی ہے، ان میں کچھ تو وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات کو بلند کیا - اور ہم نے عیسی بن مریم کو نشانیاں دیں اور ہم نے روح القدس سے انکی مدد کی۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا: -

﴿وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ وَّآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ (۲)

اور تحقیق ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطاء کی۔

اوپر والی ان دونوں آیتوں سے واضح ہوا کہ مراتب ومنازل اور فضائل ومناقب کے اعتبار سے سارے انبیاء ورسل علیہم السلام ایک جیسے نہیں بلکہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ہاں البتہ یہ الگ بات ہے کہ کسی کو یہ اجازت نہیں کہ اپنے مرضی کے مطابق بغیر کسی سند ودلیل کے کسی نبی ورسول کو دوسرے پر فضیلت دے کر بڑھائے۔ ہاں البتہ دلیل کے ساتھ تفضیل جائز ہے جیسا کہ بعض رسول تو درجات میں بڑھ کر اولوالعزم ہونے کا لقب پا چکے ہیں جن کو ہم بطور اختصار کے یہاں پر ذکر کرتے ہیں۔

اولوالعزم رسولوں کا بیان

علماء کا اس بارے میں کچھ اختلاف ہے کہ کیا سارے انبیاء ورسل علیہم السلام اولوالعزم ہیں یا اولوالعزم ان میں سے صرف چند محدود ومعدود افراد ہیں؟ تو یہ ایک تفصیلی بحث ہے علماء کرام کے درمیان، جو کتب عقائد وتفاسیر وغیرہ میں موجود ہے۔

---

(۱) سورة البقرة :۲۵۳ (۲) سورة الأسراء: ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر ہم اپنی کتاب ''اضواء التوحید'' کے باب دوم میں کچھ گفتگو کر چکے ہیں ۔اسلئے ہم یہاں پر اس مسئلہ کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے بلکہ طوالت سے بچنے کیلئے ہم یہاں پر صرف اولوالعزم رسولوں کے اسماء اور ان پر بطور دلیل کے قرآن کریم کی چند آیات ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں ۔سو معلوم ہونا چاہیئے کہ جمہور علماء سلف وخلف کے نزدیک اولوالعزم رسول پانچ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں ۔

حضرت نوح ،حضرت ابراہیم ،حضرت موسیٰ ،حضرت عیسیٰ ،اور حضرت محمد علیہم السلام ،اس پر تقریباً سارے علماء امت کا اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا ان پانچوں رسولوں کا درجہ ورتبہ سارے انبیاء ورسل علیہم السلام سے زیادہ ہے کیونکہ درجے کا بڑھنا عموماً کثرت امتحان وابتلاء پر ہوتا ہے تو مجموعی صورت میں جتنی مصائب ومشاکل اور محن ومشقتیں ان پانچوں پر آئی ہیں کسی اور نبی ورسول پر نہیں آئیں اسلئے ان کے درجے بھی دوسروں سے بڑھ گئے ۔چنانچہ اولوالعزم کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے علامہ صابونی لکھتے ہیں :-

(وإنما سموا بأولي العزم لأن عزائمهم كانت قوية وإبتلائهم كان شديداً وجهادهم كان شاقاً ومريراً) (۱)

ان کو اولوالعزم اس لئے کہتے ہیں کہ انکے ارادے پختہ ،آزمائش سخت اور ان کی محنتیں اور جدوجہد بہت شدید تھیں ۔

اور پھر آگے چل کر اوپر والے ان پانچ رسولوں کے محن وشدائد اور امتحان وابتلاء کوذکر کرنے کے بعد علامہ صابونی ان کے متعلق لکھتے ہیں :-

(ولهذا استحقوا أن يكونوا قادة الأنبياء وسادة الرسل وأن يحملوا

اسی لئے وہ انبیاء کے قائدین اور رسولوں کے سردار بننے کے مستحق قرار

(۱) النبوة الأنبياء : ۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللواء فی سبیل عزة الإنسانیة)(۱) پائے ،اور اسلئے بھی کہ انسانیت کی عزت کے راستے میں علم بردار بنے ۔

خلاصہ یہ کہ اولوالعزم رسول یہی پانچ ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ وارفع مقامات میں سارے انبیاء ورسل علیہم السلام سے ان پانچوں کو الگ کر کے خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا جیسا کہ مقام اخذ میثاق (عہد لینا) اور مقام تشریع (شریعت عطا کرنا) جو کہ اہم وافضل ترین مقامات ہیں۔

مقام اخذ میثاق

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا﴾ (۲)

اور جب ہم نے نبیوں سے انکا عہد لیا اور آپ ﷺ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سب سے اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:-

(یقول تعالیٰ مخبرا عن اولی العزم الخمسة وبقیة الأنبیاء أنه أخذ علیهم العهد والمیثاق فی إقامة دین الله تعالی وإبلاغ رسالته والتعاون والتناصر والإتفاق) (۳)

اللہ تعالیٰ نے ان پانچ اولوالعزم اور دیگر انبیاء کے بارے میں بتایا کہ اُن سے اپنے دین کی اقامت اور اپنے پیغام پہنچانے اور باہمی تعاون اور باہمی امداد اور باہمی اتفاق کا عہد وپیمان لیا۔

---

(۱) النبوة والأنبیاء : ۱۵ (۲) سورة الأحزاب :۷

(۳) تفسیر ابن کثیر : ج ۳ ص ۴۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر آگے چل کر چند سطور کے بعد امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:۔

(فهذا العهد والميثاق أخذ عليهم و كذلك هذا ونص من بينهم على هؤلاء الخمسة وهم اولوالعزم هو من باب عطف الخاص على العام) (۱)

پس یہ عہد و پیمان انہیں رسول بنانے کے بعد لیا گیا۔ اور ان میں سے پانچ اولوالعزم انبیاء کو خصوصیت سے ذکر کیا اور یہ (عطف الخاص علی العام) کے باب سے ہے۔

اور مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:۔

(وإنما خص هؤ لاء الخمسة وإن دخلوا في زمرة النبيين تفضيلاً لهم وقيل لأنهم أصحاب الشرائع والكتب واولوالعزم من الرسل وأئمة الأمم) (۲)

اور ان پانچ پیغمبروں کو خصوصیت سے ذکر کیا، حالانکہ یہ بھی انبیاء کی جماعت میں شامل تھے، ان کی فضیلت ظاہر کرنے کیلئے، اور کہا گیا ہے کہ اس لئے کہ یہ صاحب شریعت وکتاب تھے اور پیغمبروں میں سے الوالعزم اور امتوں کے امام تھے۔

اسی طرح مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ ابوبکر الجزائری لکھتے ہیں:۔

(أي اذكر يا رسولنا لقومك أخذنا الميثاق وهو العهدالمؤكد باليمين من النبيين عامة بأن يعبدوا الله وحده ويدعوا أممهم إلى ذلك ومن أولي العزم من الرسل

یعنی ذکر کرواے ہمارے رسول اپنی قوم کیلئے، کہ ہم نے لیا میثاق، اور وہ عہد ہے جو قسم سے پختہ کیا گیا ہو، تمام انبیاء سے، کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کرینگے اور وہ اپنی امتوں کو بھی اسی کی

(۱) تفسیر ابن کثیر: ج ۳ ص ۴۶۹ (۲) تفسیر قرطبی: ج ۱۴ ص ۱۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاصة وهم أنت يا محمد ونوح وإبراهيم وموسى وعيسى بن مريم) (۱)

طرف بلائیں گے ۔اور خصوصاً یہ عہد اولوالعزم رسولوں سے لیا جو تم ہوا ے محمد اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام۔

مقام شرائع یا تشریع

اور اسی طرح ایک اور اعلی وارفع مقام میں جس کو مقام تشریع یا شرائع کہتے ہیں اللہ تعالی نے ان پانچوں کو خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

﴿ شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحاً وَّالَّذِىْ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ﴾ (۲)

خدا نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اُس نے نوح کو دیا تھا اور جو ہم نے آپکے پاس بھی وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

ڈاکٹر حجازی وغیرہ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

(وتخصيص هؤلاء الأنبياء بالذكر لأنهم اولوالعزم وأرباب الشرائع القديمة)(۳)

اور ان انبیاء کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اولوالعزم پیغمبر ہیں ،اور گزشتہ شریعتوں والے ہیں۔

---

(۱) أيسر التفاسير : ج ۴ ص ۲۴۵ (۲) سورة الشورى ۱۳

(۳) التفسير الواضح: ج ۲۵ ص ۱۴ واللفظ له ، صفوة التفاسير ج ۳ ص ۱۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

رسولوں کی اخبار کی تصدیق کرنا

انبیاء ورسل علیہم السلام کی اخبار کی تصدیق کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جو بھی حوادث، واقعات، قصص اور امور غیبیہ وغیرہ کی خبریں دی ہیں، ان سب کی من وعن تصدیق کرنا، چنانچہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی بتلائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان اس طرح آیا ہے:-

(عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ قال إن أهل الجنة يتراؤن أهل الغرف من فوقهم كما يترائون الكوكب الدري الغابر في الأفق من المشرق أوالمغرب لتفاضل ما بينهم ،قالوا يا رسول الله ﷺ تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم، قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين) (ا)	ابو سعید الخدریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مغربی یا مشرقی گوشہ کے قریب ایک روشن ستارہ کو دیکھتے ہیں اس فرق کے سبب سے جو انکے درمیان ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ وہ تو انبیاء کے مقامات ہیں وہاں دوسرا

(ا) رواه البخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة- كتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار واللفظ له -مسلم :كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب تراءئ أهل الجنة أهل الغرف كما يرى الكوكب.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پہنچ سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی وہ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

حقیقت میں بشمول قرآن کریم کے کتب ساویہ پر ایمان لانا انبیاء ورسل علیہم السلام کی اخبار کی تصدیق کرنا ہے کیونکہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی اخبار کا اصل محور یہی کتب ساویہ وما فیھا ہیں اور یہی منبع رشد وہدایت ہیں۔

اب پیش خدمت ہیں دلائل قرآن کریم سے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

﴿ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعاً فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ (۱)

ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف وغم نہیں۔

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیرؒ وغیرہ فرماتے ہیں:-

(أی من أقبل علی ما أنزلت به الکتب وأرسلت به الرسل) (۲)

یعنی: جو متوجہ ہوا اس راہ حق کیطرف جس کیلئے کتابیں اتاری گئیں اور جس کی ساتھ رُسل بھیجے گئے۔

اور امام ابن جریر الطبریؒ اپنی سند کی ساتھ مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت أبو عالیہؒ کا قول اس طرح نقل کرتے ہیں:-

(۱) سورۃ البقرۃ:۳۸

(۲) تفسیر ابن کثیر: ج ۱ ص ۸۲، واللفظ له، القرطبی: ج ۱ ص ۳۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قوله: فإما يأتينكم مني هدى) "فإما يأتينكم مني هدى قال: الهدى الأنبياء والرسل والبيان)(١)	اللہ تعالیٰ کے فرمان "فإما يأتينكم مني هدى میں الھدیٰ سے مراد، انبیاء، رسل اور بیان ہے۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

﴿ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَ هُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (٢)	اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل: میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

(والمقصد أن الأنبياء (عليهم السلام) لم تزل تنعته و تحكيه في كتبها على أممها و تأمرهم باتباعه و نصره وموازرته إذا بعث)(٣)	اور مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بابت اگلے انبیاء کرام (علیہم السلام) برابر پیشین گوئیاں کرتے رہے اور اپنی امت اور اپنی کتاب میں آپ ﷺ کی صفتیں سناتے رہے اور آپ کی

(١) تفسير الطبري ج ١ ص ١٩٦ واللفظ له/ ابن كثير ج ١ ص ٨٢. تفيد ابن ابي حاتم ١/٩٣ الرقم: ٤١٩ (٢) سورة الصف: ٦ (٣) تفسير ابن كثير: ج ٤ ص ٣٦٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع اور نصرت کا انہیں حکم کرتے رہے۔

اب ہم اس کی مزید وضاحت کیلئے نہایت اختصار کیساتھ چند احادیث بھی (جو کہ خاتم الرسل ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی اخبار کی تصدیق ہیں) پیش کرتے ہیں:

۱. (عن أبي سعيد الخدري ﷺ قال بينا النبي ﷺ يقسم ذات يوم قسماً فقال ذوالخويصرة رجل من بني تميم : يا رسول الله أعدل قال : (ويلك من يعدل إذا لم أعدل) فقال عمر: إئذن لي فلأضرب عنقه قال (لا إنّ له أصحاباً يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم و صيامه مع صيامهم يمرقون من الدين كمروق السهم من الرمية ينظر إلى نصله فلا يوجد فيه شيئ ثم ينظر إلى نضيّه فلا يوجد فيه شيئ، ثم ينظر إلى قذذه فلا يوجد فيه شيئ قد سبق الفرث والدم يخرجون على حين فرقةٍ من الناس، آيتهم رجل احدى يديه مثل

أبو سعید الخدری ﷺ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دن ایسا ہوا آنخضرت ﷺ مالِ غنیمت تقسیم کررہے تھے اتنے میں ذوالخویصرۃ (جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا) کہنے لگا: یا رسول اللہ انصاف کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس اگر میں (اللہ کا رسول ہوکر) انصاف نہ کروں تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کرے گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کے کچھ جوڑ والے (میری امت میں) پیدا ہوں گے (یعنی خارجی مردود) تم ان کی نماز کے سامنے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثدی المرأة أو مثل البضعة تدردر ، قال أبو سعید: أشهد لسمعته من النبی ﷺ وأشهد أنی کنت مع علیّ حین قاتلهم، فالتمس فی القتلی فأتی علی النعت الذی نعت النبی ﷺ) (۱)

نماز کو حقیر جانو گے اور انکے روزے کے سامنے اپنے روزے حقیر سمجھو گے (لیکن ان سب باتوں کے باوجود) دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائینگے جیسے وہ تیر جو شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے، اس کی پیکان کو دیکھو تو اس میں کچھ نشان نہیں ملتا (نہ خون نہ گوشت) پھر پٹھے کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں۔ پھر لکڑی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر قذذ کو دیکھو تو حال یہی۔ وہ تو لید وخون سب کو چھوڑ کر زن سے نکل گیا یہ لوگ اس وقت پیدا ہونگے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک خلیفہ پر نہ ہوں گے) ان کی نشانی یہ ہے ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل رہا ہوگا۔ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گواھی دیتا

(۱) رواہ البخاری کتاب الأدب باب ماجاء فی قول الرجل ویلک.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، میں نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی اور حضرت علی کے ساتھ ہوکر ان لوگوں سے (نہروان میں) لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال تھا جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔ (اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا)

۲.(عن أبي موسى قال: سمعت الحسن يقول: استقبل والله الحسن بن علي معاوية بكتائب أمثال الجبال فقال عمرو بن العاص إني لأرى كتائب لا تولي حتى تقتل أقرانها فقال له معاوية وكان والله خيراً الرجلين أي عمروٌ إن قتل هولآء هولآء وهولآء هولآء من لي بأمور الناس من لي بنسائهم؟ من لي بضيعتهم؟فبعث إليه من قريش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن سمرة،وعبد الله بن عامر بن كريز، فقال: اذهبا إلى هذا الرجل فأعرضا

ابوموسی نے کہا میں نے حسن بصریؒ سے سنا وہ کہتے تھے اللہ کی قسم حسن بن علیؓ معاویہ کے مقابل پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے، عمرو بن عاصؓ (جو معاویہؓ کے مشیر خاص تھے) نے کہا میں تو یہ فوجیں ایسی دیکھ رہا ہوں جو اپنے برابر والوں کو جب تک مار نہ لیں گے پیٹھ نہیں پھریں گے ۔ یہ سن کر معاویہؓ (جوکہ ان دو آدمیوں میں سے اچھا آدمی تھا) نے کہا: اے عمرو، اگر انہوں نے ان کو مارا، یا انہوں نے ان کو، آخر ان کے خون کا (اللہ کے پاس) کون ذمہ دار ہوگا اور کون ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه، وقولا له واطلبا إليه ، فأتياه فدخلا عليه فتكلما، وقالا له فطلبا إليه فقال لهما الحسن بن عليّ ،إنا بنو عبد المطلب قد أصبنا من هذا المال، وإن هذه الأمة قد عاثت في دمائها قال فإنه يعرض عليك كذا و كذا ويطلب إليك ويسألك قال: فمن لي بهذا؟قالا: نحن لك به، فما سألهما شيأً إلا قالا نحن لك به، فصالحه . فقال لحسن ولقد سمعت أبا بكرة يقول أيت رسول الله ﷺ على المنبر الحسن بن علي إلى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى يقول:(إن ابني هذا سيد، ولعلَّ الله ن يصلح به بين فئتين عظيمتين من مسلمين) (١)

عورتوں، بچوں کی خبر گیری کرے گا۔ پھر معاویہؓ نے قریش کے دو شخص جو بنی عبد شمس کی اولاد میں سے تھے عبدالرحمٰن ابن سمرہؓ اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو حسنؓ کے پاس بھیجا اور کہا ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو۔ان سے گفتگو کرو۔ اور جو کہیں وہ مان لو۔خیر یہ دونوں ان کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلب گار ہوئے، حسن بن علیؓ نے فرمایا: ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہم (خلافت کی وجہ سے) مال خرچ کرنے کے عادی بن چکے ہیں اور یہ لوگ خون خرابے کرنے میں طاق ہیں، (بغیر مال دیئے ماننے والے نہیں) وہ کہنے لگے معاویہؓ آپ کو اتنا اتنا مال دینے پر راضی ہے اور آپ سے صلح چاہتا ہے جو آپ چاہیں وہ منظور کرتا ہے حسنؓ نے فرمایا اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے۔ان دونوں نے کہا ہم

(١) رواه البخاري: كتاب الصلح باب قول النبي ﷺ للحسن بن علي ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ دار ہیں۔ حسنؓ نے جو بات چاہی انہوں نے یہی کہا ہم اس کے ذمہ لیتے ہیں آخر حسنؓ نے معاویہؓ سے صلح کر لی، حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں۔ میں نے ابوبکرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف منہ کرتے کبھی حسنؓ کی طرف، اور فرماتے یہ میرا بیٹا سردار ہے۔ اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرا دے۔

۳. عن عدی بن حاتم قال بينا أنا عند النبی ﷺ إذ أتاه رجل فشكا إليه الفاقة ثم أتاه آخر فشكا إليه قطع السبيل فقال: يا عدی هل رأيت الحيرة ؟ قلت : لم أرها و قد أنبئت عنها قال: فإن طالت بک حياة لترينّ الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا

عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا اس نے راہ کی بے امنی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إلا الله قلت فيما بيني وبين نفسي فأين دعّار طيّيءٍ الذين قد سعّروا البلاد ؟ (ولئن طالت بك حياة لتُفتَحَنَّ كنوز كسرى) قلت: كسرى بن هرمز؟ قال (كسرى بن هرمز ولئن طالت بك حياة لترينَّ الرجل يخرج ملء كفه من ذهب أو فضة يطلب من يقبله منه فلا يجد أحدا يقبله منه وليلقينَّ الله أحدكم يوم يلقاه وليس بينه وبينه ترجمانٌ يترجم له، فليقولن له' ألم أبعث إليك رسولا فيبلغك ؟ فيقول: بلى فيقول: ألم أعطك مالا وأفضل عليك؟ فيقول : بلى، فينظر عن يمينه فلا يرى إلا جهنم وينظر عن يساره فلا يرى إلا جهنم) قال عدى: سمعت النبي ﷺ يقول (اتقوا النار ، ولو بشق تمرة فمن لم يجد شق تمرة فبكلمة طيبة) قال عدى : فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف إلا الله ،

اس کا نام سنا ہے، آپ نے فرمایا: اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا ایک اکیلی عورت ھودج میں (اونٹ پر) بیٹھ کر حیرہ سے چلے گی اور مکہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ ﷺ کے وقت ایسا ہی ہوا) میں نے دل میں کہا بنی طیء کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں کو تباہ کردیا ہے (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو زندہ رہا، تو تو دیکھ لے گا، تم مسلمان کسری کے خزانے فتح کروگے میں نے عرض کیا کسری کون ہرمز کا بیٹا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہرمز کا بیٹا، (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لے گا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی زکوۃ نکالے گا یہ چاہے گا کوئی لے لے تو کوئی نہ لے گا (اس قدر لوگ مالدار ہوں گے) تم میں سے ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکنت فیمن افتتح کنوز کسری بن هرمز ولئن طالت بکم حیاۃ لترونّ ما قال النبی ﷺ یخرج ملء کفه) (۱)

ایک (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملے گا اسکے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلا واسطہ باتیں کرے گا) فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا؟ تاکہ وہ میرا حکم سنا دے، وہ عرض کرے گا بے شک تو نے بھیجا۔ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال اور دولت نہیں دیا اور بہت کچھ نہیں دیا؟ وہ عرض کریگا: بے شک دیا پھر داہنی طرف دیکھے گا تو دوزخ، بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئے گی اور کچھ نہیں) عدی ؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے: کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی اللہ کی راہ میں دے کر، اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے تو اچھی (ملائم) بات کرکے، عدی ؓ نے کہا:

(۱) رواہ البخاری: کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے جیسے فرمایا تھا یہ تو
میں نے دیکھ لیا کہ اکیلی ایک عورت
ھودج میں اونٹ پر بیٹھ کر حیرہ سے آتی
ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے اللہ کے سوا
اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور میں ان
لوگوں میں بھی شریک تھا جنہوں نے
کسری کے خزانے فتح کیے، اب تم لوگ
اور زندہ رہو گے تو یہ بات بھی دیکھ لو گے
کہ آدمی مٹھی بھر سونا نکالے گا کوئی نہ لیگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

رسولوں میں جو رسول ہماری طرف مبعوث ہوئے ان کی شریعت پر عمل کرنا

رسولوں میں سے جس رسول کی شریعت پر عمل کرنا فرض اور ضروری ہے وہ وہی ہے جو ہماری طرف نبی ورسول بن کر آئے ہیں اور وہ صرف اور صرف خاتم الرسل، امام الأنبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین اور خاتم الشرائع ہیں اسی لئے سارے جن وانس پر آپ کی اتباع واطاعت فرض وواجب ہے، کہ جب تک کوئی شخص آپ ﷺ کی شریعت اور آپ ہی کے فیصلہ کو قولاً وعملاً، ظاہراً وباطناً تسلیم کرکے اس پر عمل پیرا نہ ہو وہ مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:-

﴿فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً﴾ (۱)

پس تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتے جب تک اپنے باہمی جھگڑوں میں آپکو منصف نہ بنالیں پھر اس پر اپنے دلوں میں کوئی حرج بھی محسوس نہ کریں اور آپ جو فیصلہ کردیں اسے پوری طرح تسلیم کرلیں۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حضرت زبیر بن العوامؓ کا کسی انصاری کے ساتھ کسی زمین کے پانی کی باری میں جھگڑا ہوگیا ان دونوں کی زمینیں آپس میں

(۱) سورۃ النساء: ۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصل تھیں، جب ان دونوں کا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں پیش ہوا تو چونکہ حضرت زبیر بن العوامؓ کی زمین انصاری کی زمین سے پہلے اور پانی کے رو میں واقع تھی اسلئے آپ نے ان کا جھگڑا ختم کرنے کیلئے حضرت زبیر بن العوامؓ سے فرمایا: کہ تم اپنی زمین کو پانی پلاؤ اور پھر پانی کو اپنے ساتھی کے لئے چھوڑ دو، اس پر انصاری نے آپ پر اعتراض کر کے کہا، کہ ہاں آپ زبیر بن العوامؓ کے حق میں یہ فیصلہ اسلئے کر رہے ہیں کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ بہت ہی ناراض ہوئے۔ یہاں تک کہ غصہ وناراضگی کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ظاہر ہونے لگے۔ اور چونکہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان جو فرمایا تھا وہ صرف بطور صلح کے تھا اسلئے اب آپ نے حضرت زبیر بن العوامؓ کا جو اصل حق تھا صریح حکم کے مطابق دیدیا۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم میں مذکورہ آیت کا سبب نزول اسی طرح منقول ہے:۔

(عن عروة قال خاصم الزبير رجلاً من الأنصار في شريج من الحرة فقال النبي ﷺ اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فقال الأنصاري يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجهه ثم قال اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل الماء واستوعى النبي ﷺ للزبير حقه في

عروة نے بیان کیا کہ زبیرؓ کا ایک انصاری سے مقام حرہ کے ایک نالے کے بارے میں نزاع ہوگیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زبیر پہلے تم اپنا باغ سینچ لو پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا۔ اس پر انصاری نے کہا اس لئے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ کا رنگ بدل گیا اور فرمایا زبیر! اپنے باغ کو سینچو اور پانی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صـريـح الـحـكـم حين احفظه الأنصاری كان أشار عليهما بأمر لهما فيه سعة قال الزبير فما أحسب هذه الآيات إلا نزلت فی ذلک ﴿فلا وربک لا يؤمنون حتی يحكموک فيما شجر بينهم﴾(۱)

وقت تک روکے رکھو کہ منڈیر تک بھر جائے پھر اپنے پڑوسی کیلئے اسے چھوڑ دو۔اس مرتبہ آپ ﷺ نے بصراحت زبیرؓ کا پورا حق دے دیا کیونکہ انصاری نے ایسی بات کہی تھی کہ غصّہ قدرتی تھا، پہلے آپ نے فیصلے میں ان دونوں کی رعایت رکھی تھی زبیرؓ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ''پس تیرے رب کی قسم یہ لوگ اُس وقت تک ایماندار نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکَم (فیصل) نہ بنالیں۔''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد پر فرمایا:-

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (۲)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردیگا۔

---

(۱) صحيح البخاری: كتاب التفسير: باب قول الله تعالى (فلا وربک لا يؤمنون حتى يحكموک فيما شجر بينهم...... سورة النساء و اللفظ له/مسلم: كتاب الفضائل: باب وجوب اتباعه ﷺ (۲) سورة آل عمران: ۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنی محبت کو معلق کر دیا محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر، مطلب یہ ہے کہ جو شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ اللہ تعالی مجھے محبوب ہے تو اللہ کی اس محبوبیت کی علامت اتباع محمد ﷺ ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر الطبریؒ حضرت حسن بصریؒ کا قول سند کے ساتھ اسی طرح نقل کرتے ہیں:

(عن الحسن في قوله: إن كنتم تحبون الله الآية قال إنّ أقواما كانوا على عهد رسول الله ﷺ يزعمون أنهم يحبون الله فأراد الله أن يجعل لقولهم تصديقا من عمل، فقال إن كنتم تحبون الله الآية كان اتباع محمد ﷺ تصديقاً لقولهم) (۱)

حضرت حسنؒ، اللہ تعالی کے فرمان: "ان کنتم تحبون الله، الآیة" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ سمجھتے تھے کہ وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالی نے چاہا کہ انکے اس قول کی تصدیق کیلئے کوئی عمل مقرر کر دے تو اس آیت سے بتا دیا کہ محمد ﷺ کا اتباع ہی انکے قول کی تصدیق ہے

اور مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:-

(هذه الآية الكريمة حاكمة على كل من ادّعى محبة الله و ليس هو على الطريقة المحمدية فإنه كاذب في نفس الأمر حتى يتبع الشرع المحمدي والدين النبوي في جميع أقواله وأفعاله) (۲)

اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ جو شخص اللہ کی محبت کا دعوی کرے اور اس کے اعمال وافعال وعقائد مطابق فرمان نبوی نہ ہوں، طریقہ محمدیہ پر وہ کاربند نہ ہو تو وہ اپنے اس دعوی میں جھوٹا ہے۔

(۱) تفسير الطبري: ج ۱ ص ۱۵۵ واللفظ له تفسير القرطبي: ج ۴ ص ۶۰
(۲) تفسير ابن كثير: ج ۱ ص ۳۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:-

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (۱)

کہہ دیجئے اے انسانو میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں جسکی حکومت سب آسمانوں اور زمین میں قائم ہے اُسکے سوا کوئی اور حقیقی معبود نہیں ہے وہ زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، تو لوگو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول، نبی اُمّی پر بھی ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ اور اسکی تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہے اور تم اسی نبی اُمّی کے تابع رہو تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

مذکورہ آیت کے تینوں جملوں کو غور وفکر اور توجہ کے ساتھ دیکھنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ خاتم الرسل ﷺ سارے جن وانس، عرب وعجم، اسود واحمر اور ساری مخلوق کیلئے نبی ورسول بنکر آئے ہیں، اور ان سب پر فرض وواجب ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان لاکر آپ ﷺ ہی کی اتباع کریں، اور وہ تینوں جملے حسب ذیل ہیں۔

۱:—قل یآأیها الناس إنی رسول الله إلیکم جمیعاً

۲:—فآمنوا بالله ورسوله النبی الأمیّ

۳:—واتبعوه لعلکم تهتدون

چنانچہ امام ابن جریر الطبریؒ ان تینوں جملوں کی الگ الگ تفسیر کرتے ہوئے اسی بات کی طرف اذہان کو متوجہ کرتے ہیں جو ہم نے پہلے ہی ذکر کردی ہے- اب ان کی تفسیر کی طرف توجہ فرمائیں چنانچہ وہ پہلے جملہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۱) سورة الأعراف: ۱۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یقول تعالی ذکره لنبیه محمد ﷺ قل یا محمد الناس کلهم إني رسول الله إلیکم جمیعاً لا إلی بعضکم دون بعض کما کان من قبلي من الرسل مرسلاً إلی بعض الناس دون بعض فمن کان منهم ارسل کذلک فإن رسالتي لیست إلی بعضکم دون بعض ولکنها إلی جمیعکم)(۱)	اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کہ آپ کہہ دیں کہ اے تمام لوگو میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں، یہ نہیں کہ کچھ کی طرف بھیجا گیا ہوں اور کچھ کی طرف نہیں، جس طرح کہ مجھ سے پہلے پیغمبر بعض لوگوں کی طرف مبعوث ہوتے تھے، پس میری رسالت انکی رسالت کی طرح کچھ لوگوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ میری رسالت تو تم سب کیلئے ہے۔

اور آگے چل کر" فآمنوا بالله ورسوله" کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر الطبریؒ لکھتے ہیں۔

(فأمنوا بالله ورسوله، یقول: قل لهم فصدقوا بالله الذی هذه صفته واقروا بوحدانیته وأنه هو الذی له الألوهة و العبادة وصدقوا برسوله محمد ﷺ أنه مبعوث إلی خلقه داع إلی التوحیده وطاعته) (۲)	اللہ تعالی فرماتا ہے: اے رسول آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ تم تصدیق کرو اس اللہ کی جس کی یہ صفات ہیں اور اللہ کی وحدانیت اور الوہیت اور عبادت کا صرف اُسی کیلئے ہونے کی تصدیق کرو، اور اسکے رسول محمد ﷺ کی تصدیق کرو، کہ وہ اللہ کی مخلوق کی جانب اُسکی

---

(۱) تفسیر الطبری: ج ۹ ص ۵۹ (۲) تفسیر الطبری: ج ۹ ص ۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید اور اطاعت کی طرف بلانے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں ۔

اور پھر آگے چل کر امام ابن جریر الطبریؒ ''واتبعوہ'' کے تفسیر میں فرماتے ہیں:

(واما قوله تعالى" واتبعوه لعلكم تهتدون"، فان معناه فاقتدوا به أيها الناس واعملوا بما أمركم أن تعملوا به من طاعة الله "لعلكم تهتدون" يقول لكى تهتدوا فترشدوا و تصيبوا الحق فى اتباعكم إياه) (۱)

قول باری تعالیٰ "واتبعوہ لعلکم تہتدون" اس کا معنی یہ ہے کہ اے لوگوں! اس کی اقتداء کرو اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرو ۔ ''تاکہ تم ہدایت پا جاؤ''، یعنی تم ہدایت اور حق بات تک پہنچنا صرف اسکے اتباع کے ذریعے حاصل کرسکو گے ۔

اور مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیرؒ اسی طرح لکھتے ہیں:-

(يقول تعالى لنبيه ورسوله محمد ﷺ قل) يا محمد (يا أيها الناس) و هذا خطاب للأحمر والأسود و العربى والعجمى(إنى رسول الله إليكم جميعاً)أى جميعكم وهذا من شرفه وعظمه ﷺ أنه خاتم النبيين وأنه مبعوث إلى الناس كافة) (۲)

اللہ تعالیٰ اپنے نبی ورسول ﷺ سے فرماتا ہے کہ اے نبی ﷺ آپ گورے، کالے، عرب، عجم اور دنیا جہاں کے لوگوں سے کہدو کہ میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں- یہ آپ کے شرف اور عظمت کی دلیل ہے کہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوگئی اور آپ ﷺ قیامت تک ساری دنیا کے نبی ورسول ہیں ۔

(۱) تفسیر الطبری: ج ۹ ص ۵۹......۶۰ (۲) تفسیر ابن کثیر: ج ۲ ص ۲۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیات سے صاف معلوم ہوا کہ خاتم الرسل ﷺ ساری کائنات کے لئے نبی ورسول بن کر آئے تھے اسی لئے تمام جن وانس کی اخروی نجات وکامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ وہ خاتم الرسل ﷺ پر ایمان لائیں، اور آپ ﷺ ہی کی شریعت پر عمل کر کے آپ ہی کی اتباع کریں۔ خاتم الرسل ﷺ کے آجانے کے بعد اب نہ تو کسی سابق رسول کی شریعت پر عمل کرنا جائز ہے اور نہ ہی اس امت کے کسی فرد کی اتباع وتقلید کی ضرورت ہے۔

اب اس بارے میں ہم چند احادیث بھی ذکر کرتے ہیں - چنانچہ خاتم الرسل ﷺ کے متعلق تورات میں ایک نص صحیح سند کے ساتھ یوں آئی ہے:-

(عن عبد الله بن عمرو بن العاص ؓ ان هذه الآية التي في القرآن يا أيها النبيّ إنا أرسلناك شاهد ومبشراً ونذيراً قال في التوراة يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهداً ومبشراً وحرز الأميين أنت عبدي و رسولي سميتك المتوكل ليس بفظ ولا غليظٍ ولا سخاب بالأسواق ولا يدفع السيئة بالسيئة ولكن يعفو يصفح ولن يقبضه الله حتى يقيم به الملة العوجاء بأن يقولوا لاإله إلا الله فيفتح بها عيناً عمياً وآذانا صمّاً و قلوباً غلفاً) (۱)	عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کہ ''اے نبی بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے'' جو قرآن میں ہے، تورات میں ارشاد ہے: اے نبی بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور اُمیّوں کیلئے بچاؤ کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے، آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے، نہ تو آپ بدخو ہیں، اور نہ سخت مزاج، اور نہ ہی بازار میں شور مچانے والے،

(۱) البخاری: کتاب التفسیر، سورۃ الفتح، باب (إنا أرسلناک شاهدا ومبشرا ونزيرا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے ہیں ، بلکہ معاف کرتے ہیں اور درگزر فرماتے ہیں، اور اللہ تعالی انکو نہیں اُٹھائے گا یہاں تک کہ انکے ذریعے بگڑی ہوئی ملّت کو درست کرلے کہ وہ لوگ کہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور وہ اس کلمے کے ذریعے اندھی آنکھوں اور بہرے کانوں اور بند دلوں کو کھول دیں گے۔

دوسری روایت میں یوں آیا ہے :

(عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى قالوا و من يأبىٰ قال من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبىٰ) (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ساری اُمت جنت میں داخل ہوگی سوائے اُس کے جس نے انکار کیا، انہوں نے کہا: کون انکار کرتا ہے ! آپ نے فرمایا: جو میری اطاعت کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی پس اُس نے انکار کیا۔

تیسری روایت میں یوں آیا ہے:

(عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال فضلت على الأنبياء بست

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے جوامع الکلم دیئے گئے

(۱) البخاری: كتاب الاعتصام–باب الإقتداء بسنن رسول ﷺ وقول الله تعالى (وجعلنا للمتقين إماما)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُعطيتُ جوامع الكلم و نُصرت بالرعب وأُحلّت لی المغانم و جُعلت لی الأرض طهورا و مسجدا و أُرسلتُ إلیٰ الخلق كافة وختم بی النبيون) (۱)

اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا، اور میرے لئے زمین کو پاکی کا ذریعہ اور سجدہ گاہ بنایا گیا، اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر سلسلہ انبیاء ختم کر دیا گیا۔

چوتھی روایت یوں آئی ہے:-

(عن أبی موسیٰؓ قال قال رسول الله ﷺ مَثَلی ومَثَلُ ما بعثنی الله كمثل رجل أتی قوما، فقال رأيت الجيش بعينی و أنا النذير العريان فالنجاء النجاء فأطاعه طائفة فأدلجوا علی مهلم فنجوا و كذبته طائفة فصبّحهُم الجيش فاجتاحهم) (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور اسکی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں، اس لئے تم بچو، ایک جماعت نے اُسکا کہا مانا اور رات ہی کو محفوظ مقام پر منتقل ہوگئی ان لوگوں نے نجات پائی، ایک جماعت نے اس کو جھوٹا سمجھا، صبح کے وقت لشکر اُن پر آ پڑا اور انہیں قتل کر دیا

(۱) مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلوة.
(۲) البخاری: كتاب الرقاق،باب الإنتهاء عن المعاصی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورخاتم الرسل ﷺ کی عمومی رسالت کیلئے ایک اور روایت یوں آئی ہے:-

(عن أبي هريرةؓ عن رسول الله ﷺ أنه قال: والذي نفس محمد بيده لايسمع بي أحدٌ من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به إلا كان من أصحاب النار) (۱)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی یہودی یا نصرانی میرا حال سنے اور پھر اس حال میں مرجائے کہ اس پر ایمان نہیں لایا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے، تو وہ ضرور جہنم میں جائے گا۔

مذکورہ بالا احادیث سے بھی خاتم الرسل ﷺ کی عمومی بعثت اور عالمی رسالت ثابت ہوتی ہے۔

کہ آپ کی بعثت کے بعد سے لیکر قیامت تک نہ کوئی نبی ورسول بن کر آئے گا اور نہ ہی گزرے ہوئے انبیاء ورسل علیہم السلام میں سے کسی نبی ورسول کی شریعت پر عمل کرنا جائز ہوگا، بلکہ سارے جن وانس کی نجات وفلاح خاتم الرسل ﷺ کی اتباع کرنے اور آپ ﷺ ہی کی شریعت پر عمل کرنے پر منحصر ہے۔

رسولوں کے وظائف (فرائض وامور)

اخیر میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ انبیاء ورسل کے وظائف ومہمات میں سے کچھ قارئین کے سامنے پیش کرینگے، سو معلوم ہونا چاہیئے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے بنیادی وظائف حسب ذیل ہیں:

(۱) مسلم: کتاب الإيمان باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ **مخلوق کو خالق کی طرف دعوت دینا:** اور یہ حقیقت میں انبیاء ورسل علیہم السلام کا اساسی اور بنیادی وظیفہ ہے- بلکہ یہ سب سے بڑا اور اہم کام ہے، جس کیلئے دنیا میں انبیاء ورسل علیہم السلام مبعوث کیئے گئے ،اور اس سے مقصود یہ ہے کہ انہی انبیاء ورسل علیہم السلام کے ذریعے مخلوق اپنے خالق کو جان کر اس کی وحدانیت پر ایمان لائے اور اسی ہی پر عبادت کو محدود ومنحصر کردیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:-

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴾ (۱)

اور بلا شبہ ہم ہر قوم میں اس مقصد کیلئے کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہے ہیں، تاکہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور گمراہی کیطرف بلانے والے سے بچو تو ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ،اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جن پر گمراہی ثابت ہوچکی تو تم زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ پیغمبروں کی تکذیب کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴾ (۲)

اور اے پیغمبر ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا کہ جس پر ہم نے یہ وحی نازل نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو۔

---

(۱) سورة النحل: ۳۶ (۲) سورة الأنبياء: ۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی مخلوق کو پہنچانا: یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں، کہ اللہ تعالیٰ کے سارے انبیاء ورسل علیہم السلام نے دوسرے وظائف کی طرح اس وظیفہ کو بھی اکمل طریقہ سے اس طرح ادا کیا ہے کہ اس میں ذرا بھر قصور وکوتاہی نہیں کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

﴿الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسَالَاتِ اللهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَداً إِلَّا اللهَ وَكَفٰى بِاللهِ حَسِيْبًا﴾ (۱)

وہ پیغمبر ایسے تھے کہ اللہ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کیلئے کافی ہے۔

اور ایک دوسرے مقام پر خاتم الرسل ﷺ کے متعلق فرمایا ہے:-

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ﴾ (۲)

اے پیغمبر، جو کچھ آپ پر آپکے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اُسے لوگوں تک پہنچا دیجئے اور اگر بالفرض آپ نے ایسا نہ کیا، تو سمجھئے کہ آپ نے اللہ کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپکو لوگوں سے محفوظ رکھے گا، بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت عطاء نہیں کرتا۔

۳۔ لوگوں کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرنا: جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

(۱) سورۃ الأحزاب: ۳۹ (۲) سورۃ المائدۃ: ۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴾ (۱)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں، اور انکو اللہ کے دن یاد دلائیں، بے شک ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے، شکر ادا کرنے والے کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔

اور خاتم الرسل ﷺ کے متعلق فرمایا ہے:-

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا. وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴾ (۲)

اے نبی بے شک ہم نے آپکو گواہی دینے ولا، بشارت دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ کے حکم سے اللہ کے طرف بلانے والے ہیں، اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ الر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴾ (۳)

الر، قرآن ایک کتاب ہے جسکو ہم نے آپکی جانب اسلئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو انکے رب کے حکم سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائیں جو زبردست، قابل تعریف ذات کا راستہ ہے۔

---

(۱) سورۃ ابراھیم : ۵ (۲) سورۃ الأحزاب : ۴۵......۴۶ (۳) سورۃ ابراھیم : ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اسوہ حسنہ : انبیاء ورسل علیہم السلام اس لئے بھیجے جاتے ہیں لوگ ان کو اقتداء کیلئے نمونہ اور اسوہ حسنہ بنالیں، مقصد یہ ہے، کہ انبیاء ورسل علیہم السلام، ہی وہ ہستیاں ہیں جو سارے لوگوں کیلئے اسوہ حسنہ اور قدوۃ صالحہ ہوتی ہیں اور بس، اسلئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام، کی اقتدا کریں، اور انہی کے نقش قدم پر چلیں، کیونکہ عقل کے اعتبار سے وہ اکمل ترین، چال وچلن کے لحاظ سے پاکیزہ ترین، اور رتبہ ومنزلت کے اعتبار سے اشرف ترین انسان ہیں چنانچہ: خاتم الرسل ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا﴾ (۱)

بلاشبہ اللہ کے رسول میں تمہارے لئے بہت اچھا نمونہ ہے، خصوصاً اس شخص کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اٹھارہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے ذکر کرنے کے بعد خاتم الرسل ﷺ سے فرماتا ہے: کہ اے میرے پیارے رسول انہی انبیاء ورسل علیہم السلام، کی ہدایت کی تم بھی اقتدا کرو:۔

﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (۲)

یہ وہ لوگ ہیں، جنہیں اللہ نے ہدایت دی، پس تم انکی ہدایت کی پیروی کرو۔

اس سے صاف معلوم ہوا، کہ وہ ہستیاں جن کی اقتدا کیجاتی ہے وہ انبیاء ورسل علیہم السلام ہی ہیں، نہ کہ امتی، مگر وہ امتی جس کی اقتدا کا حکم رسول اللہ ﷺ دیں،

---

(۱) سورۃ الأحزاب: ۲۱ (۲) سورۃ الأنعام: ۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے اقتدا کا حکم ہے، تو در حقیقت یہ خود رسول اللہ ﷺ کی اقتدا ہے، جیسا کہ روایت میں آیا ہے:-

(عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ اقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر و عمر) (۱)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا۔

۵۔ دوسری زندگی کی یاد دہانی اور مرنے کے بعد سے ڈرانا: انبیاء و رسل علیہم السلام، کی ارسال و بعثت کی مہمات میں سے ایک مہم یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اس زندگی کے علاوہ ایک دوسری زندگی کی یاد دہانی کرا کے مرنے کے بعد والے مصائب و شدائد اور احوال و تکالیف سے ڈراتے ہیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَـٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ. ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ﴾ (۲)

اے گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے پیغمبر نہیں آئے جو تم کو میرے احکام سنایا کرتے تھے، اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے، وہ کہیں گے: کہ ہاں ہم اپنے ہی خلاف گواہی دیتے ہیں، اور انکو دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا، اور وہ سب اپنے خلاف اعتراف کرینگے کہ وہ بلا شبہ کافر تھے- یہ پیغمبروں کا بھیجنا اس

---

(۱) الترمذی: أبواب المناقب باب فی مناقب ابی بکر وعمر

(۲) سورة الأنعام: ۱۳۰...... ۱۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ہے کہ آپکے رب کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ کسی بستی کے لوگوں کو انکے ظلم کی وجہ سے تباہ کردے اور انکو احکام الٰہی کی خبر نہ ہو۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (١)

اور جہنم کی طرف کفار، گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ دوزخ پر پہنچیں گے، تو دوزخ کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور جہنم کے محافظ فرشتے انہیں کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہ آئے تھے! جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے، وہ کافر جواب دینگے ہاں آئے تھے، لیکن عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا۔

٦۔ لوگوں کے اہتمام کو اس فانی زندگی سے ایک دائمی زندگی کی طرف پھیرنا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم السلام، کو اس دنیا میں بھیجا تاکہ لوگوں کی

(١) سورۃ الزمر: ٧١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظروں اور توجہ کو اس جہان فانی سے ہٹا کر اس زندگی کی طرف پھیر دیں جو ہمیشہ اور جاویدانی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيماً تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا . الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَاباً وَّخَيْرٌ أَمَلًا ﴾ (۱)

اور آپ ان لوگوں کیلئے دنیوی زندگی کی حالت بیان کردیجئے، کہ یہ زندگی ایسی ہے جیسے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے زمین کا سبزہ خوب گنجان ہوکر بڑھا، اور پھر سبزہ اس طرح ریزہ ریزہ ہوگیا کہ اس کو ہوائیں اُڑاتی پھرتی ہیں، اور اللہ کو ہر چیز پر اقتدار حاصل ہے مال اور بیٹے تو دنیوی زندگی کی رونق ہیں، اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپکے رب کے نزدیک باعتبار ثواب کے بھی بہتر ہیں، اور از روئے امید کے بھی۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِينَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ

جان لو، کہ زندگی تو بس یہی ایک جی کا بہلانا، اور کھیل ہے، اور ظاہری آرائش ہے، اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال و اولاد میں ایک دوسرے

(۱) سورۃ الکہف: ۴۵......۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَّفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانٌ وَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴾ (۱)

سے اپنے کو زیادہ بتلانا ہے، اسکی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو خوش کرتی ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے، پھر اے مخاطب تو اس کو دیکھتا ہے کہ وہ زرد پڑ گئی، پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے، اور آخرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی تو محض ایک سرمایۂ فریب ہے۔

اور ایک جگہ پر فرمایا:۔

﴿ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَّالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴾ (۲)

اور وہ کہنے لگے اے ہمارے پروردگار، تو نے ابھی ہم پر کیوں جہاد فرض کر دیا، اور تھوڑی مدت کیلئے تو نے ہمیں مہلت کیوں نہ دے دی، آپ کہہ دیجئے دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے، اور آخرت اُس شخص کیلئے ہر طرح بہتر ہے جو اللہ سے ڈرے اور ایک تاگے کے برابر بھی تمہاری حق تلفی نہیں کی جائیگی۔

---

(۱) سورة الحديد: ۲۰ (۲) سورة النساء: ۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴾ (۱)

اے ایمان والوتم کو کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے باہر چلو تو تم زمین سے چپکے جاتے ہو، کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر رضامند ہو گئے ہو! تو آخرت کے فائدوں کے مقابلے میں دنیاوی منافع تو کچھ بھی نہیں مگر بہت ہی کم۔

۷۔ **لوگوں پر اتمام حجت کرنا:** دنیا میں انبیاء ورسل علیہم السلام، اسلئے بھیجے جاتے ہیں، تاکہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پر حجت بازی کر کے یوں نہ کہیں کہ اے ہمارے مالک اگر ہم نے دنیا میں تیری نافرمانی کر کے کفر وشرک اختیار کیا تو ہم اس میں معذور ہیں، کیونکہ تیری طرف سے ہمارے پاس حق وباطل کے درمیان فرق کرنے اور تمیز دینے والا کوئی نہیں آیا تاکہ ہم کفر وشرک اور دوسری ذنوب ومعاصی سے بچ سکیں۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿ رُسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً ﴾ (۲)

ان سب کو خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ ان رسولوں کی تشریف آوری کے بعد لوگوں کیطرف سے اللہ پر کوئی حجت قائم کرنے کا موقع نہ رہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے

یہ ہیں انبیاء ورسل علیہم السلام کے اہم اور بنیادی وظائف وفرائض۔

(۱) سورة التوبة : ۳۸ (۲) سورة النساء: ۱۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

قیامت کے دن پر ایمان لانا

"الایمان بالیوم الآخر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن پر ایمان لانا

درحقیقت قیامت کے دن پر ایمان لانا ہر اس چیز پر مشتمل ہے جو مرنے کے بعد ہوتی ہے جیسے یوم بعث، حساب و جزاء، جنت وجہنم، پل صراط، میزان، حوض کوثر، شفاعت اور احوال قبر وغیرہ مگر تنگی مقام کیوجہ سے ہم اس مختصر سے رسالہ میں سب پر بحث تو نہیں کر سکتے اس لئے ہم ان میں جو موٹی موٹی چیزیں ہیں صرف انہی پر کچھ گفتگو کریں گے۔ سو معلوم ہونا چاہیئے کہ قیامت کے دن پر ایمان لانا تین موٹی موٹی چیزوں پر مشتمل ہے:

(الف) : یوم بعث (اٹھنے کے دن) پر ایمان لانا۔

(ب) : حساب وجزاء پر ایمان لانا۔

(ی) : جنت وجہنم پر ایمان لانا۔

ان کو ہم تین فصلوں میں بیان کریں گے۔

فصل اول

یوم بعث پر ایمان لانا

یوم بعث کا معنی ہے اٹھنے کا دن، اور یہ وہ دن ہے کہ جب صور میں آخری پھونک ماری جائے گی۔ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام صور میں پھونکیں گے (جس کو نفخہ قیام کہتے ہیں) کہ جس سے سارے مردے زندہ ہوکر حساب و جزاء کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کھڑے ہوجائیں گے۔

یوم بعث پر ہم دو طرح کے ادلہ پیش کرتے ہیں۔

(ا) دلیل نقلی (ب) دلیل عقلی

نقلی دلائل

ثبوت یوم بعث پر جو نقلی دلائل ہم پیش کرینگے وہ تین طرح کے ہونگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ رسول (۳) اجماع

(۱) کتاب اللہ: مرنے کے بعد زندہ ہوکر اٹھنے پر قرآن کریم میں تو بہت سے دلائل موجود ہیں، مگر ہم یہاں پر نہایت ہی اختصار کے ساتھ صرف چند آیات پر اکتفاء کرتے ہیں۔

چنانچہ وقوعِ قیامت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ثُمَّ اِنَّكُم بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ٥ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ﴾ (۱)

''پھر تم سب اس کے بعد یقیناً مرنے والے ہو پھر تم بلاشبہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیئے جاؤ گے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوْثُوْنَ . لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ . يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .﴾ (۲)

''کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں کہ وہ اس دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائینگے جو بڑا سخت دن ہے۔ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہونگے''

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴾ (۳)

''اور صور میں پھونک ماری جائیگی تو وہ مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے، بیہوش ہو جائیگی، مگر جس کو اللہ چاہے، پھر جب صور میں دوبارہ پھونک ماری جائیگی تو سب کے سب یکا یک کھڑے ہوکر، دیکھنے لگ جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

(۱) سورة المؤمنون: ۱۵، ۱۶ (۲) سورة المطففین: ۴تا۶ (۳) سورة الزمر: ۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ. وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً. فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴾ (۱)

پھر جب صور میں پھونک ماری جائیگی اور زمین و پہاڑ اٹھائے جائینگے اور ایک ہی چوٹ میں دونوں ریزہ ریزہ کر دیئے جائینگے تو اس دن ہونے والی چیز یعنی قیامت واقع ہو جائیگی۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴾ (۲)

پس آپ کے رب کی قسم ہم ان کو جمع کرینگے اور شیاطین کو، پھر انہیں جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کردیں گے۔

(۲) سنتِ رسول: اسی طرح قیامت کے متعلق بے شمار احادیث واخبار بھی آئی ہیں مگر طوالت سے بچنے کیلئے ہم ان کثیر التعداد احادیث واخبار میں سے بطورِ نمونہ کے صرف چند احادیث پر اکتفاء کرتے ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھنے کے متعلق اپنے مشہور و معروف خطبہ میں یوں ارشاد فرمایا:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال خطب النبي ﷺ فقال انكم محشورون إلى الله حفاة عراة غرلا "كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين" ثم إن أول من يكسى يوم القيامة إبراهيم ألا

رسول اللہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے ہاں جمع کیئے جاؤ گے (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''جیسے ہم نے پہلی مرتبہ پیدا

(۱) سورۃ الحاقۃ:۱۳ تا ۱۵ (۲) سورۃ مریم:۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه يجاء برجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول يارب أصحابي فيقال لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح"وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم إلى قوله شهيد "فيقال إن هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم .(۱)

کیا دوبارہ اسی طرح لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے بے شک ہم یہ کریںگے"۔پھر سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیںگے اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیںگے اور انہیں شمال (جہنم) کی طرف لے جایا جائے گا تو میں کہونگا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں، مجھے بتایا جائیگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کیں تھیں اور اس وقت میں وہی کچھ کہونگا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: آیتِ قرآنی: "وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم...... شهيد "مجھے بتایا جائیگا کہ یہ لوگ آپ کے بعد دین سے بالکل پھر گئے تھے۔

قیامت کے متعلق ایک دوسری حدیث میں یوں آیا ہے:

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مابين النفختين أربعون قال أربعون يوما؟ قال أبيت قال أربعون

ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا،

(۱) رواه البخاري، كتاب التفسير، سورة الأنبياء، باب ﴿كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شهـرا؟ قال أبيت قال أربعون سنة ؟ قـال أبيـت قـال ثـم يـنـزل الله مـن السـمـاء ماء فينبتون كما ينبت البقل ليـس مـن الإنسـان شـئ إلا يبلـى إلاعـظـماً واحدا وهو عجب الذنب ومنـه يـركـب الـخـلق يوم القيامة. (١)

شاگرد نے پوچھا کہ چالیس دن مراد ہیں ؟ فرمایا مجھے نہیں معلوم پھر پوچھا کہ چالیس مہینے مراد ہیں؟ فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پھر پوچھا کہ چالیس سال مراد ہیں؟ فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائیگا جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اُگ آتی ہیں، اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

تیسری حدیث میں یوں آیا ہے:

عن ابی هريرة ﷺ قال قال رسول الله ﷺ لـكـل نبى دعوة مستجابة فتعجل كـل نبـى دعوته وإنى اختبأت دعوتى شـفاعة لأمتى يوم القيامة فهى نائلة إن شـاء الله مـن مـات من أمتى لايشرك بالله شيئا .(٢)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہوتی ہے۔ پس ہر نبی نے وہ دعا جلدی مانگ لی اور میں اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے چھپا رکھتا ہوں اور اللہ نے چاہا تو میری شفاعت ہر ایک کیلئے ہوگی میری امت میں سے بشرطیکہ وہ اللہ کیساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

---

(١) رواه البـخارى، كتاب التفسير ، سورة عم يتساء لون ، واللفظ له/ مسلم كتاب الفتن، باب ما بين النفختين.(٢)رواه مسلم. كتاب الإيمان ،باب اختباء النبى ﷺ دعوة الشفاعة لأمته واللفظ له/ البخارى كتاب الدعوات، باب لكل نبى دعوة مستجابة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر فرمایا:

عن قیس ابن ابی حازم حدثنا جریر قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ لیلة البدرفقال إنکم (سترون) ربکم یوم القیامة کماترون ھذا لاتضامون فی رؤیته.(۱)

جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چودھویں کی رات ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم قیامت کے دن اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

ایک حدیث میں یوں آیا ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ بعثت أنا والساعة کھاتین قال وضم السبابة والوسطیٰ.(۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح قریب بھیجا گیا ہے اور آپ ﷺ نے دونوں انگلیاں (سبابہ اور وسطیٰ) ملالیں۔

ایک روایت میں یوں آیا ہے:

عن حذیفة بن أسید الغفاری قال اطلع النبی ﷺ علینا ونحن نتذاکر فقال ماتذاکرون قالوا نذکر الساعة قال إنھالن تقوم حتی ترون قبلھا عشر آیات فذکر الدخان والدجال

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم باتیں کررہے تھے آپ ﷺ نے پوچھا کیا باتیں کررہے تھے؟ ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کررہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت تب تک نہیں

---

(۱) بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿ وجوہ یومئذ ناضرة إلی ...... ﴾

(۲) رواہ مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب قرب الساعة واللفظ له/ مسند احمدالرقم: ۱۱۹۲۵، مسند أنس بن مالک.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى ابن مريم عليه السلام ويأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلى محشرهم.(۱)

آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو، پھر ذکر فرمایا: (۱) دھویں کا (۲) دجال کا (۳) زمین کے جانور کا (۴) مغرب سے طلوعِ آفتاب کا (۵) نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا (۶) خروجِ یاجوج ماجوج کا اور تین جگہ زمین دھسنے کا (۷) ایک مشرق (۸) دوسرا مغرب میں (۹) تیسرا جزیرۂ عرب میں اور ان سب نشانیوں کے بعد (۱۰) ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو ہنکاتے ہوئے یمن سے نکال دے گی ان کے محشر کی طرف۔

(۳) اجماع : لاکھوں کروڑوں اور بے شمار انبیاء و رسل اور علماء و حکماء کا ہر زمان و ہر مکان میں قیامت کے دن پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا۔

عقلی دلائل

(۱) اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ: مخلوقات کی فناء و انتہاء کے بعد ان کا اعادہ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت، وقوعِ قیامت کیلئے ایک قاطع دلیل ہے کیونکہ مخلوقات کو فناء کرنے کے بعد پھر ان کا اعادہ کرنا مخلوقات کی ابتدائی تخلیق سے زیادہ مشکل نہیں بلکہ بہت ہی آسان اور سہل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ (۲)

”کہہ دیجئے اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے اس کو پہلی مرتبہ پیدا کیا“

(۱) رواہ مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة (۲) سورة یٰس: ۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ﴾ (۱) ''اور وہی ذات ہے جس نے ابتداءً پیدا کیا اور وہی دوبارہ پیدا کرے گی اور یہ اس کیلئے بہت آسان ہے''

(۲) اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ: اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ وقوعِ قیامت کی مقتضی ہے کیونکہ اس دارِ دنیا میں ظالم ونافرمان لوگ بھی ہیں اور عادل ومحسن بھی، جب صورتِ حال یہ ہے تو یہ اس بات کی داعی ومقتضی ہے کہ اس دنیا کے فناء وانتہاء کے بعد ایک دوسرا عالم ہونا چاہیئے تاکہ وہاں ظالم ونافرمان کو اپنے ظلم اور نافرمانی کی سزا ملے اور عادل ومحسن کو اپنے عدل واحسان کا بدلہ ملے اور یہی عدل وانصاف کا تقاضا ہے۔

(۳) وقوعِ قیامت کیلئے عدمِ مانع: حقیقت یہ ہے کہ قیامت وبعث کے وقوع اور آنے میں کوئی ایسی چیز مانع نہیں جس کی عقل سلیم نفی کرے کیونکہ عقل اس چیز کی نفی کرتی ہے جو کہ محال اور ممتنع ہو مثلاً اجتماع ضدین جیسے کسی ایک چیز کا ایک ہی وقت موجود ومعدوم ہونا، یا جس میں التقاء (ملنا) نقیضین ہو جیسے ظلمت ونور کا بیک وقت ایک جگہ میں موجود ہونا۔ اور وقوعِ قیامت ویوم بعث پر ایمان لانے سے ان میں سے کوئی چیز لازم نہیں آتی۔

منکرین قیامت کا شبہ اور اس کا ازالہ

یوم بعث (قیامت کے دن) کا انکار کرنے والے محض اس بناء پر وقوعِ قیامت کا انکار کرتے ہیں کہ یہ غیر ممکن ہے کہ جب انسان مر کر ریزہ ریزہ ہو کر اس طرح مٹی بن جائے کہ اس کا نام ونشان ہی ختم ہو جائے تو بھلا پھر وہ پہلے والا انسان بن کر کیسے اٹھے گا؟ یہ ہے ان کا اصل شبہ، مگر منکرین قیامت کا یہ شبہ شرعی حسی اور عقلی دلائل کے رو سے باطل وبے بنیاد ہے۔

---

(۱) سورۃ الروم:۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب پیش خدمت ہے ان دلائل کی تفصیل ۔

شرعی دلائل

وقوع وثبوت یوم بعث (اٹھنے والے دن) کیلئے شرعی ادلہ اس عنوان سے پہلے تفصیل کے ساتھ گزر چکے ہیں، یہاں پر صرف ایک آیت اور حدیث پر اکتفاء کرتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ وقوع قیامت کو بڑی تاکید وقسم کے ساتھ یوں بیان فرماتا ہے:

﴿ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوا قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴾ (۱)

''منکر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں زندہ کیئے جائینگے آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تم ضرور دوبارہ زندہ کیئے جاؤگے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے اس سے تمہیں آگاہ کیا جائے گا اور یہ بات اللہ کیلئے بالکل آسان ہے''

اور اسی طرح قیامت کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ ہم نے ذکر کی ہیں، اور اب ہم شفاعتِ کبریٰ والی حدیث کا ایک مختصر سا حصہ جو اصل محل شاہد ہے، جس میں ساری مخلوقات کا اللہ تعالیٰ کے سامنے اکٹھے ہونے کا بیان ہے، قارئین کے سامنے ذکر کرتے ہیں۔

عن أبي هريرة ﷺ أن رسول الله ﷺ أتى بلحم فرفع إليه الذراع وكانت تعجبه فنهش منها نهشة ثم قال "أنا سيد الناس يوم القيامة وهل تدرون

ابو ہریرۃ ﷺ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا تو آپ کو ایک دستی اٹھا کر دی گئی؛ کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا، آپ نے

(۱) سورۃ التغابن: ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مـم ذلک ؟یجمع الله الناس الأولین والآخـرین فی صعید واحد یسمعهم الـداعـی ویَـنْـفُـذُهـم البصـرُ وتدنو الشـمـس فیـبـلـغ الـنـاس مـن الغم والـکرب مالا یطیقون ولایحتملون فیـقـول الـناس ألا ترون ماقد بلغکم ألاتـنظرون من یشفع لکم إلی ربکم فیـقـول بـعـض الناس لبعض علیکم بـآدم فیـأتـون آدم عـلیـه الـسلام فیـقـولـون له أنت أبو البشر خلقک الله بیـده ونـفـخ فیـک من روحـه وأمر الـمـلائکة فسجدوا لـک اشفع لنا إلی ربـک ألا تـری إلـی مـا نـحن فیه ألا تری إلی ما قد بلغنا"(۱)

اسکوتناول فرمایا پھر فرمایا'' میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں گا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس طرح ہوگا؟ جمع کردے گا اللہ روزِ قیامت تمام اولین وآخرین کوایک ہی میدان میں وہ میدان ایسا ہموار اور وسیع ہوگا کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب سن سکیں گے اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا، سورج بہت قریب آجائیگا ،لوگوں کو ایسی تکلیف ہوگی کہ برداشت نہ کرسکیں گے وہ کہیں گے دیکھو کتنی زیادہ تکلیف ہورہی ہے کسی سفارشی کوتلاش کرو،بعض کی رائے ہوگی کہ حضرت آدم کے پاس چلو لہذا سب انکے پاس جائینگے اور کہیں گے آپ ابو البشر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کواپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح آپ میں پھونکی اور ملائکہ کو آپکو سجدہ کرنے کا حکم دیا، ہماری سفارش کردیجئے اپنے رب کے پاس، دیکھئے ہم کتنی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

اسی طرح وقوع قیامت پر کتب سماویہ بھی متفق ہیں۔ جوکہ ایک شرعی دلیل ہے۔

(۱) رواہ البخاری : کتاب التفسیر ،سورۃ الاسراء ،باب ذریة من حملنا مع نوح إنه کان عبدا شکورا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسی دلائل

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ لوگ (منکرین یوم بعث) قیامت کے دن مُردوں کے زندہ ہونے اور قبروں سے اٹھنے کے منکر ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیا میں مردوں کو زندہ کر کے بطور معائنہ ومشاہدہ کے اپنے بندوں کو دکھایا ہے، حسی دلائل ملاحظہ ہوں۔

(۱) **پہلی دلیل:** یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ستر آدمیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کو آمنے سامنے نہ دکھائیں، تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی وقت مار ڈالا، چنانچہ وہ مر گئے، اور پھر بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست والتجاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (۱)

"اور جب تم نے کہا اے موسیٰ جب تک ہم اللہ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں گے، ہرگز تیری تصدیق نہ کریں گے اس پر تم کو ایک کڑک دار بجلی نے آ پکڑا اور تم دیکھ رہے تھے، پھر ہم نے تمہیں تمہاری موت کے بعد زندہ کر اٹھایا تا کہ تم احسان جانو۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

"موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو ہمارے مقرر کردہ وقت کیلئے منتخب کیا، پھر

(۱) سورة البقرة: ۵۵، ۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ﴾ (۱)

جب زلزلے نے ان ستر کو آ پکڑا، کہا اے میرے رب اگر تو چاہتا تو انکو اور مجھے یہاں آنے سے قبل ہی ہلاک کر دیتا کیا ہم کو محض ہمارے بیوقوفوں کی حرکت کے باعث ہلاک کر دے گا یہ تو صرف آپکی طرف سے ایک امتحان ہے ان امتحانات سے تو جس کو چاہے گمراہ کر دے اور جس کو چاہے صحیح راہ پر قائم رکھے، تو ہی ہمارا دستگیر ہے سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب بخشنے والوں سے بہتر بخشنے والا ہے۔

(۲) دوسری دلیل: اسی طرح بنی اسرائیل کے اس مقتول آدمی کا قصہ جس کو ان کے اپنے رشتہ داروں نے قتل کر دیا اور بعد میں قاتلوں سے قصاص لینے کیلئے خود ہی مدعی بن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اس قتل کا معاملہ حل کریں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بذریعہ وحی ان کو کہا کہ کوئی گائے ذبح کر کے اس کے بدن کا کچھ حصہ اس میت کو لگاؤ تو وہ زندہ ہو کر خود اپنے قاتل کی نشاندھی کر دے گا۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کا کچھ حصہ میت کو لگایا تو میت نے زندہ ہو کر اپنے قاتلوں کی نشاندہی کر دی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو یوں بیان فرمایا:

﴿وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ''اور جب تم لوگوں نے ایک شخص کو قتل کر دیا

(۱)سورۃ الاعراف:۱۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاللهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ. فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱)

تھا پھر تم اس میں جھگڑنے لگے (یعنی ایک دوسرے پر اس کا الزام دھرنے لگے) اور اللہ تعالیٰ کو اس امر کا ظاہر کرنا مقصود تھا جو تم چھپانا چاہتے تھے اس لئے ہم نے حکم دیا کہ تم ذبح شدہ بیل کا ایک ٹکڑا مقتول سے لگا دو اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔''

(۳) تیسری دلیل: اسی طرح ان لوگوں کا قصہ جو موت کے خوف وخطرے سے اپنی اپنی بستی سے نکل کر بھاگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طبعی موت کے طور پر مار کر پھر زندہ کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوْتُوْا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ﴾ (۲)

''کیا آپ نے ان لوگوں کا واقعہ ملاحظہ نہیں کیا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے حالانکہ وہ ہزاروں تھے تو اللہ نے انکو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل فرماتا ہے لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ہیں''

(۴) چوتھی دلیل: اور اسی طرح ایک تباہ شدہ بستی پر اس گزرنے والے شخص کا قصہ جس نے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس تباہ شدہ بستی کو کیسے زندہ کرے گا؟

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۷۲، ۷۳ (۲) سورۃ البقرۃ: ۲۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کہنے والے کو اسی وقت موت دیدی اور پورے ایک سو سال تک مُردہ رکھ کر پھر زندہ کر دیا۔ جیسا قرآن مجید میں ہے:

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ﴾ (ا)

''اسی طرح آپ نے اس شخص کا واقعہ ملاحظہ نہیں فرمایا؟ جو ایک بستی سے ایسی حالت میں گزرا کہ وہ بستی اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی، اس نے کہا: اللہ اس بستی کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو سو سال تک موت دیدی پھر اسکو زندہ کر اٹھایا''

(۵) پانچویں دلیل: اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مُردوں کے زندہ ہونے کی کیفیت پوچھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ چار پرندے ذبح کر کے پھر ان کو آپس میں ملا کر قیمہ بنا کر ان کے ان مخلوط اجزاء کو چار حصہ کر کے چار پہاڑوں پر رکھ کر پھر ان کو اپنی طرف بلاؤ تو ان میں سے ہر ایک کے یہ مختلف اجزاء دوسروں سے الگ ہو کر اس کا پہلا والا جثہ تیار ہونے کے بعد سب کے سب زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے تیرے پاس آئیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ

''اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب مجھے دکھا دیں کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرینگے اللہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر

(ا) سورة البقرة: ۲۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ (۱)

یقین نہیں لائے، کہا کیوں نہیں، لیکن مشاہدہ سے میرا دل مطمئن ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم چار پرندے لو پھر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر لو پھر ہر پہاڑ پر ان پرندوں کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر تم ان پرندوں کو پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئینگے، اور جان لو اللہ بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے''

(۶) چھٹی دلیل: اور اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں سے ایک معجزہ احیاءِ موتیٰ (مردوں کو زندہ کرنا) تھا کہ جب قبروں پر آ کر کھڑے ہو کر مردوں کو آواز دیتے تو وہ مردے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو کر اپنی قبروں سے نکل آتے تھے چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

﴿ وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ﴾ (۲)

''اور میں اللہ کے حکم سے مردے زندہ کرتا ہوں''

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ﴾ (۳)

''اور جب تم نے (اے عیسیٰ) مردے نکالے تھے میرے حکم سے''

اب دیکھو یہ سب حسی دلائل ہیں جو مردوں کے زندہ ہونے اور وقوعِ قیامت پر دلالت کرتے ہیں۔

---

(۱) سورة البقرة: ۲۶۰ (۲) سورة آل عمران: ۴۹ (۳) سورة المائدة: ۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقلی دلائل

احیاءِ موتیٰ (مُردوں کا زندہ کرنا) اور وقوعِ قیامت پر دو طرح سے استدلال کیا جاتا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ نے بشمول آسمان وزمین کے ساری مخلوقات کو بغیر کسی شکل وصورت اور ہیئت ومادہ کے ابتداءً عدم سے وجود میں لاکر پیدا کیا تو جو ذات مخلوقات کے ابتدائی مرحلہ کی تخلیق وپیدائش پر قادر ہے تو بھلا وہ ذات ان مخلوقات کی انتہاء وفناء کے بعد ان کے دوسری مرتبہ اعادہ وایجاد سے کیسے عاجز ہوگی۔

بلکہ عقلِ صحیح وسلیم کا یہ فیصلہ ہے کہ ان مخلوقات کے انتہاء وفناء کے بعد دوسری مرتبہ پھر ان کو اپنی پہلی حالت میں لانا ان کی ابتدائی مرحلہ کی تخلیق وایجاد سے زیادہ سھل و آسان ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (۱)

''اور وہی ذات ہے جو ابتداءً مخلوق کو پیدا کرتی ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گی اور یہ اس کیلئے بہت آسان ہے اور آسمانوں وزمین میں اسکی شان سب سے بالاتر ہے اور وہ کمال قوت، کمال حکمت کا مالک ہے''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (۲)

''جیسے ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کرنے کی ابتداء کی تھی ہم دوبارہ پیدا کرینگے، یہ ہم پر وعدہ ہے بے شک ہم اسکو پورا کرینگے''

---

(۱) سورۃ الروم:۲۷ (۲) سورۃ الانبیاء:۱۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس منکرِ قیامت کا رد کیا جس نے سڑی ہوئی ہڈیوں کے زندہ ہونے کو اپنی ناقص عقل کے خلاف سمجھ کر انکار کیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ. قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْ أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ. ﴾ (۱)

''اور ہمارے لئے اس نے ایک مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو وہ بھول گیا کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو جو بالکل بوسیدہ ہو چکی ہیں کون زندہ کریگا آپ کہہ دیں وہی زندہ کریگا جس نے انکو پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے''

(۲) دوسرا یہ کہ اس زمین کو دیکھو جو کہ مری پڑی ہے جس میں نہ کوئی سرسبز درخت ہے اور نہ ہی کوئی سرسبز گھاس اور بہار، مگر جب اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے گا تو درختوں کے پتے سرسبز و چمکدار ہو جائیں گے، مختلف قسم کے گھاس اور پودے اُگیں گے، زمین کا سارا نقشہ ہی بدل جائے گا، تو جس ذات نے اس مری ہوئی اور سوکھی زمین کو زندہ کیا ہے وہ مردوں کو بھی اسی طرح زندہ کرے گا، چنانچہ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِيْٓ أَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (۲)

''اور اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی اور مری ہوئی، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو کر ابھرنے لگتی ہے بے شک جس نے اس زمین کو زندہ کیا ہے وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے بے شک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''

---

(۱) سورۃ یٰس: ۷۸، ۷۹ (۲) سورۃ حم السجدۃ: ۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ. وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ. رِزْقًا لِّلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ﴾ (۱)

''اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اتارا پھر ہم نے اس سے باغات پیدا کیئے اور وہ اناج جنکے کھیت کاٹے جاتے ہیں اور کھجور کے اونچے اونچے درخت اگائے کہ ان درختوں کا گابھا اوپر تلے خوب گتھا ہوا ہوتا ہے یہ سب کچھ بندوں کے رزق دینے کیلیے کیا اور اس پانی کے ذریعے ہم نے مری ہوئی زمین کو زندہ کیا، اسی طرح قبروں سے نکلنا ہوگا''

فصل دوم

حساب وجزاء پر ایمان لانا

حساب وجزاء کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو میدان محشر میں دنیا میں اپنے کیئے ہوئے سارے اعمال کا بدلہ ملے گا خواہ ان کے اعمال اچھے ہو یا برے، قلیل ہوں یا کثیر کسی بڑے طبقہ کے انسان سے صادر ہوں یا چھوٹے سے، مقصد یہ ہے کہ میدان محشر میں انسان کا اسکے کیئے ہوئے دنیوی سارے اعمال پر محاسبہ کیا جائے گا اور اس کے مطابق ہر شخص کو سزا و جزاء ملے گی، یہ ہے حساب وجزاء پر ایمان لانے کا مطلب۔

اب پیش خدمت ہیں دلائل، ثبوت حساب وجزاء پر ہم تین قسم کے ادلہ پیش کریں گے۔

(أ) کتاب اللہ (ب) سنتِ رسول ﷺ (ی) اجماع

(۱) سورۃ ق: ۹تا ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) کتاب اللہ : چنانچہ انسانوں کے اعمال خیر وشر کا بدلہ ملنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴾ (۱)

''اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اللہ کا ہی ہے تاکہ آخر کار برائی کرنیوالوں کو انکے کیئے کا بدلہ اور اچھائی کرنیوالوں کو اچھا بدلہ عطا کرے''

اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴾ (۲)

''بے شک ہماری طرف انکا لوٹنا ہے پھر ہمارے ذمہ ان کا حساب لینا ہے''

اور تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ. فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ. وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ﴾ (۳)

''اس دن لوگ مختلف جماعتیں بن کر واپس ہونگے تاکہ انکو انکے اعمال دکھائے جائیں، تو جس شخص نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی اسے وہاں دیکھ لیگا اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی اسکو بھی وہاں دیکھ لیگا''

اور چوتھے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِينَ ﴾ (۴)

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازوئیں لا رکھیں گے۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے

---

(۱) سورۃ النجم: ۳۱ (۲) سورۃ الغاشیۃ: ۲۵، ۲۶ (۳) سورۃ الزلزال: ۶ تا ۸ (۴) سورۃ الانبیاء: ۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے‘‘

اور پانچویں مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ. فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا . وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا . وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ. فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا . وَيَصْلَى سَعِيرًا ﴾ (۱)

’’ تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا، اسکا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا، اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔ ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اسکی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا، تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ اور وہ بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا‘‘

(۲) سنت رسول : میدانِ محشر میں لوگوں کے اعمال کے محاسبہ کے متعلق بے شمار احادیث واخبار آئی ہیں ہم ان میں سے صرف چند احادیث ذکر کر کے انہی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

چنانچہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

عن صفوان بن محرز المازني قال بينما أنا أمشي مع ابن عمر رضي الله عنهما آخذ بيده اذ عرض رجل فقال كيف سمعت رسول الله ﷺ في النجوى؟ فقال سمعت رسول الله ﷺ

’’صفوان بن محرز مازنی کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرتبہ انکا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے سے آیا اور کہا تم نے سرگوشی کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے فرمایا میں نے آپ

(۱) سورۃ الانشقاق: ۷تا ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقول :إن الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره فيقول :أتعرف ذنب كذا ، أتعرف ذنب كذا فيقول نعم ،اى رب حتى إذا قرره بذنوبه ورأى في نفسه أنه قد هلك قال سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته ، وأما الكافر والمنافقون فيقول الأشهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظالمين . (۱)	ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ اللہ تعالیٰ کسی مؤمن کو قریب کرینگے اس پر اپنا پردہ ڈالیں گے اور اسے چھپا کر فرمائینگے: کیا تمہیں فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے رب! یہاں تک کہ جب اسے اپنے گناہوں کا اندازہ ہو جائیگا اور وہ سمجھنے لگے گا کہ وہ تو ہلاک ہو گیا ہے تو اللہ فرمائیں گے میں نے دنیا میں تیری ستر پوشی کی تھی اور آج بھی میں تیری بخشش کرتا ہوں پھر اسے حسنات (نیکیوں) کی کتاب دے دی جائے گی۔ رہے کافر اور منافق تو انکے بارے میں گواہی دینے والے کہیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا خبردار ظالموں پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے"

بعض روایات میں "و اما الکفار" جمع کے ساتھ ہے۔

ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے:

عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه	"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے دوسرے پر کوئی ظلم، اس کی عزت یا دیگر کسی

(۱) (رواه البخاري ،كتاب المظالم والغضب ، باب قول الله تعالى ألا لعنة الله على الظالمين) واللفظ له / مسلم كتاب التوبة ، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله ،مسند أحمد،رقم الحديث: ۵۴۱۳، مسند عبدالله بن عمر.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أو شئ فليتحلله منه اليوم قبل أن لايكون دينار ولا درهم ، إن كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته وإن لم تكن له حسنات أخذ من سيئآت صاحبه فحمل عليه .(۱)

اور چیز میں کیا ہوتو اسے چاہیئے کہ آج ہی اسے حلال کروالے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب نہ کوئی دینار ہوگا نہ درھم، اگر ظالم کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو اسکے ظلم کے بقدر اس سے لے لیا جائیگا اور اگر اسکے پاس نیکیاں نہیں ہونگی تو مظلوم کے گناہ لیکر اس پر لاد دیئے جائیں گے“

تیسری روایت میں ارشاد ہے:

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن وكانت بينه وبين أناس خصومة فی أرض فدخل على عائشة ، فذكر لها ذلک فقالت يا أبا سلمة: إجتنب الارض فإن رسول الله ﷺ قال ”من ظلم قيد شبر من الأرض طوقه من سبع أرضين “ (۲)

ابوسلمۃ فرماتے ہیں کہ انکے اور چند لوگوں کے درمیان زمین کا کچھ جھگڑا تھا، انہوں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عائشہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اے ابوسلمۃ زمین سے بچو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے ایک بالشت برابر زمین بھی بطورِ ظلم کے لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اسے پہنا دیا جائیگا۔

(۳) اجماع: میدانِ محشر میں انسان کے محاسبہ کرنے اور اسکو جزاوسزا ملنے پر انبیاء ورسل علیھم السلام سمیت تمام مسلمانوں کا ہر زمانہ میں اتفاق واجماع رہا ہے، جو ایک قطعی ویقینی دلیل ہے۔

---

(۱) رواه البخاری ،كتاب المظالم والغضب ، باب من كانت له مظلمة عند الرجل فحللها له هل يبين مظلمته (۲) البخاری : كتاب بدء الخلق ،باب ماجآء سبع أرضين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

جنت اور جہنم پر ایمان لانا

جنت اور جہنم درحقیقت انسانیت کے آخری ابدی اور جاویدانی ٹھکانے ہیں، ہر ایک کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

جنت: جنت، نعمت اور آرام کی وہ منزل اور گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن وموحد اور متقی وپرہیزگار بندوں کیلئے تیار کیا ہے، جو بن دیکھے اللہ تعالیٰ اور ہر اس چیز پر ایمان لائے جس پر ایمان لانے کو اللہ تعالیٰ نے فرض اور ضروری قرار دیا ہے اور انبیاء ورسل علیہم السلام کی تصدیق کرکے قدم قدم پر ان کی بتلائی ہوئی باتوں پر عمل پیرا ہوئے، چنانچہ اہل جنت کے درجات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال :"إن اهل الجنة يتراء ون أهل الغرف من فوقهم كما يتراء ون الكوكب الدرى الغابر فى الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يارسول الله تلك منازل الانبياء لايبلغها غيرهم قال بلى والذى نفسى بيده رجال آمنوا بالله و صدقوا المرسلين "(۱)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم ﷺ نے فرمایا اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مغربی یا مشرقی گوشہ کے قریب ایک روشن ستارہ کو دیکھتے ہیں اس فرق کے سبب سے جو ان کے درمیان ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو انبیاء کے مقامات ہیں وہاں دوسرا نہیں پہنچ سکتا، آپ نے فرمایا قسم

---

(۱) رواه البخارى، كتاب بدء الخلق ،باب فى صفة الجنة وأنها مخلوقة، كتاب الرقاق ،باب صفة الجنة والنار ،واللفظ له / مسلم كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب ترائى أهل الجنة أهل الغرف كما يرى الكوكب فى السماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی وہ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

بعض روایات میں ''کما یتراؤن'' کی بجائے ''کما تتراؤن '' خطاب کیسا تھ ہے۔

اس فصل میں ہم دو طرح کے دلائل پیش کرینگے۔

(۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ رسول اللہ ﷺ

دونوں کی تفاصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) کتاب اللہ : چنانچہ ایمان والوں اور عملِ صالح کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ . جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴾ (۱)

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو یہ لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں انکا صلہ رب کے ہاں ایسے دائمی باغ ہونگے جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ صلہ اس شخص کیلئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ. اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ . يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ

''جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ مسلمان۔ تم اور تمہاری بیویاں راضی خوشی جنت میں چلے جاؤ۔ ان کے چاروں

(۱) سورۃ البینۃ:۷،۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ وَّفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ . ﴾ (۱)

طرف سے سونے کی رکابیاں اورسونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا' ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں' سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (۲)

''کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ انکی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے چھپا دیا گیا، یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا''

چوتھے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ . وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (۳)

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے تو یہی لوگ جنتی ہیں جو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہینگے ،اور ہم جنتیوں کے دلوں سے باہمی رنجش کو نکال دینگے، انکے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاںتک پہنچایا اور ہم کبھی راہ یافتہ نہ ہوتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا ،بے شک ہمارے

(۱) سورة الزخرف: ۶۹، ۷۲ (۲) سورة السجدة: ۱۷ (۳) سورة الاعراف: ۴۲، ۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کے پیغمبر حق لیکر آئے تھے، پکارا جائیگا
جنت والوں کو کہ تم کو تمہارے اعمال کے
عوض اس جنت کا وارث بنا دیا گیا ہے''

(۲) سنت رسول ﷺ: اللہ تعالیٰ اور انکے تمام احکام پر ایمان لانے والے اور عمل صالح کرنے والوں کے متعلق بہت احادیث وارد ہوئی ہیں مگر ہم صرف چند احادیث پر اکتفاء کرینگے۔

ایک حدیث قدسی میں یوں ارشاد ہے:

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ قال الله تعالى "اعددت لعبادي الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاقرؤا إن شئتم ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ (١)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''میں نے اپنے بندوں کیلئے جو نیک ہیں ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، نہ کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گذرا۔ اگر چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو: ''کسی نفس کو معلوم نہیں جو کچھ جنتیوں کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان چھپایا گیا ہے''

دوسری روایت میں یوں آیا ہے:

عن ابی بكر عن عبدالله بن قيس عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال "إن في الجنة خيمة من لؤلؤة مجوفة عرضها

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہے جسکی چوڑائی ساٹھ میل ہے، اسکے ہر کونے میں بیویاں

---

(١) (رواه البخاري ، كتاب بدء الخلق ،باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستون میلا فی کل زاویة منها أهل ما یرون الآخرین یطوف علیهم المؤمنون وجنتان من فضة آنیتهما ومافیهما وجنتان من کذا آنیتهما ومافیهما وما بین القوم وبین أن ینظروا إلی ربهم إلا رداء الکبر علی وجهه فی جنة عدن "(۱)

ہونگی ایک کونے والی دوسرے کونے والی کو نہیں دیکھ سکتی ،اورمؤمن ان پر گھومیں گے اور دو باغ ہیں جنکے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہونگی اور دو باغ ایسے ہیں کہ انکے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہونگی اور جنت عدن میں لوگوں اور انکے رب کے دیدار کے درمیان کوئی چیز سوائے عظمت کے پردے کے حائل نہیں ہوگی''

تیسری روایت یوں منقول ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ إن الله تبارک وتعالیٰ یقول لأهل الجنة یا أهل الجنة فیقولون لبیک ربنا وسعدیک فیقول هل رضیتم فیقولون ومالنا لا نرضی وقد أعطیتنا مالم تعط أحدا من خلقک فیقول أنا أعطیکم أفضل من ذلک قالوا یارب وأی شئ أفضل من ذلک فیقول أحل علیکم رضوانی فلا أسخط علیکم بعده ابدا"(۲)

فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ عرض کرینگے: لبیک وسعدیک پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ جنتی کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہوں حالانکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بہتر عطا کروں گا وہ عرض کرینگے کہ اس سے افضل کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تم پر اپنی رضا اتاردی پس آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہونگا''

(۱) (رواه البخاری، کتاب التفسیر ،تفسیر سورة الرحمن ،باب حور مقصورات فی الخیام)(۲) (رواه البخاری ،کتاب الرقاق)باب صفة الجنة والنار)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم: جہنم وہ عذاب وسزا کی منزل اور ٹھکانہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین اور اپنے نافرمان بندوں کیلئے بنایا ہے اور اس کے متعلق بھی ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ دونوں سے دلائل نقل کریں گے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) کتاب اللہ: کفار کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ﴾ (۱)

''پس بچو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے، جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے''

ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ (۲)

''بے شک ہم نے ظالموں کیلئے ایک ایسی آگ تیار کررکھی ہے کہ اسکی قناتیں ان کافروں کو گھیرے ہوئے ہونگی اور اگر وہ فریاد کرینگے تو انکی فریادرسی ایسے پانی سے کیجائیگی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو چہروں کو بھون ڈالے گا، کیا ہی برا پانی ہے اور وہ آگ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے''

تیسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴾ (۳)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے جہنم کی آگ ہے، نہ تو انکا فیصلہ کیا جائیگا کہ وہ مرجائیں اور نہ ہی ان سے جہنم کا عذاب کم کیا جائیگا، اسی طرح ہم ہر کفر کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں''

(۱) (البقرۃ: ۲۴) (۲) (الکہف: ۲۹) (۳) (فاطر: ۳۶)۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھے مقام پر فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴾ (۱)

''اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، بیکار پیدا نہیں کیا، یہ تو کفر کرنے والوں کا گمان ہے، لہٰذا کفر کرنے والوں کیلئے آگ کی ہلاکت ہے''

(۲) سنت رسول ﷺ: انہی آیات کے ہم معنی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عن ابی عمران قال سمعت أنس بن مالک عن النبی ﷺ قال یقول اللہ تعالیٰ لأھون أھل النار عذابا یوم القیامۃ لو أن لک ما فی الأرض من شیء أکنت تفتدی بہ؟ فیقول نعم فیقول أردت منک أھون من ھذا وأنت فی صلب آدم أن لاتشرک بی شیئا فأبیت إلا أن تشرک بی'' (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا شخص سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اگر تمہارے پاس زمین میں موجود سب چیزیں ہوں تو کیا تم اس عذاب کے بدلے میں دوگے؟ بندہ کہے گا جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی بہت آسان چیز طلب کی تھی، جب تم آدم کی پشت میں تھے کہ تم میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ لیکن تم میرے ساتھ شریک ٹھہرائے بغیر نہ رہے''

دوسری روایت یوں وارد ہوئی ہے:

عن أبی ھریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ

فرمایا: جہنم سے ایک گردن برآمد ہوگی

---

(۱) سورۃ ص:۲۷ (۲) رواہ البخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ یخرج عنق من النار یوم القیامة لها عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول إني وکلت بثلاثة بکل جبار عنید وبکل من دعا مع الله الها آخر وبالمصورین"(۱)

قیامت کے دن، اسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، دو کان ہونگے سننے والے اور ایک زبان ہوگی بولنے والی، وہ کہے گی میں تین قسم کے لوگوں پر مقرر کی گئی ہوں اول ہر ظالم ضدی پر دوم ہر اس شخص پر جس نے اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو معبود بنایا اور سوم تصاویر بنانے والوں پر"

تیسری روایت یوں منقول ہے:

عن عدی بن حاتم أن النبی ﷺ ذکر النار فأشاح بوجهه فتعوذ منها ثم ذکر النار فأشاح بوجهه فتعوذ منها ثم قال "اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة"(۲)

عدی بن حاتم بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آگ کا ذکر فرمایا تو اپنا چہرہ مبارک پھیرلیا اور اس سے پناہ مانگی پھر دوزخ کا ذکر کیا اور چہرہ مبارک پھیر کر پناہ مانگی پھر فرمایا آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے"

چوتھی حدیث میں یوں فرمایا:

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال نارکم جزء من سبعین جزاء من نار جهنم قیل یا رسول الله ان کانت

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری آگ، جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کیا گیا ہماری آگ ہی کی گرمی

(۱) (رواه الترمذی، ابواب صفة جهنم ،باب ماجاء فی صفة النار)

(۲) (رواه البخاری ،کتاب الرقاق،باب صفة الجنة والنار"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکفاية قال فضلت عليهن بتسعة وستين جزء كلهن مثل حرها.(۱)

بہت کافی ہے، فرمایا وہ اس پر انہتر (۶۹) حصے زیادہ کردی گئی ہے اور ہر حصے میں اتنی ہی گرمی ہے۔

ابواب جہنم

جہنم کے سات دروازے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تحدید کیساتھ یوں بیان فرمایا:

﴿ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ. لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴾ (۲)

''اور بیشک جہنم ان سب کا ٹھکانہ ہے جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کیلئے ایک تقسیم شدہ حصہ متعین ہے''

ان آیات میں تحدید وقطعیت کیساتھ جہنم کے سات دروازے بیان کیئے گئے ہیں مگر ان آیات میں انکی تعیین نہیں کی گئی کہ وہ کون کونسے ہیں، لہذا جاننا چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل ہیں: جهنم، لظی ،حطمة، سعیر، سقر، جحیم ،اورهاوية ان کا ذکر قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آیا ہے اور مفسرین کرام بھی مذکورہ آیت کے تحت جہنم کے ابواب وطبقات کی تفسیر یوں ہی کرتے ہیں:

چنانچہ امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن جریج کا قول یوں نقل کرتے ہیں:

عن ابن ابی جریج قوله ''لها سبعة ابواب'' قال اولها جهنم ثم لظی ثم

ابن ابی جریج اللہ تعالیٰ کے اس فرمان'' کہ جہنم کے سات دروازے ہیں'' کہ بارے

(۱) رواه البخاری ، کتاب بدء الخلق ،باب صفة النار وانها مخلوقة

(۲) سورة الحجر: ۴۳، ۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحطمة ثم السعير ثم سقر ثم الجحيم ثم الهاوية.(۱) میں فرماتے ہیں کہ پہلا جہنم دوسرا لظی تیسرا حطمة چوتھا سعیر پانچواں سقر چھٹا جحیم ساتواں ھاویة ہے''

یہ تو ان سات دروازوں کے نام ہوئے، اب ان میں سے کونسا طبقہ اور دروازہ کس قسم کے لوگوں کیلئے ہے تو اس سلسلے میں معلوم ہونا چاہیئے کہ:

آیت بالا ''لكل باب منهم جزء مقسوم ''کے مطابق ہر دروازہ مخصوص مجرموں کیلئے ہے، اب ہم اپنی ناقص معلومات کے مطابق ان ابواب کے مجرمین کا تذکرہ حسب جرم، قارئین کے سامنے پیش کرینگے:

(۱) **جهنم**: نار کا یہ پہلا طبقہ ہے اور یہ کافروں کیلئے مخصوص ہے، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے:

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا ﴾ (۲) ''کافر جہنم کی جانب ٹولیوں کی صورت ہانکے جائیں گے''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ﴾ (۳) ''بیشک ہم نے کافروں کیلئے جہنم کو مہمانی کا مقام بنایا ہے''

(۲) **لظیٰ**: یہ طبقہ نادان لوگوں کیلئے ہے جو نہ نعمت وخوشی کے وقت شکر کرتے ہیں اور نہ ہی وہ مصائب ومشکلات پر صبر کرتے ہیں اور مال جمع کرکے اس کا حق ضائع کرتے ہیں اور ساتھ ہی قبولِ حق سے بھی روگردانی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿ كَلَّا إِنَّهَا لَظَى . نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى . ''ہرگز نہیں، وہ ایک شعلہ مارتی ہوئی ایسی

(۱) تفسير الطبري ج ١٤ ص ٢٥ واللفظ له، تفسير ابن كثير ج ٢ ص ٥٥٢، تفسير القرطبي ج ١٠ ص ٣٠، أيسر التفاسير ج ٣ ص ٨١ (٢) سورة الزمر: ٧١ (٣) سورة الكهف: ١٠٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَدْعُوْ مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰى . وَجَمَعَ فَأَوْعٰى . إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا . إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا . وَّإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴾ (۱)

آگ ہے جو جسم کی کھال کو کھینچنے والی ہے، وہ بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے پیٹھ پھیری ہوگی اور منہ موڑا ہوگا اور جس نے مال جمع کر کے محفوظ کر رکھا، بیشک انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو سخت بخیل ہوتا ہے''

(۳) **حطمة**: نار کا یہ دروازہ ان لوگوں کیلئے ہے جو غیبت و چغل خوری کرتے ہیں، دن، رات مال جمع کر کے پھر زکاۃ ادا نہیں کرتے۔

ان کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ . الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ . يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ . كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ . وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ . نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ . الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ . إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ . فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴾ (۲)

''ہلاکت ہے ہر اس شخص کیلئے جو عیب نکالنے والا طعنہ دینے والا ہے، جو مال جمع کرتا ہے اور اسکو بار بار گنتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ اسکا مال اسکے پاس ہمیشہ رہے گا، ہرگز نہیں، اسے ضرور توڑ دینے والی آگ میں پھینکا جائیگا اور آپکو معلوم بھی ہے وہ توڑنے والی آگ کیسی ہے؟ وہ اللہ کی آگ ہے جو سلگائی گئی ہے، وہ جو دلوں تک جا پہنچے گی، وہ آگ اہل جہنم پر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی،

(۱) سورۃ المعارج:۱۵..۲۱ (۲) سورۃ الهمزة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ جہنمی بڑے بڑے ستونوں سے
بندھے ہوئے ہونگے''

(۴) **سعیر** : نار کا یہ طبقہ منکرین ومکذبین بعث وحساب کیلئے ہے، ان کے بارے میں قرآن کریم میں ہے:

﴿ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴾ (۱)

''اور ہم نے سعیر تیار کی ہے اس کیلئے جس نے قیامت کو جھٹلایا۔''

(۵) **سقر** : آگ کا یہ طبقہ بے نمازیوں، زکاۃ ادا نہ کرنے والوں، دوسروں سے تمسخر اور استہزاء کرنے والوں اور قیامت کے دن کو جھٹلانے والوں کیلئے ہے۔

چنانچہ جب مؤمنین جہنم کے اندر جلتے ہوئے مجرموں سے پوچھیں گے کہ اے مجرمو! تمہیں کس چیز نے یہاں سقر تک لا کر دھکیل دیا ہے تو اس وقت مجرمین اپنے جرم کا یوں اقرار کرینگے۔

﴿ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ . إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ . فِيْ جَنَّاتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ . عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ . مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ . قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ . وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ . وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ . وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ . حَتّٰى أَتَانَا الْيَقِيْنُ ﴾ (۲)

''ہر شخص اپنے اعمال کی وجہ سے رہن رکھا ہوا ہے، مگر داہنی طرف والے کہ وہ باغات میں ہونگے، مجرموں سے پوچھتے ہونگے، تم کو دوزخ میں کس چیز نے داخل کیا؟ وہ جواب دینگے نہ تو ہم نماز پڑھنے والوں میں سے تھے اور نہ ہم مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے، اور ہم نکتہ چینی کرنے والوں کیساتھ نکتہ چینی کرتے تھے، اور ہم روزِ جزاء کو جھٹلاتے تھے، یہاںتک کہ ہم کو موت آ گئی''

(۱) سورۃ الفرقان: ۱۱ (۲) سورۃ المدثر: ۳۸...۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) **جحیم**: نار کا یہ طبقہ بڑے بننے والے (متکبرین) کیلئے ہے، چنانچہ ارشادِ گرامی ہے:

﴿ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ. ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ. ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴾ (۱)

''حکم دیا جائیگا، اس گنہگار کو پکڑ و اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے درمیانی حصے تک لے جاؤ پھر اسکے سر پر عذاب کا سخت کھولتا ہوا پانی ڈالو، اس عذاب کا مزہ چکھ! کیونکہ تو بڑا ذی عزت وذی مرتبہ ہے''

(۷) **هاویہ**: یہ دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ ہے اور یہ منافقین کیلئے ہے، قرآن میں ہے:

﴿ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ. فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ. نَارٌ حَامِيَةٌ ﴾ (۲)

''اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا، اور آپ جانتے بھی ہیں ہاویہ کیا ہے؟ وہ ایک دھکتی ہوئی آگ ہے'

لفظ ''ھاویۃ'' کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ امین شنقیطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''وقد فسر الهاوية بأنها أسفل دركات النار عياذاً بالله ''(۳)

''اور لفظِ ''ہاویہ'' کی تفسیر کی گئی ہے کہ یہ جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے''

ایک اور مقام پر یوں فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ (۴)

''بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے''

جہنم کے طبقات وابواب اور اُن میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال کی تفصیل مکمل ہوگئی۔

---

(۱) سورۃ الدخان:۴۷..۴۹ (۲) سورۃ القارعۃ:۸..۱۱

(۳) أضواء البيان ج ۹ ص ۴۶۴ (۴) سورۃ النساء:۱۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احوالِ قبر

قیامت کے دن پر ایمان لانا ہراس چیز پر مشتمل ہے جو مرنے کے بعد ہوتی ہے جیسے پلِ صراط، جو جہنم کے اوپر رکھا جائیگا ،جس کے اوپر سب کی روانگی ہوگی، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴾(۱) ''اور تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو جہنم پر گزرنے والا نہ ہو یہ آپکے رب پر لازم شدہ ہے جو پورا ہوکر رہے گا''

اسی طرح میزان ہے جس میں اعمال تولے جائینگے ،اسی طرح حوضِ کوثر ہے جو خاتم الرسل ﷺ کو عطا کیا جائیگا ،اسی طرح شفاعت اور احوالِ قبر وغیرہ ہیں ،ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

مقام کی تنگی کی بناء پر ہم ان سب پر بحث تو نہیں کرسکتے البتہ ''قبر'' میں جو کچھ ہوتا ہے، چونکہ بہت سے لوگوں نے اپنی ناقص عقول کی بناء پر عذابِ قبر کا انکار کیا ہے، اس لئے ہم احوالِ قبر پر اختصاراً کچھ کلام کریں گے۔

قبر کے متعلق دو بنیادیں مسائل ہیں۔ (أ) فتنۂ قبر (ب) عذاب ونعیم قبر

(ا) فتنۂ قبر: اس سے مراد تدفین کے بعد میت سے ہونے والے سوال وجواب ہیں۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ دفنِ میت کے بعد قبر میں دو فرشتے آکر میت کو بٹھا کر اس سے تین سوال کرتے ہیں اور وہ تین سوال یہ ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تو جو مؤمن وموحد ہوگا وہ صحیح جواب دے گا کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔

(۱) سورة مريم: ۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر میت کافر ومنافق ہے تو صحیح جواب نہ دے سکے گا، صرف اتنا کہے گا ہائے افسوس میں نہیں جانتا، صرف لوگوں سے کچھ بات سن رکھی تھی وہی میں بھی کہتا تھا۔

قبر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (۱)

''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی''

آیت بالا میں ''وفی الآخرۃ'' سے مراد قبر ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

عن البراء بن عازب أن رسول الله ﷺ قال: ''المسلم إذا سئل في القبر يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله، فذلك قوله: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (۲)

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی گواہی مراد ہے ''اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت قدمی عطا فرماتا ہے''

کفار ومنافقین کے متعلق مذکورہ آیت کے آخر میں فرمایا:

﴿وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾ (۳)

''اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے''

---

(۱) سورۃ ابراھیم: ۲۷

(۲) البخاری، کتاب التفسیر سورۃ ابراھیم، باب یثبت اللہ الذین بالقول الثابت ......

(۳) سورۃ ابراھیم: ۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کافر مؤمن دونوں کی قبور کے متعلق حدیث میں یوں ارشاد ہے:

عن أنس ﷺ بن مالک انه حدثه أن رسول الله ﷺ قال" ان العبد اذا وضع في قبره وتولیٰ عنه اصحابه انه ليسمع قرع نعالهم أتاه ملكان فيقعدانه فيقولون ما كنت تقول في هذا الرجل لمحمد ﷺ فأما المؤمن فيقول أشهد أنه عبدالله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدک من النار قد أبدلک الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا قال قتادة وذكر لنا أنه يفسح في قبره ثم رجع إلى حديث أنس ﷺ قال وأما المنافق والكافر فيقال له ماكنت تقول في هذا الرجل فيقول لاأدري كنت أقول ما يقول الناس فيقال لادريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين " (۱)

فرمایا جب بندے کو اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے دوست، ساتھی اس سے واپس ہوتے ہیں اور وہ انکے جوتیوں کی کھڑکھڑاہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اسکو بٹھاتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ تم انکے بارے میں کیا کہتے تھے؟ جو مؤمن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، پس اس مؤمن کو کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کو دیکھ اللہ نے اسکے بدلے جنت کا محفوظ ٹھکانہ تجھے دیدیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں ہم سے یہ بھی روایت کیا گیا کہ اسکی قبر میں وسعت کردی جاتی ہے، پھر حدیث میں ہے کہ جو منافق اور کافر ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم اسکے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے مجھے کچھ پتہ نہیں، میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے، تو اسے کہا جاتا ہے: نہ تو تو نے

(۱) رواه البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا اور نہ ہی پڑھا اور اسے لوہے کے گرز سے پیٹا جاتا ہے پس وہ چیخ مارتا ہے جسے انسان اور جنات کے علاوہ اسکے اردگرد سب مخلوق سنتی ہے''

اور مسلم شریف کی روایت میں یوں آیا ہے۔

عن البراء رضی اللہ عنہ بن عازب عن النبی ﷺ قال ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ﴾ قال نزلت في عذاب القبر فيقال له من ربك؟ فيقول ربي الله ونبي محمد ﷺ فذلك قوله عزوجل ﴿ يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة ﴾ (۱)

آپ ﷺ نے ''اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ یہ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی، پس ایماندار میت سے کہا جاتا ہے تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں پس یہی مراد اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ......﴾ سے''

(۲) عذاب ونعیم قبر: اس عنوان کے دو قسمیں ہیں۔

''الف'' عذابِ قبر: قبر میں اصل عذاب تو کفار کیلئے ہے، چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آلِ فرعون کو بحرِ قلزم میں غرق کیا تو اسی وقت سے انکا برزخی عذاب شروع ہوگیا، اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے:

﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (۱)

''آگ ان پر صبح وشام پیش کی جاتی ہے اور قیامت کے دن وہ آلِ فرعون شدید ترین عذاب میں داخل کیئے جائینگے''

(۱) رواہ مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب عرض مقعد الميت عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه (۲) سورة المؤمن: ۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ آل فرعون کو جو صبح وشام آگ کا عذاب پیش کیا جاتا ہے تو یہ قیامت سے پہلے عالم برزخ میں ہے؛ کیونکہ قیامت کے بعد تو آیت بالا کے مطابق انہیں مزید سخت عذاب میں مبتلا کیا جائیگا، لہذا پہلی "النار" اور دوسرا "اشد العذاب" بالکل الگ الگ ہیں، چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"فان ارواحهم تعرض على النار صباحا ومساءً إلى قيام الساعة فاذا كان يوم القيامة اجتمعت ارواحهم وأجسادهم في النار ولهذا قال "ويوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب" أي اشده ألما وأعظمه نكالا وهذه الآية أصل كبير في استدلال اهل السنة على عذاب البرزخ في القبور وهي قوله تعالىٰ "النار يعرضون عليها غدوا وعشيا"(۱)

پس انکی روحیں قیامت تک صبح شام آگ پر پیش کیجاتی ہیں، پس جب قیامت کا دن ہوگا تو انکی ارواح اور جسم جہنم میں جمع ہوجائینگے اسی لئے فرمایا "جس دن قیامت قائم ہوگی تو آل فرعون سخت ترین عذاب میں داخل کیئے جائینگے" یعنی وہ تکلیف کے اعتبار سے سخت اور عبرت کے اعتبار سے بڑا ہوگا، اور یہ آیت "النار يعرضون عليها" قبر میں عذاب برزخی کے بارے میں اہل سنت کی بہت بڑی دلیل ہے"

احادیث میں بھی عذاب قبر کے متعلق آیا ہے، چنانچہ فرمایا:

قال أبو سعيد ولم أشهده من النبي ﷺ ولكن حدثنيه زيد بن ثابت قال بينما النبي ﷺ في حائط لبني

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بنی نجار کے ایک باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ہمراہ تھے، کہ وہ خچر بدک

(۱) تفسير ابن كثير ج ۴ ص ۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا أقبر ستة أو خمسة أو أربعة قال كذا كان يقول الجريرى فقال من يعرف أصحاب هذه الأقبر فقال رجل أنا قال متى مات هؤلاء قال ماتوا في الإشراك فقال ان هذه الامة تبتلى فى قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذى أسمع منه ثم أقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ماظهر منها ومابطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ماظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال (۱)

گیا، قریب تھا کہ وہ آپ کو گرادے، وہاں پانچ، چھ، یا چار قبریں تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے، ایک شخص نے عرض کیا، میں جانتا ہوں، فرمایا یہ لوگ کب مرے تھے؟ اس نے عرض کیا زمانہ جاہلیت میں، آپ نے فرمایا کہ یہ امت اپنی قبور میں آزمائی جاتی ہے، پس اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مُردے دفنانا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں عذاب سنوادے جو مجھے سنوایا، پھر آپ ﷺ نے اپنا رخ ہماری طرف فرمالیا اور کہا اللہ کی پناہ مانگو، آگ کے عذاب سے، ہم نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آگ کے عذاب سے، پھر فرمایا عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو ہم نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں عذابِ قبر سے، پھر فرمایا اللہ کی پناہ مانگو تمام فتنوں سے جو ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے ہوں ہم نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تمام فتنوں سے ظاہر

---

(۱) (رواه مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها،باب عرض مقعد الميت عليه واثبات عذاب القبر والتعوذ منه)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا چھپے ہوں، پھر فرمایا اللہ کی پناہ مانگو دجال کے فتنے سے ہم نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنے سے''

یہ تمام تفصیل عذابِ قبر سے متعلق ہوئی۔

''ب'' نعیمِ قبر: باقی رہا نعیم قبر سو یہ مؤمن کیلئے ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴾ (۱)

''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ جم جاتے ہیں، تو فرشتے ان پر اترتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے''

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ دیگر مفسرین کے اقوال نقل کرنے کے بعد حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وقال زيد بن اسلم يبشرونه عند موته وفي قبره وحين يبعث رواه ابن ابي حاتم وهذا القول يجمع الأقوال كلها وهو حسن وهو الواقع " (۲)

'' زید بن اسلم نے فرمایا: ''کہ مؤمنین اپنی موت کے وقت اور اپنی قبر میں اور قبروں سے اٹھنے کے وقت خوشخبری دیئے جائینگے، اس قول سے تمام اقوال جمع ہو جاتے ہیں اور یہی بہتر ہے اور یہی واقع کے مطابق ہے''

قبر کے عذاب ونعیم کی مزید تفصیل ملائکہ کی بحث میں پہلے گزر چکی ہے، جس میں منکر نکیر کے تینوں سوالوں کا تفصیلی ذکر تھا، وہاں مراجعت کرلیں۔

---

(۱)سورۃ فصلت: ۳۰ (۲) تفسیر ابن کثیر ج۴ ص ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکرین عذاب قبر کا شبہ اور اس کا ازالہ

بہت سے لوگوں نے قبر کے عذاب ونعیم کا اپنی ناقص عقول کی وجہ سے اس بناء پر انکار کیا ہے کہ یہ غیر ممکن اور واقع کے خلاف ہے، چنانچہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر قبر کھولی جائے تو میت اسی طرح پائی جائے گی، جس طرح پہلے رکھی گئی تھی، اسی طرح وسعت وکشادگی اور ضیق وتنگی کے اعتبار سے قبر میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

مگر منکرینِ عذاب قبر کا یہ انکار شرع، حِس اور عقلِ سلیم تینوں کی بناء پر باطل اور بے بنیاد ہے:

شرع: عذاب قبر کے سلسلہ کی اُدلّہ شرعیہ ''احوالِ قبر'' میں تفصیل سے گزر گئی ہیں، وہاں مراجعت کرلیں۔

یہاں ہم صرف ایک روایت نقل کرتے ہیں:

عن ابن عباس قال مر النبي ﷺ بحائط من حيطان المدينة أو مكة فسمع صوت إنسانين يعذبان في قبورهما فقال النبي ﷺ "يعذبان وما يعذبان في كبير ثم قال بلى كان أحدهما لايستتر من بوله وكان الآخر يمشي بالنميمة ثم دعا بجريدة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له	''رسول اللہ ﷺ مدینہ کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے پاس سے گزرے تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں انکی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا، پس نبی ﷺ نے فرمایا ان کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑی چیز کی بناء پر عذاب نہیں دیا جارہا پھر فرمایا ہاں ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی پھر اسکے دو ٹکڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یارسول لم فعلت هذا قال لعله أن یخفف عنهما مالم ییبسا أو إلى ان ییبسا. (۱)

کیئے پھر ایک ایک ان میں سے ہر ایک قبر پر رکھدی تو آپ سے پوچھا گیا :یار سول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا کہ اسکے خشک ہونے تک شاید ان سے عذاب کم کر دیا جائے''

حِسّ: شرع کے علاوہ حس و مشاہدہ کے لحاظ سے بھی قبر کا انکار باطل ہے اور وہ اس طرح کہ انسان نیند کی حالت میں کبھی خواب دیکھتا ہے کہ وہ کسی وسیع وکشادہ مکان یا باغ میں رہتا ہے اور وہاں پر بہترین خوراک، غذا و میوہ اور مشروبات کھا پی کر خوشیاں منا رہا ہے یا کسی تنگ و پریشان جگہ میں مقید ہوکر طرح طرح کے مصائب جھیل رہا ہے، کبھی کبھی ان حالات کی بناء پر نیند سے بیدار ہوکر اٹھ بیٹھتا ہے، اور نیند موت کے مشابہ ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نیند کو وفات سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (۲)

''اللہ تعالیٰ روحوں کو انکے مرتے وقت قبض کرلیتا ہے اور جو ابھی مرے نہیں اپنی نیند میں، پھر جن پر موت کا فیصلہ ہوگیا ہے انہیں روک لیتا ہے اور دیگر ارواح کو ایک خاص مدت تک چھوڑ دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں''

---

(۱) رواه البخاری، کتاب الوضوء :باب من الکبائر أن لا یستتر من بوله

(۲)سورة الزمر: ۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل: انسان اگر ذرا سوچ وفکر سے کام لے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ عذاب ونعیم قبر، عقل سلیم کے عین مطابق ہے، مخالف نہیں۔ اور وہ اس لئے کہ مثلاً سونے والا شخص کبھی سچا خواب دیکھتا ہے مثلاً کبھی رسول اللہ ﷺ کو اپنی ہیئت وصفات میں دیکھتا ہے اور چونکہ شیطان اس کی ہیئت میں نہیں آ سکتا تو جس نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس نے حقیقت ہی میں دیکھا، مگر اس سب کے باوجود وہ شخص اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہے، جب یہ احوال دنیا میں ممکن ہیں تو برزخ میں کیوں ممکن نہیں حالانکہ وہ دنیا کہیں زیادہ پر اسرار ہے۔

باقی منکرین کا یہ کہنا کہ قبر کھولنے کے بعد میت اسی حالت میں ہوگی اور ساتھ ہی قبر میں کوئی وسعت یا تنگی بھی محسوس نہیں ہوگی، تو منکرین عذاب ونعیم قبر کا یہ خیال وزعم کئی وجوہ سے بھی غلط اور باطل ہے۔

''الف'' پہلی وجہ تو یہ ہے کہ معترضین کے یہ اعتراضات وشبہات ضعیف وکمزور، اور ظنی ہیں اور عذاب قبر کے جو دلائل شریعت سے ثابت ہیں وہ قوی اور قطعی ہیں تو قوی اور قطعی کے مقابلے میں ظنی اور ضعیف کو لانا ہی غلط اور بے بنیاد ہے۔

کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے:

وکم من عائب قولا صحیحا بہت سے لوگ قول صحیح پر عیب جوئی کرتے
وآفتہ من الفہم السقیم ہیں حقیقت میں اس کی وجہ ان کی کمزور فہم ہے۔

''ب'' عذاب قبر کا تعلق عالم برزخ سے ہے اور عالم برزخ ایسے امورِ غیبیہ میں سے ہے کہ جس کا حصول وادراک محسوسات سے نہیں ہوتا کیونکہ اگر احوالِ برزخ کا ادراک محسوسات سے ہو جاتا تو ایمان بالغیب کا فائدہ ہی ختم ہو جاتا اور ساتھ ہی ان امورِ غیبیہ پر ایمان لانے والے اور انکے منکرین برابر ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ج'' عذاب ونعیم اور وسعت وکشادگی یا ضیق وتنگی قبر یہ ایسے امور ہیں کہ جن کا ادراک واحساس صرف اور صرف اس میت کو ہوتا ہے جس کے ساتھ یہ معاملے پیش آتے ہیں، اس سوئے ہوئے شخص کی طرح جو نیند میں خواب دیکھتا ہے کہ ایک وسیع وکشادہ مکان میں رہتا ہے اور قسم قسم کی لذیذ غذا وخوراک اور ناز ونعمتوں میں مزہ اڑا رہا ہے یا کسی ایسے تنگ اور پریشان کن مکان میں رہ کر مختلف قسم کے مصائب وتکالیف میں مبتلا ہے، اس خواب دیکھنے والے کے ساتھ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود پاس بیٹھنے والوں کو ان میں سے کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا۔

اور جس طرح نبی ﷺ پر وحی آتی تھی اور آپ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف فرما ہوتے اور وحی سنتے تھے مگر صحابہ کرام وحی نہیں سنتے تھے اور کبھی کبھی حضرت جبریل علیہ السلام انسان کی شکل وصورت میں آ کر آپ ﷺ سے باتیں کرتے تھے، آپ ﷺ انکو دیکھتے بھی تھے اور انکی باتیں بھی سنتے تھے مگر صحابہ کرام وہاں بیٹھے ہوئے بھی نہ جبریل علیہ السلام کو دیکھتے تھے نہ ان کی باتیں سنتے تھے۔

''د'' یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ مخلوق کا ادراک (پالینا) اسی حد تک محدود ہے، جتنا اللہ تعالیٰ نے انکو عطاء کیا ہے، اسی لئے مخلوقات کو ہر موجود چیز کا ادراک نہیں ہوتا، مثلاً: زمین وآسمان اور جو کچھ مخلوقات اس میں ہیں وہ سب حقیقۃً اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہیں مگر ہمیں اس کا ادراک وشعور نہیں ہوتا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ	''ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے، اسکی تسبیح بیان کرتا ہے اور کوئی چیز نہیں جو اللہ کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴾ بیان کرتی ہو،لیکن تم انکی تسبیح سمجھتے نہیں، بیشک وہ اللہ بڑا تحمل والا بڑا بخشنے والا ہے''(۱)

اسی طرح شیاطین و جنات ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے، انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں، انہیں دیکھتے اور گمراہ کرتے ہیں مگر انسان ان کو نہیں دیکھ پاتے۔

اس بارے میں فرمان الٰہی ہے:

﴿ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾ (۲)

''اے اولادِ آدم! تمہیں شیطان فتنے میں مبتلا نہ کردے جیسے اس نے تمہارے والدین کو ایسی حالت میں جنت سے نکلوایا کہ انکا لباس بھی ان سے اتروادیا تاکہ ان دونوں کی قابل شرم چیزیں ان پر ظاہر کردے، بیشک وہ شیطان اور اس کا لشکر تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے، بے شک ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے''

جب مخلوق ہر موجود شی کا ادراک نہیں کرسکتی تو اس کیلئے کیسے یہ صحیح اور جائز ہوسکتا ہے کہ وہ ان امورِ غیب میں سے ثابت شدہ حقائق کا جو دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہیں محض اس بہانے سے انکار کردے کہ وہ ان کا ادراک نہیں کرپاتا۔

---

(۱) سورة بنی اسرائیل:۴۴ (۲) سورة الأعراف:۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

تقدیر پر ایمان لانا

"الایمان بالقدر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر پر ایمان لانا

تقدیر کے معنی اندازہ کرنے کے ہیں، یعنی سب اچھے اور برے کاموں کیلئے اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی میں ایک اندازہ مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے پیدا کرنے سے پہلے جانتا تھا اور جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علمِ ازلی اور یقینی اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔

کوئی اچھی یا بُری بات نہ تو اللہ تعالیٰ کے علم و اندازہ سے خارج ہے اور نہ ہی اسکی قدرت و مشیت سے آزاد ہے۔

کیونکہ زمین وآسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی تقدیر لکھ لی تھی، اسی وقت سے لیکر آج تک جو کچھ ہو چکا اور آج سے لیکر قیامت تک جو کچھ ہوگا سب کچھ اسی لکھے ہوئے کے مطابق ہو رہا ہے۔

تقدیر پر ایمان لانا چار چیزوں پر مشتمل ہے:

(الف) ساری اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم محیط۔

(ب) اشیاء کی کتابت (لکھنا)

(ج) اللہ تعالیٰ کی مشیت (چاہنا)

(د) اشیاء کا خلق (پیدا کرنا)

قدر و تقدیر کے اصطلاحی و شرعی معنی بیان کرتے ہوئے صاحب ''شرح العقیدة الواسطية'' تحریر کرتے ہیں:

"والمراد به في لسان الشارع ان الله عزوجل علم مقادير الأشياء وأزمانها أزلا ثم أوجدها بقدرته ومشيئته

''شریعت میں تقدیر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کی مقداروں اور وزنوں کو جانتا ہے ہمیشہ سے، پھر انہی چیزوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علي وفق ما علمه منها وأنه كتبها في اللوح قبل إحداثها"(۱)	اپنی قدرت ومشیت سے وجود بخشا اپنے علم کے مطابق، اوران سب اشیاء کو انکی پیدائش سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا"

تقدیر کی اقسام بیان کرتے ہوئے صاحب "الأسئلة والأجوبة الأصولية" لکھتے ہیں:

"الأول التقدير العام لجميع الاشياء بمعنى ان الله علمها وكتبها وشاءها وخلقها"(۲)	"تقدیر، اپنے عام معنی کے اعتبار سے تمام اشیاء کو شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اشیاء کو جانتا ہے اور انکو لکھا ہے اور چاہا اور انکو پیدا کیا ہے"

تقدیر کے مسئلہ کو ہم اختصار کیساتھ چار فصلوں میں بیان کرینگے۔

فصل اول

تمام اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لانا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہر وقت ہے اور جو کچھ پہلے ہو چکا یا آئندہ ہونے والا ہے یا جو نہیں ہوا لیکن اگر ہوتا تو کس طرح ہوتا چاہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اپنے افعال کے متعلق ہو یا بندوں کے افعال کے متعلق، ان سب کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے سے ہے اور یہ سب کچھ اس کے علمِ ازلی وابدی میں موجود ہے۔

---

(۱) شرح العقيدة الواسطية ص ۱۹، ۲۰

(۲) الأسئلة والأجوبة الأصولية، ص ۲۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے احاطہ علمیہ کے متعلق فرمایا:

﴿ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَأَنَّ اللّٰہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴾ (۱)

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیئے اور انہی کی طرح زمین کو بھی، ان سب میں حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنْ مِّنْ شَیْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ﴾ (۲)

''اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں مگر ہم ہر چیز کو ایک متعین مقدار کے ساتھ نازل کیا کرتے ہیں''

تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴾ (۳)

''اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے''

چوتھی جگہ فرمایا:

﴿ وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ﴾ (۴)

''میرے رب کا علم ہر چیز کو شامل ہے پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے''

---

(۱) سورۃ الطلاق: ۱۲ (۲) سورۃ الحجر: ۲۱

(۳) سورۃ البقرۃ: ۲۳۱ (۴) سورۃ الأنعام: ۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾ (۱)

''بے شک تمہارا معبود اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہر چیز کو اس کا علم وسیع ہے''

چھٹے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ﴾ (۲)

''قیامت کے وقوع کا علم صرف اللہ کی طرف ہی لوٹایا جا سکتا ہے، اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اس اللہ کے علم میں ہے''

ساتویں جگہ فرمایا:

﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا﴾ (۳)

''اے ہمارے رب، ہر چیز کو تیری رحمت اور تیرا علم شامل ہے''

آٹھویں مقام پر فرمایا:

﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (۴)

''اور تم اللہ سے اس کا فضل مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے''

نویں مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا

''اور اللہ کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں، اللہ کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے، اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر یہ کہ

(۱) سورۃ طٰہٰ: ۹۸ (۲) سورۃ فصلت: ۴۷ (۳) سورۃ غافر: ۷ (۴) سورۃ النساء: ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ﴾ (١)

اللہ اسے جانتا ہے اور اسی طرح نہ کوئی دانہ جو زمین کی تاریکیوں میں ہو اور نہ کوئی تر اور کوئی خشک ،مگر یہ کہ وہ لوحِ محفوظ میں ہے''

فصل دوم

تمام اشیاء کی کتابت

اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ مقدر فرما کر انکے متعلق فیصلہ کر چکا ہے، ان سب کو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے، لہذا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کا سب اللہ تعالیٰ کے اس لکھے ہوئے کے مطابق ہو رہا ہے جس کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے۔

اس سلسلے کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

کتابتِ اشیاء کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ﴾ (٢)

''تحقیق ہم سب جانتے ہیں، جو زمین ان سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴾ (٣)

''اور ہم نے ہر چیز کو ایک کھلی کتاب میں محفوظ کر رکھا ہے''

---

(١) سورة الأنعام: ٥٩ (٢) سورة قٓ: ٤ (٣) سورة يس: ١٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ﴾ (۱)

''کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے، جو آسمانوں اور زمین میں ہے، بے شک یہ سب کچھ لوحِ محفوظ میں ہے، بے شک یہ اللہ پر بہت ہی آسان ہے''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴾ (۲)

''اور آسمان وزمین میں کوئی ایسی پوشیدہ چیز نہیں، جو کتاب مبین (لوح محفوظ) میں نہ ہو''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴾ (۳)

''اور کافر کہتے ہیں، ہمیں قیامت پیش نہ آئیگی، کہہ دیجئے کیوں نہیں آئیگی، قسم ہے میرے رب کی قیامت تم پر ضرور آئے گی، وہ عالم الغیب ہے، ذرّہ برابر کوئی چیز اس سے غائب نہیں خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا وہ زمین میں، اور نہ ذرّہ کی مقدار سے کوئی چیز چھوٹی اور نہ اس سے بڑی مگر یہ کہ وہ کتاب مبین میں ہے''

---

(۱) سورۃ الحج: ۷۰ (۲) سورۃ النمل ۷۵ (۳) سورۃ سبأ: ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (۱)

''کہہ دیجئے ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ نے اسے ہمارے لئے لکھ دیا ہو، وہی ہمارا مددگار ہے، اور مؤمنین کو چاہیے کہ وہ اللہ پر ہی بھروسہ کریں''

کتابتِ تقدیر کے متعلق حدیث میں آیا ہے۔

"إن أول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما أكتب قال أكتب القدر ما كان وماهو كائن إلى الأبد"(۲)

''بے شک اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا لکھو! اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ فرمایا تمام تقادیر، جو کچھ ہوا اور جو آئندہ ہمیشہ تک ہوگا سب لکھو''

ایک حدیث عبداللہ بن عباس سے یوں آئی ہے:

"یاغلام إني اعلمک کلمات احفظ الله یحفظک احفظه تجده تجاهک اذا سألت فاسئل الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الأمة لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشئ لم ینفعوک إلا بشئ قد کتبه الله لک وإن اجتمعوا علی ان یضروک بشئ لم یضروک إلا بشئ قد کتبه الله علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف"(۳)

''اے لڑکے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں، اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ آپکی حفاظت کرے گا، تم اسکی حفاظت کرواسے اپنے سامنے پاؤ گے جب تم سوال کرو تو اللہ سے کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ سے مدد مانگو اور جان لو کہ اگر امت تمہیں کچھ نفع دینے پر متفق ہو جائے تو وہ تمہیں وہی نفع دے سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا

(۱) (التوبة: ۵۱) (۲) (رواه الترمذی، أبواب القدر، باب ۱۷، ابو داؤد، کتاب السنة، باب في القدر) (۳) (رواه الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۵۹ من أواخر الأبواب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائے تو وہ صرف وہی نقصان پہنچا سکتی ہے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں''

ہم نے ابتداءِ بحث میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مقادیر، زمین و آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لکھ دی تھیں، چنانچہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل أن یخلق السموات والأرض بخمسین ألف سنة قال و کان عرشه علی الماء.(۱)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں، فرمایا اور اس وقت عرش پانی پر تھا۔

صحیح بخاری میں اسکے متعلق یہ روایت ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال کنا جلوساً مع النبی ﷺ ومعه عود ینکت فی الأرض وقال: وما منکم من أحد إلا قد کتب مقعده من النار أو من الجنة، فقال رجل من القوم ألا نتکل یا رسول اللہ؟ قال لا اعملوا فکل میسر ثم قرأ: أَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى.(۲)

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک عود کی لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے اور فرمایا: تم میں سے کوئی نہیں ہے جس کا جہنم یا جنت کا ٹھکانہ لکھ نہ دیا گیا ہو، تو قوم کے ایک آدمی نے کہا: کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں اے اللہ کے رسول؟ فرمایا نہیں!

(۱) رواہ مسلم، کتاب القدر، باب حجاج آدم وموسیٰ علیہما السلام

(۲) رواہ البخاری، کتاب القدر، باب و کان أمر اللہ قدرا مقدورا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم عمل کرو، ہر ایک کیلئے اسکے مطابق عمل آسان کر دیا جاتا ہے پھر آپ نے آیت تلاوت فرمائی: "أَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقٰى"

فصل سوم

اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت

اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا اور کوئی بھی چیز بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے نہیں ہو سکتی۔

اس کے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

﴿لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَقِيْمَ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (۱)

"اس کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بغیر پروردگارِ عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَا يَذْكُرُوْنَ إِلَّا أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (۲)

"اور وہ نہیں نصیحت پکڑتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، وہ اسکے لائق ہے کہ اسکی پکڑ سے ڈرا جائے اور وہی مغفرت کا اہل ہے"

تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا إِلَّا أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ﴾ (۳)

"یہ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے لیکن ان میں سے اکثر جاہل ہیں"

---

(۱) سورة التكوير: ۲۹ (۲) سورة المدثر: ۵۶ (۳) سورة الأنعام: ۱۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوٓءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (۱)

''آپ کہہ دیجئے میں اپنی جان کیلئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ ضرر کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب دان ہوتا تو بہت سے فائدے اپنے لئے لے لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اس قوم کو جو بات مانتی ہے''

پانچویں جگہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّا أَن يَّشَآءَ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾(۲)

''اور تم نہیں چاہ سکتے بغیر اللہ کے چاہے بے شک اللہ بڑے علم اور بڑی حکمت والا ہے''

(۱) سورۃ الأعراف:۱۸۸ (۲) سورۃ الإنسان:۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

اشیاء کا خلق (پیدا کرنا)

اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ سب مخلوقات کو اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے وہی سب کا خالق وموجد ہے، اس کے سوا کارخانۂ عالم میں کوئی خالق وموجد نہیں۔

تمام اشیاء کے اللہ تعالیٰ کی خلق ہونے کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ﴾ (۱) ''اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ﴾ (۲) ''یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے لہذا تم اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے''

تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (۳) ''کہہ دیجئے اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اکیلا، سب پر غالب ہے''

---

(۱) سورۃ الزمر:۶۲

(۲) سورۃ الانعام:۱۰۲

(۳) سورۃ الرعد:۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴾ (۱)

''کہا (ابراہیم علیہ السلام نے) کیا تم پوجتے ہو انکو جنکو تم تراشتے ہو، حالانکہ اللہ نے تمہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو سب کو پیدا کیا ہے''

پانچویں جگہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴾ (۲)

''اے لوگو! اللہ کے تم پر جو احسانات ہیں انکو یاد کرو، کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو؟ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں پھرے جا رہے ہو؟''

پس تقدیر کا معنی یہی ہے کہ انہی چار چیزوں پر ایمان لایا جائے یعنی ساری اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم، سب کی کتابت یعنی لکھنا، سب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت و چاہت اور ساری اشیاء کا خلق یعنی پیدا کرنا۔

تقدیر کے ان چاروں درجات پر ایمان لانا اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ ہم نے تقدیر کا مسئلہ انتہائی اختصار سے قلمبند کیا ہے اسکی مزید تفصیل کیلئے کتب عقائد سے مراجعت کریں۔

تقدیر کے مسئلہ میں دو جماعتیں گمراہ ہو کر تباہ و برباد ہو گئیں، ایک جبریہ، دوسرے قدریہ۔ جبریہ نے اثباتِ تقدیر میں اتنا غلو کیا کہ انسان کی مشیت و اختیار ہی کے منکر ہو گئے۔ جبکہ قدریہ نے افراط سے کام لیکر سرے سے تقدیر ہی کا انکار کر دیا۔

---

(۱) سورۃ الصافات: ۹۶

(۲) سورۃ فاطر: ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا اب ہم اختصار سے ان دونوں نظریوں کا جائزہ لیں گے۔

انسان اپنے افعال میں مختار ہے مجبور نہیں

جبریہ کہتے ہیں کہ جب ساری اشیاء کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی ہو چکا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار برس قبل لکھ بھی دیا تھا اور پھر سب کام اللہ کی مشیت و چاہت کے مطابق ہورہے ہیں تو اس سب کا معنی یہ ہوا کہ انسان کو اپنے افعال پر کوئی قدرت واختیار نہیں ہے اور نہ ہی انسان کے کاموں میں اس کی مشیت اور چاہت کو کچھ دخل ہے بلکہ وہ تو مجبور محض ہے۔انسان تو وہی کچھ عمل کرے گا جو اس کے مباشرتِ فعل (کام کے سرانجام دینے) سے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے۔اس لئے انسان کو فرائض وواجبات ترک کرنے اور ذنوب ومعاصی کے ارتکاب پر عذاب وسزا نہیں ملنی چاہیئے۔

یہ سب جبریہ کا نظریہ ہے اور اس کا ایجاد کرنے والا جہم بن صفوان ترمذی ہے۔
اس نظریہ پر بحث کرتے ہوئے ''صاحب الکواشف الجلیہ'' لکھتے ہیں:

فوجه ذلك ان الجبرية هو اتباع الجهم بن صفوان الترمذي زعيم المعطلة مذهبهم أن العبد مجبور على فعله وحركاته وأفعاله اضطرارية كحركة المرتعش والعروق النابضة وكحركات الأشجار في مهب الريح ، وإضافتها

''اس کی وجہ یہ ہے کہ جبریہ وہ جہم بن صفوان کے متبعین ہیں جو ''معطلہ'' کا قائد تھا،ان کا مذہب یہ تھا کہ بندہ اپنے فعل اور حرکات میں مجبور ہے اور اس کے افعال اضطراری ہیں جیسے مرتعش کی حرکت اور پھڑ کنے والی رگوں کی حرکت اور جیسے ہوا چلنے کے وقت درختوں کی حرکت اور ان کاموں کا انتساب مخلوق کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی الخلق مجاز وإنما اللہ هو فاعل تلک الأفعال فهي فعله حقيقة لأفعالهم والعبد ليس له قدرة ولا إرادة ولا فعل له البتة" (۱)

مجاز ہے اور بے شک اللہ ہی فاعل ہے ان افعال کا پس یہ حقیقۃً اسی کا فعل ہے، بندوں کا فعل نہیں اور بندے کی نہ تو کوئی قدرت ہے اور نہ ہی ارادہ اور نہ ہی اس کا کوئی فعل ہے"

یہ تو ان کے نظریے کی تفصیل ہوئی، مگر یہ کئی وجوہ سے بالکل غلط و باطل ہے۔

(۱) حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے افعال میں مختار اور صاحب مشیت ہے جو اپنے افعال کو اپنی مشیت، اختیار و ارادہ سے کرتا ہے، اس پر کسی کا کوئی جبر نہیں۔

اسی اختیار کا اثبات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ مَآبًا﴾ (۲)

"پس جو شخص چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنالے"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (۳)

"تمہاری بیویاں، تمہاری کھیتیاں ہیں سو جس روش سے تم چاہو، اپنی کھیتی میں آؤ"

مذکورہ آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان جو کچھ کرتا ہے اس میں اسے اختیار ہوتا ہے۔

البتہ یہ ضرور ہے کہ انسان کی مشیت و چاہت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تب ہی انسان چاہے گا۔

(۱) الکواشف الجلیة ص۴۹۷

(۲) سورة النبأ: ۳۹

(۳) سورة البقرة: ۲۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا تَشَآؤُنَ إِلَّا أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (۱)

''اور تم نہیں چاہ سکتے بغیر اسکے کہ اللہ چاہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''

اب بتایئے انسان اپنے افعال میں مجبورِ محض ہے یا صاحبِ مشیت واختیار۔

(۲) دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے:

﴿ وَ أَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ (۲)

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

بعض افعال سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے

﴿ وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ﴾ (۳)

اور تم اس گوشت میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو''

مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی طاقت وگنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دی جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ (۴)

''پس جس قدر تم اللہ سے ڈر سکتے ہو، ڈرتے رہا کرو۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ﴾ (۵)

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے''

---

(۱) سورۃ التکویر: ۲۹ (۲) سورۃ البقرۃ: ۴۳

(۳) سورۃ الأنعام: ۱۲۱ (۴) سورۃ التغابن: ۱۶

(۵) سورۃ الاعراف: ۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے افعال پر قدرت واختیار ہے اور جو کچھ کرتا ہے اپنی قدرت واختیار اور مشیت سے کرتا ہے کیونکہ اگر انسان اپنے افعال میں مجبورِ محض ہوتا تو وہ ہر اس چیز کا مکلف ہوتا جو اس کی طاقت وگنجائش سے باہر ہے، حالانکہ یہ باطل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر انسان سے خطأ ونسیان اور اکراہ ومجبوری کی حالت میں گناہ سرزد ہوجائے تو اس کی پکڑ نہیں ہوتی، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال ان الله وضع عن أمتی الخطأ والنسیان وما استکرهوا علیه . (۱)

''ابن عباس ﷺ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء نسیان اور ہر اس چیز سے جس پر مجبور کے گئے ہیں اٹھا لئے ہیں''

اور اکراہ کے متعلق قرآن کریم میں یوں آیا ہے:

﴿ مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (۲)

''جو شخص اللہ پر ایمان لانے کے بعد اسکے ساتھ کفر کرے مگر یہ کہ اس پر جبر کیا جائے اور وہ محض زبان سے کلمہ کفر کہہ دے اور اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو تو اسکی کوئی پکڑ نہیں اور لیکن جو کشادہ دلی سے کفر کو قبول کرلے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا، اور انکے لئے بڑا عذاب ہے''

معلوم ہوا کہ انسان بالکل مجبور نہیں بلکہ صاحبِ مشیت واختیار ہے۔

(۱) رواه ابن ماجه، کتاب الطلاق، باب طلاق المکره والناسی، واللفظ له/ الطبرانی فی المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۳۴ / مسند عبدالله بن عباس: الرقم: ۱۱۲۷۴

(۲) سورة النحل: ۱۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ہم دیکھتے ہیں کہ انسان (جو آپکے خیال میں مجبورِ محض ہے) اپنی دنیا کے فوائد کے حصول کیلئے ہر اس طریقہ کار کو اختیار کرتا ہے جو اس کو نفع وفائدہ بخشے اور نفع بخش طریقہ کار کو چھوڑ کر نقصان دہ طریقہ اختیار کر کے اپنے لئے تقدیر کو حجت نہیں بناتا تو کیا وجہ ہے کہ یہی انسان اپنے دینی معاملات میں نفع بخش طریقہ کار کو چھوڑ کر نقصان دینے والے طریقہ کو اختیار کر کے تقدیر کو حجت بناتا ہے، حالانکہ دینی ودنیاوی دونوں معاملات میں تقدیر کا معاملہ ایک جیسا ہے۔

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

''ہم ایک بیمار کو دیکھتے ہیں، جسے ڈاکٹر کی طرف سے سخت کڑوا شربت پینے کا حکم ملا ہے تو وہ اس دوا کو پیتا ہے حالانکہ اس کا جی نہیں چاہتا، اسی طرح اسے کھانا کھانے کا جی چاہتا ہے لیکن اسے منع کر دیا جاتا ہے اور وہ کھانا نہیں کھاتا، اور یہ سب کچھ وہ حصولِ شفاء اور سلامتی کیلئے کرتا ہے اور یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ بیمار اس کڑوے شربت کو چھوڑ دے جو اسے اچھا نہیں لگتا یا وہ نقصان دہ کھانا کھا لے جس سے اسے منع کیا گیا ہے اور پھر تقدیر کو بہانہ بنا لے۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ انسان اس چیز کو چھوڑ دیتا ہے جس کا حکم اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے دیا ہے اور اس فعل کا ارتکاب کرتا ہے جس سے انہوں نے منع کر دیا ہے اور پھر تقدیر کو حجت بناتا ہے، کیا ان دونوں باتوں (دینی ودنیاوی) کا معاملہ ایک جیسا نہیں ہے؟''

(۴) اب ہم اس جبری شخص سے سوال کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اوامر کو ترک کرتا اور اسکے نواہی کا ارتکاب کر کے تقدیر کو حجت بناتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس پر ظلم وزیادتی کر کے اسکے مال پر قبضہ کر لے یا اسکی عزت پر حملہ کر لے اور پھر تقدیر کو حجت بنا کر کہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بھائی! مجھے میری غلطی اور زیادتی پر ملامت نہ کر، کیونکہ یہ سب کچھ تو تقدیر میں لکھا ہوا ہے'' تو کیا یہ جبری اپنے اوپر ظلم کرنے والے شخص کی حجت کو مان کر اسے چھوڑ دے گا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس پر مقدمہ کر کے اپنے حقوق کا مطالبہ کرے گا، جب وہ اپنے اوپر دوسرے کے ظلم کو تقدیر کی بناء پر قبول نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں تجاوز وزیادتی کر کے کیسے تقدیر کو حجت بنا سکتا ہے؟

قدریہ کا بیان

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ تقدیر کے مسئلے میں دو جماعتیں گمراہ ہوئی ہیں، اُن میں سے ایک جبریہ ہیں جن کے بارے میں اوپر کچھ گفتگو ہو چکی ہے، دوسری جماعت قدریہ ہے، جس کے بارے ہم انتہائی اختصار سے کچھ عرض کرتے ہیں۔

چنانچہ معلوم ہونا چاہئے کہ قدریہ، تقدیر باری تعالیٰ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی تقدیر نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے مقرر ہو، اور نہ ہی انسان کے افعال میں اللہ تعالیٰ کی مشیت وقدرت کا کوئی عمل ودخل ہے، البتہ اللہ تعالیٰ انسان کی ذات وصفات کا خالق ہے مگر انسانوں کے افعال کا خالق نہیں بلکہ انسان خود اپنے افعال کا خالق ہے۔

گویا انکے ہاں دو خالق ہوئے، یہی وجہ ہے کہ حدیث میں قدریہ کو اس امت کا ''مجوس'' (آتش پرست) قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مجوسیوں کی طرح دو خالق کے قائل ہیں ایک اللہ تعالیٰ اور دوسرا انسان۔ چنانچہ صاحب شرح العقیدۃ الواسطیۃ تحریر کرتے ہیں:

'' فرجحوا جانب الأمر والنهي وخصصوا النصوص الدالة على عموم الخلق والمشيئة بما عدا

''پس قدریہ نے امرونہی کی جانب دیکھا اور ان نصوص کو دیکھا جس میں اللہ تعالیٰ کی خلق ومشیت کا عموم تھا، ان کو خاص کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أفعال العباد وأثبتوا أن العبد خالق لفعله بقدرته وإرادته فأثبتوا خالقين غير الله ولهذا سموا مجوس هذه الأمة لأن المجوس يزعمون أن الشيطان يخلق الشر والأشياء المؤذية فجعلوه خالقا مع الله فكذلك هؤلاء جعلوا العباد خالقين مع الله "(۱)

بندوں کے افعال کو ان سے مستثنیٰ کردیا کہ بندہ اپنے افعال کو اپنی قدرت اور ارادہ سے پیدا کرتا ہے تو قدریہ نے بھی دو خالق ثابت کردیئے اسی لئے انہیں اس امت کا مجوسی قرار دیا گیا ہے کیونکہ مجوسی برائیوں کا خالق شیطان کو قرار دیتے ہیں تو جس طرح انہوں نے اللہ کے ساتھ ایک اور خالق قرار دیدیا اسی طرح قدریہ نے بندوں کو اللہ کے ساتھ خالق قرار دیدیا"

قدریہ کی مذمت میں بہت سی احادیث آئی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

حدثني نافع ان ابن عمر جاءه رجل فقال: إن فلانا يقرأ عليك السلام فقال إنه قد بلغني أنه قد أحدث، فإن كان قد أحدث فلا تقرأه مني السلام فإني سمعت رسول ﷺ يقول يكون في هذه الأمة أو أمتي الشك منه، خسف ومسخ أو قذف في أهل القدر"(۲)

"ابن عمر ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں آپ کو سلام کہہ رہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے دین میں نئی بات ایجاد کی ہے اگر یہ صحیح ہے تو میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے زمین میں دھنسنا اور شکلوں کا مسخ ہونا یا پتھروں کا برسنا قدریوں میں ہوگا"

---

(۱) شرح العقيدة الواسطية: ص ۱۴۷

(۲) رواه الترمذی، ابواب القدر، باب ۱٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدریہ کے اس نظریہ کا موجدِ اول معبد جہنی ہے انکے مذہب کا بیان کرتے ہوئے ''صاحب الکواشف الجلیۃ'' لکھتے ہیں:

وأما القدرية فهم اتباع معبد الجهني لأنه أول من تكلم بالقدر وحقيقة مذهبهم أنهم يقولون ان أفعال العباد وطاعاتهم ومعاصيهم لم تدخل تحت قضاء الله وقدره فأثبتوا قدرة الله على أعيان المخلوقين وأوصافهم ونفوا قدرة الله على أفعال المكلفين وقالوا إنه لم يردها ولم يشأها منهم وهم الذين أرادوها وشاءوها وفعلوها استقلالا وأنكروا أن يضل من يشاء ويهدي من يشاء فأثبتوا خالقا مع الله"(۱)

''رہے قدریہ تو وہ معبد جہنی کے پیروکار ہیں، یہ پہلا شخص ہے جس نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا، اور انکے مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ انکے نزدیک بندوں کے افعال، طاعات اور معاصی اللہ کی قضاء وقدر کے تحت داخل نہیں، انہوں نے مخلوق کے اعیان واوصاف میں تو اللہ کی قدرت تسلیم کی مگر بندوں کے افعال کے بارے میں اللہ کی قدرت کا انکار کیا، اور کہا کہ اللہ نے نہ تو افعالِ عباد کا ارادہ کیا اور نہ انہیں چاہا بلکہ خود بندوں ہی نے ان کا ارادہ کیا اور چاہا اور انہیں سرانجام دیا اور انہوں نے اس بات کا بھی انکار کردیا کہ اللہ جس کو چاہے گمراہ کردے اور جس کو چاہے ہدایت دے، اس طرح انہوں نے اللہ کے ساتھ دوسرا خالق ثابت کردیا''

قدریہ کا یہ نظریہ کئی وجوہ سے باطل ہے:

(۱) قدریہ اگر چہ شدت وسختی کے ساتھ تقدیر کے منکر ہیں، مگر وہ اللہ تعالیٰ کی

(۱) الکواشف الجلیۃ عن معانی الواسطیۃ ص ۴۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت کے قائل ومعترف ضرور ہیں، تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان لانا اس کی قضاء وقدر پر ایمان لانے کو مستلزم ہے۔ کیونکہ جب اس بات کا اقرار کرلیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو ان چیزوں میں سے ایک تقدیر بھی ہے لہذا اللہ تعالیٰ تقدیر پر بھی قادر ہے۔

(۲) ...... جب کوئی معمار (مستری) کوئی عمارت (بلڈنگ) بنانا چاہتا ہے تو وہ سب سے پہلے کسی چھوٹے ورقہ پر اس کا مکمل نقشہ کھینچ کر اس کی تکمیل کی مدت بھی مقرر کرلیتا ہے اور پھر اس کو بنانا شروع کردیتا ہے تو وہ مقررہ عمارت متعینہ مدت میں مکمل ہوجاتی ہے اور وہ بلڈنگ اس کاغذ کے ورقہ سے نکل کر حیز وجود میں آجاتی ہے اور وہ بالکل نقشے کے مطابق ہوتی ہے، اس میں نہ کمی ہوتی ہے نہ زیادتی۔

جب ایک ضعیف وعاجز معمار اپنے ہی نقش کردہ ورقہ کے مطابق عمل کرکے مقررہ مدت کے اندر اس عمارت کو خارج میں لاسکتا ہے تو اس قادر وقیوم اور علیم وخبیر کیلئے کس طرح انکار کیا جاتا ہے، جس نے تمام مخلوقات کی مقادیر کو آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیا ہے تو وہ اس کے مطابق کیوں عمل نہیں کرسکتا؟ کیا یہ کوئی معقول بات ہے؟

(۳) یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی مملوک ہے اور انسان بھی چونکہ اس کائنات کا ایک جزو ہے لہذا انسان بھی اللہ تعالیٰ کا مملوک ہے، جب یہ بات طے شدہ ہے تو کیا یہ کوئی معقول بات ہے کہ کوئی مملوک اپنے مالک کی ملکیت میں بغیر اس کی اجازت ومشیت کے تصرف کرسکے؟ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کی اہمیت

پہلے گزر چکا ہے کہ تقدیر پر ایمان لانا ارکانِ ایمان میں سے چھٹا رکن ہے اور تقدیر پر ایمان لائے بغیر کوئی انسان کبھی بھی مؤمن نہیں بن سکتا، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لایؤمن عبد حتی یؤمن بأربع یشهد أن لا إلــه إلا الله وأنــي رسـول الله، بعثني بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر (۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص تب تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان رکھے''

اور صحیح مسلم میں ایک روایت یوں آئی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کوہِ احد کے برابر بھی سونا ہو اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کردے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر ایمان نہ لائے۔

اس روایت کے الفاظ یوں ہیں:

عن ابن بریدة عن یحی بن یعمر قال کـان أول مـن قال في القدر بالبصرة معبد الجهني فانطلقت أنا وحمید بن عبدالـرحـمـن الحمیری حاجین أو مـعـتـمـریـن فـقـلـنـا لو لقینا أحدا من

''یحیٰ بن یعمر بتاتے ہیں کہ بصرہ میں جس نے سب سے پہلے ''قدر'' پر کلام کیا وہ معبد جہنی ہے، میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حج یا عمرہ کیلئے گئے تو ہم نے کہا کہ اگر ہماری ملاقات صحابہ کرام میں سے کسی سے ہوگئی تو ان سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھیں

---

(۱) رواه التـرمـذی ،ابواب القدر، باب ماجاء ان الایمان بالقدر خیره وشره واللفظ له ،ابن ماجة: المقدمة باب في القدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أصحاب رسول الله ﷺ فسألناه عما يقول هؤلاء في القدر فوفق لنا عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما داخل المسجد فاكتنفته أنا وصاحبي أحدنا عن يمينه والآخر عن شماله فظننت أن صاحبي سيكل الكلام إلي فقلت أبا عبد الرحمن إنه قد ظهر قبلنا ناس يقرؤون القرآن ويتقفرون العلم وذكر من شأنهم وأنهم يزعمون أن لاقدر وأن الامر أنف قال فإذا لقيت اولئک فأخبرهم إني بريئ منهم وأنهم براء مني والذي يحلف به عبد الله بن عمر لو أن لأحدهم مثل أحد ذهبا فأنفقه ماقبل الله منه حتى يؤمن بالقدر. (١)

گے جو ''قدر'' کے بارے میں کلام کرتے ہیں پس عبداللہ بن عمر ﷺ اتفاقاً ہمیں مسجد کے اندر مل گئے تو ہم دونوں ایک دائیں طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے آپ کے کندھے کے قریب ہوگئے، میں سمجھ گیا کہ میرا ساتھی بات کرنے کی ذمہ داری مجھ پر ہی ڈالے گا اس لئے میں نے خود ہی کہا اے ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر ﷺ) ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں، علم حاصل کرتے ہیں اور اس نے انکے حالات بتائے اور بتایا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں سارے معاملات نئے ہیں، تو عبداللہ بن عمر ﷺ نے فرمایا جب تم ان سے ملو تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں اور عبداللہ بن عمر ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اسے وہ خرچ کردے تو اللہ تعالیٰ تب تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔

---

(١) رواه مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان ووجوب الإيمان باثبات قدر الله سبحانه وتعالىٰ...... واللفظ له / ابوداؤد، كتاب السنة، باب في القدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داؤد میں ایک روایت یوں آئی ہے:

وعن ابن الديلمي قال أتيت أبي بن كعب فقلت له وقع في نفسي شيئ من القدر فحدثني بشيئ لعل الله أن يذهبه من قلبي قال لو أن الله عذب أهل سمواته وأهل أرضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من أعمالهم ولو أنفقت مثل أحد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم أن ماأصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك ولومت على غير هذا لدخلت النار.(۱)

ابن دیلمی کہتے ہیں میں ابی بن کعب کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ خیال آگیا ہے آپ مجھے کچھ بتائیں شاید اللہ تعالیٰ اس وہم کو دور کردے ،تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ سب آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ظالم نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اسکی رحمت انکے اعمال سے انکے لئے زیادہ بہتر ہے۔اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کرو تو وہ تب تک قبول نہیں ہوگا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں ملنا ہے وہ تم سے بچ نہیں سکتا اور جو کچھ تم سے رہ گیا وہ تمہیں نہیں مل سکتا ،اور اگر تم اسکے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مرے تو جہنم میں داخل ہوگے۔

ان احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

---

(۱) رواہ ابو داؤد ،کتاب السنة ،باب في القدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

الف: القرآن الكريم

ب: كتب التفسير

(١) جامع البيان عن تأويل آی القرآن. للإمام أبی جعفر محمد بن جرير الطبری (٢٢٣-٣١٠ھ)

(٢) تفسير القرآن العظيم. للإمام عبد الرحمن بن أبی حاتم الرازی (٣٢٧ھ)

(٣) الجامع لأحكام القرآن. للإمام أبی عبدالله محمد بن أحمد القرطبی (٦٧١ھ)

(٤) تفسير القرآن العظيم. للإمام أبی الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقی. (٧٠١-٧٧٤ھ)

(٥) تفسير معالم التنزيل. للإمام ابی محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوی. (٥١٦ھ)

(٦) أضواء البيان فی ايضاح القرآن بالقرآن للإمام محمد الأمين بن محمد المختار الشنقيطی (١٣٩٣ھ)

(٧) تيسير الكريم الرحمن فی تفسير كلام المنان للإمام عبد الرحمن ابن ناصر السعدی. (١٣٠٧-١٣٧٦ھ)

(٨) *التفسير الواضح. للشيخ محمد محمود حجازی.*

(٩) أيسر التفاسير. للشيخ أبی بكر الجزائری. معاصر

(١٠) صفوة التفاسير. للشيخ محمد علی الصابونی. معاصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: كتب الحديث

(۱۱) صحیح البخاری. للإمام ابی عبدالله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاری.(۱۹۴-۲۵۶ھ)

(۱۲) صحیح مسلم.للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (۲۶۱ھ)

(۱۳) سنن أبی داؤد . للإمام أبی داؤد سلیمان بن الأشعث السجستانی (۲۰۹-۲۷۹ھ)

(۱۴) سنن الترمذی. للإمام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی. (۲۱۵-۳۰۳ھ)

(۱۵) سنن النسائی. للامام أبی عبد الرحمن احمدبن شعیب بن علی النسائی.(۲۱۵-۳۰۳ھ)

(۱۶) سنن ابن ماجة. للإمام أبی عبدالله محمد بن یزید القزوینی. (۲۰۹-۲۷۳ھ)

(۱۷) صحیح ابن خزیمة.للإمام أبی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمة. السلمی. (۲۲۳-۳۱۱ھ)

(۱۸) صحیح ابن حبان .للامام ابی حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی (۳۵۴ھ).

(۱۹) مسند احمد.للإمام أبی عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی. (۱۶۴-۲۴۱ھ)

(۲۰) المصنف.للإمام أبی بکر عبد الرزاق بن همام الصنعانی.(۱۲۶-۲۱۱ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱) مصنف ابن أبي شيبة . للإمام عبدالله بن محمد بن أبي شيبة العبسي.(۲۳۵ھ)

(۲۲) الموطأ للإمام دار الهجرة مالک بن أنس الإصبحی.(۹۳-۱۷۹ھ)

(۲۳) المعجم الكبير . للإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن احمد الطبرانی.(۳۶۰ھ)

(۲۴) السنن الكبرىٰ.للإمام أبي بكر أحمد بن الحيسن البيهقي(۴۵۸ھ)

(۲۵) شرح السنة. للإمام أبي محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوی.(۴۳۶-۵۱۶ھ)

(۲۶) سنن الدارمی.للإمام أبي محمد عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی.(۲۵۵ھ)

(۲۷) الفردوس للديلمی. للإمام أبي الشجاع شيرويه بن شهردار الديلمي.(۵۰۹ھ)

(۲۸) جامع الأصول فی أحاديث الرسول .للإمام أبي السادات المبارک بن محمد بن الأ ثير الجزری.(۶۰۶ھ)

(۲۹) المستدرک علی الصحيحين . للإمام أبي عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابوری.(۴۰۵ھ)

د: كتب العقيدة

(۳۰) أصول عقائد أهل السنة والجماعة.للإمام أبي القاسم هبة الله بن الحسن اللالكائی (۴۱۸ھ)

(۳۱) كتاب العظمة. للإمام أبي الشيخ عبدالله بن محمد بن جعفر الاصفهانی (۳۶۹ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٢) الفقه الأكبر. للإمام أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي.(٨٠-١٥٠هـ)

(٣٣) الجامع لشعب الايمان. للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي.(٤٥٨هـ)

(٣٤) فتوى الحموية الكبرىٰ.للإمام أبي العباس أحمد بن عبد الحليم ابن تيميه.(٦٦١-٧٢٨هـ)

(٣٥) الرسالة التدمرية.للإمام أبي العباس أحمد بن عبد الحليم ابن تيميه.(٦٦١-٧٢٨هـ)

(٣٦) اغاثة اللفهان من مصايد الشيطان .للإمام شمس الدين أبي عبدالله محمد بن أبي بكر ابن قيم الجوزية.(٧٥١هـ)

(٣٧) إجتماع الجيوش الإسلامية على الجهمية والمعطلة.للامام شمس الدين أبي عبدالله محمد بن أبي بكر ابن قيم الجوزية.(٧٥١هـ)

(٣٨) الرد على الجهمية . للإمام أبي سعيد عثمان بن سعيد الدارمي.(٢٨٢هـ)

(٣٩) مختصر العلو للعلي الغفار.للإمام شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي.(٦٧٣-٧٤٨هـ) تحقيق الألباني.

(٤٠) شرح العقيدة الواسطية.للإمام خليل هراس.

(٤١) الكواشف الجليةعن معاني الواسطية.للشيخ عبد العزيز المحمد السلمان .معاصر

(٤٢) الأسئلة والأجوبة الأصولية.للشيخ عبد العزيز المحمد السلمان.

(٤٣) النبوة والأنبياء. للشيخ محمد على الصابوني.معاصر.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھ: كتب التاريخ

(۴۴) المنتظم في تاريخ الملوک والأمم. للإمام أبي الفرج عبد الرحمن ابن علي ابن الجوزي. (۵۹۷ھ)

(۴۵) البداية والنهاية. للإمام أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي. (۷۰۱-۷۷۴ھ)

(۴۶) بدائع الزهور في وقائع الدهور. للعلامة محمد بن احمد إياس.

ی: كتب اللغة

(۴۷) لسان العرب. للإمام أبي الفضل جمال الدين محمد بن مكرم بن منظور الافريقي. (۶۳۰-۷۱۱ھ)

(۴۸) معجم مقاييس اللغة. للإمام أبي الحسين أحمد بن فارس (۳۹۵ھ)

(۴۹) المختار من صحاح اللغة. للإمامان محمد محي الدين عبدالحميد ومحمد عبد اللطيف السبكي.

(۵۰) المنجد. للمستشرق لويس معلوف.

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مؤلف کی تالیفات

شرح ارکان الایمان	اردو	مطبوع
شیر کا تھپڑ	اردو	مطبوع
أضواء التوحید	اردو	زیر طبع
دور سعد بن أبي وقاص في الفتوحات الاسلامیة	عربی	مخطوط
غزوات الرسول ﷺ	عربی	مخطوط
کشف الصدر في شرح أسماء اهل بدر	عربی	مخطوط
مجمع المعلومات	عربی	مخطوط
عظمة الرسول ﷺ	عربی	مخطوط
أحسن القصص	اردو	مخطوط
تحفہ اور مارہ	اردو	مخطوط
اقسام توحید (ربوبیت، الوہیت، اسماء صفات)	اردو	مخطوط
فضائل الجہاد	اردو	مخطوط
تاریخ الأنبیاء والرسل	عربی	زیر تألیف
المختصر في أنباء من غبر	عربی	زیر تألیف
صلاة الرسول ﷺ	فارسی	زیر تألیف
خودنوشت عبدالغفور	اردو	مخطوط